240

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 21۔ مئی 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودات قانون پر غور و خوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون پنجاب پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ 2014 (مسودہ قانون نمبر 5 بابت 2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پنجاب پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ 2014، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پنجاب پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ 2014 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون محمد نواز شریف یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، ملتان 2014 (مسودہ قانون نمبر 10 بابت 2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون محمد نواز شریف یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، ملتان 2014، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون محمد نواز شریف یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، ملتان 2014 منظور کیا جائے۔

241

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) مینٹل ہیلتھ پنجاب 2014 (مسودہ قانون نمبر 13 بابت 2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مینٹل ہیلتھ پنجاب 2014، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صحت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مینٹل ہیلتھ پنجاب 2014 منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون (ترمیم) صنعتی تعلقات پنجاب 2014 (مسودہ قانون نمبر 11 بابت 2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) صنعتی تعلقات پنجاب 2014، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے محنت و انسانی وسائل نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) صنعتی تعلقات پنجاب 2014 منظور کیا جائے۔

242

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا آٹھواں اجلاس

بدھ، 21۔ مئی 2014

(یوم الاربعاء، 21۔ رجب المرجب 1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ
عِنْدَ رَبِّھِمْ يُرْزَقُوْنَ ١٦٩ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ
وَيَسْـتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِھِمْ ۙ
اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ ١٧٠ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ
مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ١٧١
اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَآ اَصَابَھُمُ
الْقَرْحُ ړ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْھُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ١٧٢

سورۃ آل عِمرَان آیات 169 تا 172

جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو مرے ہوئے نہ سمجھنا (وہ مرے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ اللہ کے نزدیک زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے (169) جو کچھ اللہ نے ان کو اپنے فضل سے بخش رکھا ہے اس میں خوش ہیں اور جو لوگ ان کے پیچھے رہ گئے اور (شہید ہو کر) ان میں شامل نہیں ہو سکے ان کی نسبت خوشیاں منا رہے ہیں کہ (قیامت کے دن) ان کو بھی نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے (170) اور اللہ کے انعامات اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں اور اس سے کہ اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا (171) جنہوں نے باوجود زخم کھانے کے اللہ اور رسول (کے حکم) کو قبول کیا جو لوگ ان میں نیکوکار اور پرہیزگار ہیں ان کے لئے بڑا ثواب ہے (172)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دیکھے وہیں رحمت کے بسیرے ہیں نبی جی
جس دل میں تیری یاد کے ڈیرے ہیں نبی جی
جس دن سے مدینے کی میں شب دیکھ کے آیا
تب سے میری آنکھوں میں سویرے ہیں نبی جی
دوزخ میں جلیں گے جو غلامی میں نہ آئے
ان کے لئے جنت ہے جو تیرے ہیں نبی جی
کیا چیز ہے سرور شہ والا کی محبت
ہر کوئی یہ کہتا ہے کہ میرے ہیں نبی جی

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈا پر محکمہ صحت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

چوہدری محمد اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

چوہدری محمد اقبال: جناب سپیکر! روزنامہ "نوائے وقت" میں خبر شائع ہوئی ہے کہ قاری سید صداقت علی نے اپنی آواز میں Spanish ترجمہ کے ساتھ DVD اور MP3 کی شکل میں قرآن پاک release کیا ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ بڑی قابل فخر بات ہے۔ میں قاری صاحب کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور آپ سے بھی بڑی مودبانہ گزارش کروں گا کہ آپ بھی ان کو مبارکباد دیں اور خراج تحسین بھی پیش کریں کیونکہ یہ ہماری اسمبلی سے منسلک ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میں بھی قاری صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ پہلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔

DR MURAD RAAS: On her behalf.

جناب قائم مقام سپیکر: ماشاءاللہ۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! کافی عرصے سے ان کے سوال آرہے تھے اور میرے خیال میں وہ یہاں نہیں ہیں تو میں نے سوچا کہ کم از کم اُن کا ایک سوال take up کروں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سوال نمبر 1038 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ عائشہ جاوید کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز منگل 11۔ فروری 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

لاہور: الائیڈ سکول آف ہیلتھ سائنسز میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1038: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) الائیڈ سکول آف ہیلتھ سائنسز چلڈرن ہسپتال لاہور میں کون کون سے گریڈ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ و عرصہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(ب) کتنے ملازمین ایسے ہیں جو عرصہ تین سال سے زائد اسی سکول میں کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا قواعد و ضوابط کے مطابق مذکورہ ملازمین ایک ہی جگہ پر تین سال سے زائد تعینات رہ سکتے ہیں، اگر نہیں تو ان کو حکومت کب تک ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) الائیڈ سکول آف ہیلتھ سائنسز چلڈرن ہسپتال لاہور میں اس وقت آٹھ ملازمین تعینات ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ نیاز حسین اسسٹنٹ کم اکاؤنٹنٹ Bs-11 ستمبر 2012 سے تعینات ہے۔
2۔ ناہید اعوان، کمپیوٹر آپریٹر، اپریل 2007 سے تعینات ہے۔
3۔ غزالہ منظور، اسسٹنٹ لائبریرین، اکتوبر 2008 سے تعینات ہے۔
4۔ عبدالمجید، سینئر کلرک اکتوبر 2008 سے تعینات ہے۔
5۔ عزیز احمد، کلرک، ستمبر 2010 سے تعینات ہے۔
6۔ نورین نذیر لیب اٹینڈنٹ، اگست 2011 سے تعینات ہے۔
7۔ نصیر الدین نائب قاصد، جنوری 2000 سے تعینات ہے۔
8۔ نسرین بی بی، سویپرس، مارچ 2008 سے تعینات ہے۔

(ب) مندرجہ ذیل ملازمین عرصہ تین سال سے مذکورہ سکول میں ملازمت کر رہے ہیں۔

1۔ ناہید اعوان، کمپیوٹر آپریٹر، اپریل 2007 سے تعینات ہے۔
2۔ غزالہ منظور، اسسٹنٹ لائبریرین، اکتوبر 2008 سے تعینات ہے۔
3۔ عبدالمجید، سینئر کلرک اکتوبر 2008 سے تعینات ہے۔
4۔ نصیر الدین نائب قاصد، جنوری 2000 سے تعینات ہے۔
5۔ نسرین بی بی، سویپرس مارچ 2008 سے تعینات ہے۔

(ج) چونکہ یہ ملازمین انتظامی عہدوں پر تعینات نہ ہیں لہذا یہ تین سال سے زائد عرصہ تک اپنی ڈیوٹی سرانجام دے سکتے ہیں۔ تین سال تک ایک ہی جگہ پر تعیناتی کا قانون صرف انتظامی عہدوں پر تعینات افسران پر لاگو ہوتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! جز(ب) کے حوالے سے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان ملازمین کو تین سال سے زائد کا عرصہ یہاں پر ہو گیا ہے تو قواعد و ضوابط کیا کہتے ہیں کہ یہ تین سال سے زیادہ عرصہ کے لئے اس post پر رہ سکتے ہیں یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے معزز بھائی کی طرف سے جز(ب) میں جن ملازمین کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اس میں ایک ناہید اعوان کمپیوٹر آپریٹر ہے، غزالہ منظور اسسٹنٹ لائبریرین ہے، ایک سینئر کلرک اور ایک سویپر ہے۔ اب ایک سویپر کی ٹرانسفر پوسٹنگ کی کیا پالیسی ہو گی میری سمجھ سے تو بالاتر ہے۔ یہ چونکہ ایڈمنسٹریٹو پوسٹیں نہیں ہیں اس لئے یہ جتنی دیر رہنا چاہیں رہ سکتے ہیں۔ اب آپ بتائیں کہ سویپر کی کیا ٹرانسفر پوسٹنگ کی جائے گی؟

ڈاکٹر مراد راس: جی، ٹھیک ہو گیا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): اگر اس ملازم کی کارکردگی ٹھیک ہے تو وہ continue کرتا رہے گا لیکن اس کی کارکردگی پر کسی کو اعتراض ہو گا تو definitely he or she will be transferred. یہ تو simple سی بات ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! بہت اچھا جواب تھا جس سے میں بالکل agree کرتا ہوں۔ اب اگر ہم آگے سوال نمبر 1409 میں چلیں تو انہوں نے اسی point کا جواب دیا ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ابھی آپ اسی سوال پر ہی رہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں آگے refer کر رہا ہوں کیونکہ آگے بھی انہوں نے ہی جواب دیا ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! جب وہ آئے گا تو پھر دیکھیں گے۔۔۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں اسی پر رہا ہوں مگر انہوں نے آگے جواب دیا ہوا ہے وہ اس کے ساتھ contradict کر رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! جب اس کی باری آئے گی تو۔۔۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آپ وہ صفحہ کھول کر دیکھ لیں اور میں صرف ایک سیکنڈ کے لئے صفحہ کھول رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، جی چلیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس صفحہ پر سوال نمبر 1409 کے جز (الف) کے اندر انہوں نے سب کی تعیناتی دی ہوئی ہے جس میں کوئی 2007,2007,2011,2010 اور 2007 تو ان لوگوں کو سات سات سال لگے ہوئے ہو گئے ہیں اور یہ ایڈمنسٹریٹر کے اندر ہیں۔ انہیں تین سال سے زیادہ کیوں لگا یا ہوا ہے کیونکہ نیچے انہوں نے جز (ج) کے اندر بڑا زبردست جواب لکھا ہے کہ انہیں بہتر کارکردگی کی وجہ سے یہاں پر تعینات رہنے دیا گیا ہوا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ administrative jobs کے اندر بھی پیچھے جو لائن میں لوگ ہیں ان کو موقع مہیا نہیں ہو رہا۔ جو سات سال سے لگا ہوا ہے، اگر تین سال requirement ہے اور rules & regulations say 3 years ٹھیک ہے تو پیچھے لائن میں لوگوں کا کیا بنے گا؟ یہاں پر دیکھ لیں کہ لوگ سات سات سال سے لگے ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! انہوں نے بلڈ ٹرانسفیوژن یونٹ پنجاب کا حوالہ دیا ہے جو کہ specialized post ہے جہاں پر expertise ہوتی ہیں اور آپ کو پتا ہے کہ expertise اکثر short رہتی ہیں تو اگر ہم نے ان کو پورا کر رکھا ہے تو یہ تو حکومت کا کریڈٹ ہونا چاہئے کہ ہم نے وہاں پر کمی نہیں آنے دی۔ پتا نہیں اس کو discuss کس طرح کیا جا سکتا ہے اور جب اس سوال کا نمبر آئے گا تو مزید اس کا جواب اپنے بھائی کو انشاء اللہ ضرور دوں گا۔ ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ یہ expertise ہیں اور اس سے کسی کی سنیارٹی متاثر نہیں ہوتی۔ پتا نہیں کون سی حق تلفی کی بات ہو رہی ہے کیونکہ ٹرانسفر اور پوسٹنگ سے تو کسی کی سنیارٹی متاثر نہیں ہوتی۔ اگر ایک سیٹ پر کوئی بندہ کام کر رہا ہے، اس کی کارکردگی اچھی ہے اور اس کی expertise ہمیں available نہیں ہے، بجائے

اس کے کہ اسے خالی رکھ دیا جائے اور اس بندے کو تین سال بعد ٹرانسفر کر کے اس سیٹ کو خالی رکھا جائے اور وہاں working متاثر ہو۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اگر اس سے کوئی متاثر ہو رہا ہے تو پھر آپ بتائیں؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس کا مطلب ہے کہ ہمارے پاس اور کوالیفائیڈ لوگ ہی نہیں ہیں کہ ہم سات سات سال ایک ہی بندے کو نوکری پر رکھ رہے ہیں۔ یہ بات تو بالکل سمجھ سے ہی بالاتر ہے۔ باہر اتنی بے روزگاری ہے اور specialized لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، ان جگہوں میں انتظار کر رہے ہیں۔ ہوتا کیا ہے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ جب آپ ایک پوزیشن میں تین سال کے بعد بیٹھے رہتے ہیں تو وہاں پر یہ ایک ڈکٹیٹر شپ اور مافیا بن جاتا ہے۔ ٹھیک ہے جی، وہاں پر لوگ اپنا کنٹرول بنا لیتے ہیں کہ نہیں جی، اب ہم نے یہ یہ چیزیں اس طرح کرنی ہیں۔ جب بندے بدلتے رہیں گے، جب انہیں پتا ہو گا کہ ہم نے تین سال بعد یہاں سے چلے جانا ہے تو وہ وہاں پر اپنا پورا grasp نہیں بنا سکتے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ڈاکٹر صاحب کی یہ بات نوٹ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب! میرے بھائی ہیں اور بڑے معزز ممبر ہیں انہوں نے ابھی کہا کہ وہ مافیا بن جاتا ہے تو یہ بڑے respected ڈاکٹرز ہوتے ہیں اور kindly اگر انہیں مافیا کا نام نہ دیا جائے تو بڑی بہتری ہو گی بہر حال ڈاکٹر صاحب کی بات ہم نے نوٹ کر لی ہے اور اس پر ضرور غور کیا جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ ہسپتالوں میں ملازمین کی بات ہو رہی ہے تو پورے پنجاب کے اندر ان ہسپتالوں میں بڑی تعداد میں ورک چارج ملازمین کے 89 دنوں کے لئے آرڈرز کئے جاتے ہیں اور پھر ایک ایک دن کا وقفہ ڈال کر اسے continue کیا جاتا ہے تاکہ وہ قانون کے مطابق مستقل نہ ہو سکیں۔ پچھلے الیکشن سے کچھ دن پہلے میاں محمد شہباز شریف نے اعلان کیا تھا کہ تمام ورک چارج ملازمین کو مستقل کیا جا رہا ہے چونکہ الیکشن تھا اس لئے الیکشن کمیشن نے ان کے اس آرڈر کو set aside کر دیا۔ اب الیکشن گزر گیا اور ان کی دوبارہ حکومت ہے اور نہ صرف محکمہ صحت بلکہ ہر محکمہ کے

اندر اسی طرح ورک چارج ملازمین رکھے گئے ہیں۔ بہاولپور کے سرکٹ ہاؤس میں بیس بیس سال سے 89 دنوں کے لئے ورک چارج ملازمین رکھے گئے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس کے حوالے سے بات کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان ورک چارج ملازمین کو محکمہ صحت مستقل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! معزز ممبر نے بڑی اچھی بات کی ہے اور بالکل پنجاب حکومت کی بھی ایسی کوئی پالیسی نہیں ہے کہ کسی بھی شخص کو بے روزگار کیا جائے۔ وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کا حوالہ میرے بھائی نے دیا تو انہوں نے کنٹریکٹ ملازمین کی بات کی ہے جس پر process بڑی تیزی سے جاری ہے۔ کچھ مستقل ہو چکے ہیں اور کچھ process میں ہیں کیونکہ تمام چیزوں کی verification required ہوتی ہے اور باقاعدہ ایک process ہوتا ہے جسے speed up کیا گیا ہے۔ ابھی پچھلے دنوں محکمہ صحت کے پیرامیڈکس کے ساتھ Advisor Health کی سربراہی میں ہم تمام بیٹھے تھے اور جو process میں delays تھے ان کو بھی ہم نے ٹھیک کر لیا ہے۔ جہاں تک ورک چارج کا issue ہے تو انشاء اللہ جو پانچ پانچ، دس دس، پندرہ پندرہ سال سے کام کر رہے ہیں تو ان میں سے کسی کو بھی حکومت پنجاب بے روزگار کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی اور انشاء اللہ جیسے ہی ہمیں مناسب موقع ملے گا اور سیٹیں دستیاب ہوں گی تو انہیں ریگولر کر دیا جائے گا اور ریگولر کرنے کے بارے میں ہماری بڑی positive رائے ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہو گیا۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 1361 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز منگل 11- فروری 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

ملتان: انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں نیا ایمرجنسی یونٹ تعمیر کرنے کی تفصیلات

*1361: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 2011-12 میں چودھری پرویز الٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان میں ایک نیا ایمرجنسی یونٹ بنانے کے لئے پلاننگ کی گئی اور اس کے لئے رقم بھی مختص کی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ایمرجنسی یونٹ کے قیام کے لئے 24 کنال زمین بھی ایکوائر کر لی گئی تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 2013-14 میں اس یونٹ کی تعمیر کے لئے رقم مختص نہ کی گئی ہے بلکہ اس کی تعمیر کے لئے ایکوائر کردہ 24 کنال اراضی بھی شیش محل نامی کلب کو الاٹ کر دی گئی ہے اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(د) کیا حکومت اس ایمرجنسی یونٹ کے لئے مالی سال 2013-14 میں رقم مختص کرنے اور ایکوائر کردہ اراضی اس مقصد کے لئے استعمال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) نئے ایمرجنسی یونٹ کی تعمیر 2008-09 میں شروع کی گئی یہ یونٹ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ اس یونٹ کی تکمیل کے لئے تعمیراتی پروگرام میں 43.986 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ب) جی نہیں! یہ 24 کنال زمین ہسپتال کی توسیع کے لئے ایکوائر کی گئی تھی۔

(ج) ہسپتال کی توسیع کا منصوبہ زیر غور ہے۔ اس کی منظوری کے بعد رقوم مختص کی جائیں گی۔ تاہم حکومت کی ترجیح اس انسٹیٹیوٹ کے پہلے سے جاری شدہ منصوبہ جات کو مکمل کرنا ہے۔ جاری شدہ منصوبہ جات کی تکمیل کے لئے مالی سال 2013-14 میں 63.966 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ یہ درست نہ ہے کہ توسیع منصوبہ کے لئے حاصل کردہ اراضی شیش محل کلب کے نام کر دی گئی ہے۔

(د) تفصیل جز (ج) میں درج ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) کے متعلق نشاندہی کرنا چاہوں گی کہ اس میں سن کی پرنٹنگ کچھ غلط ہے یعنی اس میں 12-2011 پرنٹ ہو گیا ہے جبکہ میرا خیال ہے کہ یہ 07-2006 ہونا چاہئے تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل پرنٹنگ کی غلطی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! چونکہ 12-2011 میں چودھری پرویز الٰہی صاحب کی حکومت نہیں تھی۔ انہوں نے جز (الف) میں کہا ہے کہ 09-2008 میں اس کی تعمیر شروع کی گئی ہے اور یہ یونٹ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے تو میرا وزیر موصوف سے آپ کی توسط سے ضمنی سوال ہے کہ جب اس کی بنیاد کا فیصلہ کیا گیا تھا تو اس کی total cost of estimation کیا تھی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کوئی idea ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میری محترم بہن نے جو سوال کیا ہے تو چودھری پرویز الٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان کا الحمد للہ inauguration ہو چکا ہے اور ایڈوائزر ہیلتھ نے اس کا inauguration کیا تھا جو کہ بڑے اچھے طریقے سے کام کر رہا ہے۔ یہ نیا ایمرجنسی یونٹ نہیں تھا بلکہ جو existing ایمرجنسی یونٹ تھا اس کی expansion کی گئی تھی جو کہ اب مکمل بھی ہو چکا ہے۔ جہاں تک اس کی لاگت کی بات ہے تو یہ fresh question ہے اور میری بہن اس کے لئے fresh question دے دیں یا اس سیشن کے بعد میں انہیں تفصیلات فراہم کر دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس کے بعد آپ انہیں تفصیلات فراہم کر دیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ fresh question کس طرح ہوا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جب ان کے پاس اس وقت تفصیلات نہیں ہیں۔۔۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ جب شروع کیا تھا تو آپ نے لکھا ہے کہ 09-2008 میں شروع کیا گیا تھا اور جواب آنے کی تاریخ دیکھیں ناں، اس تاریخ کے بعد جواب آیا ہے کہ ابھی تکمیل کے مراحل میں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ figures دیکھیں ناں کہ 43.986 ملین روپے مختص کئے گئے تھے اور یہ پیسے لکھے ہوئے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! 09-2008 میں اس منصوبے کو مکمل کرنے کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے تھے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! یہ ongoing سکیم تھی جو مکمل بھی کر دی گئی ہے اور الحمد للہ functional بھی ہے اور کام بھی اس پر چل رہا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! وہ تو مکمل بھی ہو گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اگر یہ پھر بھی مزید کوئی انفارمیشن لینا چاہتی ہیں تو میں انہیں اجلاس ختم ہونے کے بعد دے دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ انہیں appreciate کریں کہ انہوں نے اسے مکمل کر دیا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کی تمام تر تفصیلات لے کر محترمہ کو دے دیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! 2012 میں اگر یہ مکمل ہوا ہے تو اس سے پہلے درمیان میں مکمل ہونے سے پہلے جو رقم مختص کی گئی تھی کیا وہ خرچ ہوئی یا اس پر 12-2011 میں کوئی اضافہ کیا گیا تھا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اس کی مکمل تفصیل لے کر اجلاس ختم ہونے کے بعد اپنی بہن کے حوالے کر دوں گا اور انشاء اللہ تعالیٰ مزید بھی اگر انہیں کوئی تفصیل چاہئے ہو گی تو وہ بھی انہیں دے دی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! وہ آپ کو مکمل تفصیل دے دیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میری بات۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اس میں 2006 کی تو کہیں بات ہی نہیں تھی اس لئے ان کے پاس اس کا جواب نہیں ہے اور وہ آپ کو بعد میں دے دیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ تو اسمبلی کی غلطی ہے ناں۔ میرے سوال کی غلطی تو نہیں ہے کہ چودھری پرویز الٰہی صاحب کی حکومت 2007 میں ختم ہوئی ہے تو اگر یہ 12-2011 لکھ دیا ہے تو محکمہ کو اتنی سمجھ خود ہی ہونی چاہئے تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! 2006 کی تفصیل لے کر آپ ہاؤس میں بتادیجئے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہمارے اس طرح کے جو منصوبے بنتے ہیں تو انہیں time limit کر کے اور in time جو budget allocation ہوتی ہے وہ release نہیں ہوتی مثلاً میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ بہاولپور میں کارڈیالوجی وارڈ کئی سالوں سے زیر تعمیر ہے۔ اب یہ مئی کا مہینہ ہے اور جون میں نیا بجٹ آ جانا ہے۔ اب کوئی چار روز پہلے میں نے چیف انجینئر ساؤتھ کو ٹیلیفون کیا، اس کے پاس بہاولپور میں کارڈیالوجی وارڈ کے لئے لگنے والی لفٹ کی ساری پلاننگ آئی ہوئی تھی تو میں نے انہیں کہا کہ اسے جلدی ٹی ایس کریں کیونکہ جون میں نیا بجٹ آ رہا ہے تاکہ جلدی اس کے ٹینڈر لگیں۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ محکمہ صحت میں کوئی ایسا میکانزم ہے کہ چیزوں کو بروقت مکمل کروایا جائے اور بروقت بجٹ release کروایا جائے؟

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! یہ اس سے related تو نہیں ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس کا کوئی جواب دینا چاہیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میرے فاضل ممبر نے جو بات کی ہے تو بہتری کی گنجائش ہر وقت اور ہر جگہ موجود ہوتی ہے اور مثبت تجاویز کا ہم ہمیشہ خیر مقدم کرتے ہیں اور اگر ایسی deficiencies ہوں گی، محکمہ صحت کے تمام معاملات کو ہم الحمدللہ اپ گریڈ کرنے کی طرف جا رہے ہیں اور gear up کر رہے ہیں تو ہم انشاء اللہ اپنے بھائی کی اس تجویز پر بالکل غور کریں گے۔ Time limit کرنے کے بارے میں بھی سوچیں گے بلکہ ابھی بہاولپور میں 2.5۔ارب روپے کی لاگت سے میاں محمد شہباز شریف کی محبت اور مہربانی سے جو ہسپتال چل رہا ہے اور بھی کافی چیزیں ہم یہاں پر کرنے جا رہے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ اب یہ تمام معاملات بہتری کی طرف جائیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) کے جواب میں محکمہ نے کہا ہے کہ جاری شدہ منصوبہ جات کی تکمیل کے لئے مالی سال 14-2013 میں 63.966 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے ابھی فرمایا کہ یہ منصوبہ مکمل ہو چکا ہے اور اس میں علاج بھی

شروع ہو چکا ہے اور یہ ایکسٹینشن تھی جبکہ میری اطلاع کے مطابق جو زمین اس منصوبے کے لئے خریدی گئی تھی وہ کسی شیش محل کلب کے لئے الاٹ کر دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ہماری معزز ممبر کو یہ actually confusion ہو رہی ہے۔ یہ دو علیحدہ علیحدہ منصوبے ہیں، ایمر جنسی یونٹ کی expansion ایک علیحدہ منصوبہ تھا اور ہسپتال کی expansion ایک علیحدہ منصوبہ ہے۔ یہ جس 24 کنال زمین کی بات کر رہی ہیں وہ کسی شیش محل کلب کے نام نہیں ہے بلکہ ہم نے وہ انشاء اللہ مستقبل میں توسیع کے لئے رکھی ہے اور اس کے لئے ہمیں جیسے ہی مزید فنڈز دستیاب ہوتے ہیں تو ہم بالکل اس کی توسیع کا بھی ارادہ رکھتے ہیں، یہ جو جاری شدہ منصوبے ہیں، دیکھیں ناں یہ جو انجیو گرافی کی اور سی ٹی سکین کی مشین بھی یہاں پر نئی دی ہیں اور بہت سارے ایسے ongoing پراجیکٹس ہوتے ہیں جو چل رہے ہوتے ہیں۔ یہ expansion کا منصوبہ علیحدہ ہے جسے ہم انشاء اللہ ہر صورت پایۂ تکمیل تک پہنچائیں گے۔

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بلوچ صاحب! آپ پارلیمانی سیکرٹری ہیں اس لئے آپ سوال نہیں کر سکتے۔

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! ایک انتہائی اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، بلوچ صاحب! آپ سوال نہیں کر سکتے۔ آپ ان کے ساتھ علیحدہ بیٹھ جائیں۔ اگلا سوال بھی محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 1362 ہے۔

(بروز منگل 11۔ فروری 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

ملتان: نشتر ہسپتال میں سی ٹی سکین مشینری کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1362: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نشتر ہسپتال ملتان میں سی ٹی سکین مشینیں کتنی ہیں، یہ کب کتنی لاگت سے کن کن آفیسرز کی نگرانی میں خرید کی گئی تھیں؟

(ب) ان کی مرمت پر سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم سال وار خرچ کی گئی؟

(ج) ان مشینوں کو چلانے کے لئے متعین عملہ کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) اس وقت کون کون سی مشین کب سے خراب پڑی ہے؟

(ہ) ان مشینوں کی کب تک متعلقہ کمپنی / ادارہ مرمت کا ذمہ دار تھا؟

(و) کیا حکومت خراب پڑی مشینیں جلد از جلد مرمت کروانے اور چلانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: اس سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جواب پر تو بعد میں آئیں گے پہلے سوال کو تھوڑا سا دیکھ لیں۔ میں نے جز (ب) میں سی ٹی سکین کی مشینوں کے بارے میں پوچھا تھا کہ ان کی مرمت پر 12-2011 اور 13-2012 میں سال وار کتنی رقم خرچ کی گئی ہے اس کا جواب وزیر صاحب پڑھ کر بتا دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: Order in the House جی، اس کا جواب پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) نشتر ہسپتال ملتان میں سٹی سکین کی ایک مشین ہے جو کہ 2006 میں USD-739500.00 میں پرچیز آفیسرز کمیٹی کی زیر نگرانی خریدی گئی تھی۔

(ب) اس کی مرمت پر 12۔2011 میں USD-52500.00 اور 13۔2012 میں USD-35000.00 دسمبر 2012 تک خرچ کئے گئے۔

(ج) ان مشینوں کو چلانے کے لئے متعین عملے کے نام اور عہدہ درج ذیل ہے۔

(i)	محمد اسلم	ریڈیوگرافر	(BS-09)
(ii)	ڈیوڈ اختر	ریڈیوگرافر	(BS-09)
(iii)	عبدالقادر علوی	ایکسرے اسسٹنٹ	(BS-09)
(iv)	بلال احمد	ایکسرے لیبارٹری اسسٹنٹ	(BS-09)

(د) کوئی نہیں۔ ایک ہی CT سکین مشین ہے جو کہ صحیح حالت میں کام کر رہی ہے۔

(ہ) سٹی سکین مشین کی دیکھ بھال کے لئے M/S Med equips Lahore اکتوبر 2014 تک مرمت کی ذمہ دار ہے۔

(و) مذکورہ ہسپتال میں سٹی سکین کی کوئی بھی مشین خراب نہ ہے۔ ایک مشین ہے جو کہ صحیح حالت میں کام کر رہی ہے۔

جناب سپیکر!اس سوال کاanswerجو یہاں پرنٹ ہو کر آیا ہے میں اور خواجہ سلمان رفیق پرسوں اس پر بیٹھے تھے چونکہ اسمبلی میں ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ ہم بالکلexact information دیں اور کسی چیز کو مخفی نہ رکھیں اسanswerکو ہم نے مزیدcorrectکروایا ہے اس کیdetailپر ہمیں کچھ اعتراضات تھے شاید ان کی کچھmisprintingتھی اس کا جواب ہم نے نیا منگوایا ہے جس کے مطابق یہ مشین جس کا حوالہ دیا جارہا ہے دسمبر2006میں اس کی تنصیب ہوئی تھی اور7لاکھ39ہزار 5سو امریکی ڈالر اس کی مالیت تھی اس کے بعد اس کی جو مرمت ہوتی ہے اس پر سال12-2011اور 13-2012کے دوران انہوں نے پوچھا تھا کہ کتنی رقم خرچ ہوئی اب اس کا جوcontractکیا گیا اس کیmaintenanceاور اس کوfunctionalرکھنے کے لئے جس کمپنی کے ساتھ یہ Board of Managementکی منظوری کے بعدM/s Med Equips Companyکے ساتھcontractکیا گیا اور70ہزار امریکی ڈالر تین سال کے لئےagreementتھا اور وہ اس مشین کو 5۔اکتوبر2014 تکfunctioningحالت میں رکھنے کےboundہیں اور اس میں جو بھیexpensesہوں گے وہ یہ کمپنی ادا کرے گی اورHospital managementاس پر کوئیexpensesادا نہیں کرے گی۔یہ اس کیexact detailہیں چونکہ جواب میںdetailشاید تھوڑیchangeہیں تو میں یہ کاپی اپنی بہن کے حوالے کر دیتا ہوں۔شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: آئندہ احتیاط کیا کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!اب آپ خود دیکھ لیں کہ یہ جواب جو دیا گیا ہے سوال پھر وہیں پر آجائے گا کہ جو رقم خرچ ہو چکی ہے وہ کس مد میں خرچ ہوئی ہے؟جواب یہاں یہ دیا گیا ہے کہ ہم نے وہ رقم12-2011میں بھی خرچ کی ہے اور13-2012میں بھی خرچ کی ہے اور اس کی مرمت کرنے کے لئےdollarsمیں خرچ کی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: Dollarsمیں کیوں خرچ کی گئی ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!جس مشین کی گارنٹی پانچ سال کی ہے،جواب میں بھی یہ کہا گیا ہے کہ گارنٹی پانچ سال کی ہے۔جس کمپنی سے ہم یہ مشین خرید رہے ہیں وہ پانچ سال2014تک اس کو سروس دے گی اس کی تاریخ بھیmentionکی گئی ہے اور پھر درمیان میں دو سال غالباًdollarsکا اس کے اندر۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں عرض کر دیتا ہوں جو answer میری بہن کے پاس ہے وہ exact answer نہیں ہے اس پر ہم نے displeasure show کیا ہے اور ہم اس کا exact answer لے کر آئے ہیں۔ میں detail آپ کی اجازت سے ایوان کو بتانا چاہ رہا ہوں کہ 2006 میں یہ جو مشین نصب ہوئی تھی اس کے پانچ سال 2011 میں پورے ہو جاتے ہیں اس کے بعد ہسپتال کے Board of Management کی approval سے ایک کمپنی جو M/s Med Equips ہے ان کے ساتھ 70 ہزار یو ایس ڈالر کا contract کیا گیا ہے کہ وہ اگلے تین برس تک جس کی میعاد 5۔ اکتوبر 2014 تک ہے کہ وہ اس مشین کو ہر صورت میں functional رکھیں گے خواہ اس میں کوئی کسی قسم کی بھی تبدیلی ہو، کوئی پرزہ نہیں ڈالنا ہو گا جو بھی معاملہ ہو وہ یہ کریں گے اور اُس کے against اُن کو 70 ہزار یو ایس ڈالر pay کئے گئے ہیں وہ 5۔ اکتوبر 2014 تک اس مشین کو functional رکھنے کے bound ہیں اور انشاء اللہ اُس وقت تک وہ functional رکھیں گے اور یہ رقم اس agreement کی صورت میں دی گئی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال پھر وہیں کا وہیں رہ گیا کہ جو رقم خرچ ہو چکی ہے وہ کس مد میں خرچ ہوئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! انہوں نے بتایا تو ہے کہ 2006 میں یہ مشین instal کی گئی تھی اور پانچ سال اس کی گارنٹی تھی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: پانچ سال گارنٹی کہیں نہیں لکھا ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتا رہے ہیں انہوں نے کہا ہے کہ اس میں misprint کیا گیا ہے یا صحیح نہیں لکھا گیا اُس کے لئے انہوں نے معذرت کی ہے اور correct جواب آپ کو دے رہے ہیں۔ اُس کی کاپی بھی آپ کو دے رہے ہیں 2011 میں اس کی میعاد ختم ہوئی تو تین سال کے لئے انہوں نے ایک اور کمپنی سے 70 ہزار ڈالر میں contract کیا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! دیکھیں! جو جواب دیا گیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ ہم نے اس کی مرمت پر 52 ہزار 5 سو روپے 12-2011 میں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مرمت کا agreement کیا ہے، انہوں نے آپ کو بتایا تو ہے کہ یہ جواب صحیح نہیں لکھا ہوا ہے۔ وہ آپ کو کاپی دے دیتے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اگر محکمہ یہ جواب اسمبلی کو بھیج رہا ہے تو منسٹر صاحب بتائیں کہ اس میں کون جھوٹا کون سچا ہے، مجھے کیا پتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: آئندہ احتیاط کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر ہم بالکل اپنی کسی قسم کی deficiency کو چھپانا نہیں چاہتے یہی وجہ ہے کہ ہم کل اور پرسوں advance بیٹھے تھے اور ہم نے اپنے جوابات کا سب سے پہلے خود احتساب کیا ہے اور correction کی ہے بلکہ میں تو سمجھتا ہوں میری معزز بہن کو اس پر appreciate کرنا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، وہ بالکل appreciate نہیں کریں گی کیونکہ ہمارے پاس جو چیز آئی ہوئی ہے وہ correct نہیں ہے آئندہ اس قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اس پر displeasure بھی show کر دیا گیا ہے اور آئندہ انشاء اللہ ایسی بات نہیں ہو گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں صرف اتنا عرض کروں گی کہ ان کی efficiency کو appreciate میں ضرور کروں گی کیونکہ میں سمجھتی ہوں کہ انہوں نے میرے سوال کا جواب غلط دیا ہے محکمہ نے نہیں۔ اس کی انکوائری کی جائے یہ رقم مرمت کے نام پر ضرور خرچ ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وہ بھی مان رہے ہیں کہ رقم خرچ ہوئی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ چھوٹی رقم نہیں ہے، دو چار سالوں کے اندر جو رقم خرچ کی گئی ہے وہ dollars میں ہے اور اگر یہ خرچ ہوئی ہے تو یہ کس نے خرچ کی ہے اس کی انکوائری حکومت کو کرنی چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اس کا جواب انہوں نے دیا ہے کہ انہوں نے maintain کرنے اور اس کے چلانے کے لئے مقررہ مدت کا معاہدہ کیا تھا، وہ مدت 2011 میں expire ہونی تھی اب اگلے تین سال کے لئے انہوں نے contract کیا ہے کہ اسے running condition میں رکھنا ہے تو اس پر جتنی بھی maintenance ہو گی اس کے لئے انہوں نے contract کیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت(خواجہ عمران نذیر):جناب سپیکر!Hospital کے Board of Management کی approval کے بعد آپ کو پتا ہے ان تمام چیزوں کا آڈٹ بھی ہوتا ہے، تمام چیزیں الحمدللہ transparent کی گئی ہیں اور صرف جواب کی وجہ سے یہ create confusion ہو رہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آئندہ اس قسم کی غلطی برداشت نہیں کی جائے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت(خواجہ عمران نذیر):جناب سپیکر !میں اس پر اس ایوان سے معذرت چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال میاں نصیر احمد صاحب کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 113 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں ایک سال سے کم عمر بچوں کی اموات کی روک تھام کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*113: میاں نصیر احمد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا صوبہ پنجاب میں ایک سال سے کم عمر بچوں کی اموات کا ریکارڈ مرتب کیا جاتا ہے؟

(ب) ایک سال سے کم عمر بچوں میں اموات کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت ایک سال سے کم عمر بچوں کی اموات کی روک تھام کے لئے کسی منصوبے پر عمل پیرا ہے، تو تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت(خواجہ عمران نذیر):

(الف) صوبائی پروگرام برائے خاندانی منصوبہ بندی و بنیادی صحت عامہ کی لیڈی ہیلتھ ورکرز اپنی رجسٹرڈ آبادی میں ایک سال سے کم عمر تمام بچوں کی اموات کا ریکارڈ باقاعدہ ایک فارم پر کرتی ہیں جس میں بچے کی موت کی وجہ بھی لکھی جاتی ہے اور لیڈی ہیلتھ سپروائزر اس فارم کی تصدیق کمیونٹی میں جا کر کرتی ہے۔

(ب) ایک سال سے کم عمر بچوں میں اموات کی بڑی وجوہات میں سے اسہال، نمونیہ اور خسرہ وغیرہ ہیں۔

(ج) جی ہاں! حکومت پنجاب محکمہ صحت کا EPI حفاظتی ٹیکہ جات کا پروگرام MNCH اور صوبائی پروگرام برائے خاندانی منصوبہ بندی وبنیادی صحت عامہ ماں اور بچے کی اموات کی روک تھام کے لئے کوشاں ہیں۔

EPI پروگرام بچوں میں 9 بیماریوں کے خلاف حفاظتی ٹیکہ جات فراہم کر رہا ہے تاکہ نوزائیدہ اور ایک سال سے کم عمر بچوں کو ان متعدی امراض سے بچایا جاسکے۔

MNCH پروگرام ماں اور بچے کی صحت کی بہتری کے لئے کام کر رہا ہے اور اس کے تحت کمیونٹی مڈوائف، حاملہ عورت کی مناسب دیکھ بھال اور محفوظ زچگی کو یقینی بنانا ہے۔

صوبائی پروگرام برائے خاندانی منصوبہ بندی وبنیادی صحت عامہ کی لیڈی ہیلتھ ورکرز گھر گھر جاکر ماؤں کو دوران حمل مشورے دیتی ہیں اور ان کو متعلقہ مرکز صحت پر معائنے اور زچگی کے لئے ریفر کرتی ہیں اور زچگی کے بعد ماں اور بچے کی دیکھ بھال کرتی ہیں اور بچوں کو حفاظتی ٹیکہ جات لگواتی ہیں۔ حال ہی میں حکومت پنجاب نے LHW پروگرام کو احسن طریقہ سے چلانے کے لئے صوبائی اسمبلی کی منظوری کے بعد "The Punjab Reproductive Maternal and Newborn Authority" کا قیام عمل میں لایا ہے جس کے تحت MNCH سے منسلک activities زیادہ مؤثر طریقہ سے انجام دی جاسکیں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ صوبہ پنجاب میں ایک سال سے کم عمر بچوں کی اموات کا ریکارڈ مرتب کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: Order in the House خاموشی اختیار کریں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا سوال ان سے یہ ہے کہ جس طرح پورے صوبے کے اندر باقی تمام سرکاری ریکارڈ کو کمپیوٹرائز کرنے کا پروگرام ہے تو کیا ڈیپارٹمنٹ کا اس ریکارڈ کو بھی کمپیوٹرائز کرنے کا کوئی پروگرام ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جس طرح سے معزز ممبر نے سوال کیا ہے کہ ہم تمام چیزیں آہستہ آہستہ، تمام ڈیٹا جو بیماریوں کا ریکارڈ ہے اُن تمام کو مرتب کر رہے ہیں ہر چیز ہم آہستہ آہستہ complete کر رہے ہیں یہ جس عمل کی طرف معزز ممبر نے اشارہ کیا ہے already ہم نے list in کیا ہوا ہے اور باقاعدہ اس پر کام کر رہے ہیں اور انشاء اللہ اسی برس 2014 کے اندر اندر ان تمام چیزوں کا ڈیٹا باقاعدہ up date ہونا شروع ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 1228 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم: سرکاری ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1228: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع جہلم میں کل کتنے سرکاری ہسپتال ہیں؟

(ب) یہ کتنے کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں اور ان میں ڈاکٹرز و نرسز کی کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) ان ہسپتالوں میں 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم سالانہ فراہم کی گئی؟

(ہ) مذکورہ رقم سے کتنی کون کون سی طبی مشینری خریدی گئی اور کتنی رقم ملازمین کے ٹی اے/ڈی اے، پٹرول و ٹیلیفون پر خرچ ہوئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع جہلم میں کل 85 سرکاری ہسپتال کام کر رہے ہیں۔

(ب) ضلع جہلم کے سرکاری ہسپتالوں میں بیڈز کی تعداد درج ذیل ہے:۔

DHQ ہسپتال جہلم	258 بیڈز
THQ ہسپتال پنڈ داد نخان	60 بیڈز
THQ ہسپتال سوہاوہ	40 بیڈز

RHCسنٹرز(6عدد)	20بیڈزفی کس
E&EDCسنٹر جہلم	20بیڈز
BHU 46عدد	2بیڈزفی کس

ضلع جہلم کے سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹرز کی 38 جبکہ نرسز کی کل 11 اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب نے حال ہی میں PPSC کے ذریعے تعینات ہونے والے ڈاکٹرز میں سے 35 ڈاکٹرز کو ضلع جہلم میں تعینات کیا گیا تھا جن میں سے 15 ڈاکٹرز نے جوائنگ رپورٹ جمع کروادی ہے۔تاہم دیگر اسامیوں کی بھرتی پر حکومت پنجاب کی طرف سے پابندی عائد کی گئی ہے جیسے ہی پابندی ختم ہو گی محکمہ صحت نرسز سمیت دیگر اسامیوں پر تعیناتیاں عمل میں لائے گا۔

(د) ضلع جہلم کے ہسپتالوں کو 12-2011 کے دوران 541.523 ملین روپے جبکہ مالی سال 13-2012 کے دوران 633.332 ملین روپے فراہم کئے گئے۔ ہسپتال وار تفصیل "Annex "Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مذکورہ عرصہ کے دوران ملازمین کے ٹی اے/ڈی اے، پٹرول اور ٹیلیفون پر مندرجہ ذیل رقم خرچ کی گئی۔

2011-12	TA/DA	پٹرول	ٹیلیفون
	1.165ملین روپے	12.965ملین روپے	0.645ملین روپے
2012-13	TA/DA	پٹرول	ٹیلیفون
	1.895ملین روپے	12.312ملین روپے	0.715ملین روپے

مذکورہ عرصہ کے دوران خریدی گئی مشینری اور اس پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل Annex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز(الف) کے جواب میں انہوں نے مجھے جو detail دی ہے کہ ضلع جہلم میں کل 85 سرکاری ہسپتال کام کر رہے ہیں آگے انہوں نے مجھے DHQ, THQ, اور THQ سوہاوہ RHC Centres EDCU Centres BHU Centres کی تعداد بتائی ہے۔ kindly میرا ان سے آپ کے توسط سے یہ سوال ہے کہ یہ جو BHUs ہیں ان میں سے صرف ایک مثال ہے جس طرح ڈومیلی کا، کیا اُس میں CPR کی کوئی سہولت یہ دیتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جو BHUs ہیں basically BHUs میں ایک ڈاکٹر، ایک ڈسپنسر اور ایک LHV موجود ہوتی ہے، کچھ سٹاف بھی موجود ہوتا ہے اور جو initial medicine required ہوتی ہے وہ بھی موجود ہوتی ہے لیکن میں بڑی کھلی بات کرنا چاہوں گا کہ ہم نے کبھی ان چیزوں کو define نہیں کیا۔ آج سے پہلے یہ روایت ہی نہیں تھی اور BHUs non functional رہا کرتے تھے لیکن الحمد للہ اس حکومت کا credit ہے کہ ہم نے ان BHUs کو 100 فیصد functional کرنے کے لئے جو effort شروع کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایوان کو بتانا بہت ضروری ہے کہ یہ کوئی easy task نہیں تھا۔ BHUs میں جو ہمارے معزز ڈاکٹرز ہیں ان کو وہاں پر بھیجنا بہت مشکل کام تھا لیکن اس حکومت اور محکمہ صحت نے اپنے تمام معاملات gear up کرتے ہوئے BHUs کے لئے ڈاکٹرز recruit کئے جن کی 30۔اپریل تک complete joining ہونا تھی unfortunately اس میں کچھ ڈاکٹرز join نہیں کر سکے تھے تو ہم دوبارہ ان سیٹوں کو پبلک سروس کمیشن میں بھیج رہے ہیں۔ انشاء اللہ ہمارا ٹارگٹ ہے کہ 2014 کے end تک اللہ کے فضل سے پنجاب میں کوئی ایسا سنگل BHU نہیں رہنے دیں گے جو non functional ہو۔ تمام functional بھی ہوں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ وہاں پر facilities بھی provide کی جائیں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! انہوں نے تقریر تو بہت لمبی کر لی لیکن ہم نے جو بولنا ہوتا ہے وہ سارا ٹائم تو یہ حضرات لے جاتے ہیں۔ میں نے اس لئے ڈومیلی کا پوچھا کیونکہ ابھی انہوں نے اتنے دعوے کئے ہیں اور وہاں پر oxygen cylinders خالی پڑے ہوتے ہیں۔ ہمارے معزز ممبر ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں ان کے والد کی death ہوئی ہے، وہاں پر آکسیجن کا انتظام تھا اور نہ ہی وہاں ڈاکٹر ہوتا ہے۔ ڈاکٹر اکثر راولپنڈی میں ہوتا ہے کیونکہ میرا خیال ہے اس کے بچے وہاں ہوتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! کہاں کی بات کر رہی ہیں؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں ڈومیلی کی بات کر رہی ہوں۔ یہ وہ بات کیا کریں جو authentic ہو کیونکہ... on the floor of the House

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! انہوں نے اتنی لمبی تقریر کی ہے تو مجھے بھی ٹائم دینا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، آپ بس ضمنی سوال کریں۔

محترمہ راحیلہ انور: ہم یہاں کھڑے ہوتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ تقریر نہ کریں آپ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! بات سنئے کہ سب سے پہلے تو یہ ہے کہ میں اس ایوان کی ممبر ہوں۔ جب میں بات کر رہی ہوتی ہوں تو میرا مائیک کیوں بند کر دیا جاتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، مائیک بند نہیں کیا گیا۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ابھی مائیک بند ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں ہوا، کسی نے بند نہیں کیا۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! آدھا گھنٹہ اُدھر سے باتیں ہوتی ہیں تب کیوں نہیں یہ مائیک بند ہوتے؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اب آپ تقریر کرتی رہیں گی؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں تقریر کروں گی انہوں نے بھی اتنی لمبی تقریر جھاڑی ہے اور میرا بھی حق بنتا ہے کہ میں اس کو defend کروں اور جو facts ہیں ان کو میں بیان کروں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ بھی آپ لوگوں کے سوال ہیں۔ آپ اس پر تقریر کر لیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ایک بندے کی جان چلی گئی ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے یہ کر دیا اور وہ کر دیا۔ کیا ان کے نزدیک جانوں کی کوئی قیمت نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! کیا یہ ضمنی سوال ہے؟۔۔۔ جی، آپ کے پاس ان کی اس بات کا جواب ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر!۔۔۔ (قطع کلامیاں)

MR ACTING SPEAKER: No cross talk.

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! مجھے بڑا افسوس ہے کہ اگر کوئی ایسا واقعہ ہوا ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ کسی بھی انسانی جان کی بے انتہا قیمت ہے۔ میں اپنی معزز بہن سے یہ request کرنا چاہوں گا کہ میں نے تو حقیقت بتائی اور میں نے تو تعریف نہیں کی۔ میں نے تو یہ بتایا کہ BHUs کا حال اچھا نہیں تھا۔ میں نے تو شاید آج پہلی مرتبہ ایوان میں کھلے عام اس کا ادراک کیا اور اقرار کیا کہ BHUs اچھے نہیں تھے اور functional نہیں تھے۔ میں نے کبھی نہیں کہا کہ یہاں پر دودھ اور

شہد کی نہریں بہہ رہی تھیں۔ میں نے تو یہ کہا ہے کہ ہم اس طرف جا رہے ہیں، ہم efforts کر رہے ہیں اور انشاء اللہ ان efforts کے نتیجے میں اسی سال 2014 تک ان کو complete functional condition میں لے کر آئیں گے لیکن اگر کوئی specific واقعہ ہوا ہے تو میں آپ کو on the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ ہم اس کی انکوائری بھی کروائیں گے کیونکہ متعلقہ ایم ایس کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ oxygen فراہم کرے اور اگر یہ نہیں ہوئی تو He will be punished انشاء اللہ اس انکوائری کے بعد اگر یہ چیز ثابت ہو گئی تو انہیں سزا ملے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اس کی نشاندہی کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میری بہن سے گزارش ہے کہ اس کی written complaint سیکرٹری ہیلتھ کو بھیج دی جائے تاکہ ہم اس پر legally کارروائی کر سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: خواجہ صاحب! آپ سے میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ اجلاس کے بعد آصف صاحب آپ کے پاس آئیں گے اور جونہی آپ کا Question Hour ختم ہوتا ہے ان کے ساتھ بیٹھیں۔ کل آپ سے رابطہ نہیں ہو سکا تھا اور میں بھی میٹنگ میں چلا گیا تھا۔ ان کے ساتھ بیٹھ کر آپ نے ان کی بات سننی ہے اور جو بھی ان کا معاملہ ہے وہ حل کرنا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ابھی محترمہ موجود ہیں۔ ان کو بات کرنے دیں اس کے بعد آپ کو موقع دوں گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ایک تو انہوں نے حوالہ دیا ہے اور میرے اپنے والد صاحب کی اس علاقے کے اندر death ہوئی ہے، وہاں پر سلنڈر کے اندر oxygen موجود نہیں تھی۔ ڈومیلی میں سینکڑوں دیہات ہیں اور اس پورے علاقے میں ایک Hospital ہے اس میں کوئی ڈاکٹر نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر تین دن راولپنڈی میں ہوتا ہے اور تین دن وہاں پر بیٹھتا ہے اور کسی قسم کی کوئی facility نہ ہے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ میں نے اس اسمبلی کے floor پر کھڑے ہو کر راولپنڈی کے ایک مریض کی نشاندہی کی تھی۔ اس کا وہ مسئلہ ویسے کا ویسا ہے۔ Currently اس کی جو situation ہے ڈاکٹر نے اس کو 14 تاریخ کا discharge لکھ کر دیا ہے، ہسپتال کے اندر پڑے ہوئے اس کے زخم خراب ہو رہے ہیں اور سیکرٹری ہیلتھ صاحب یہاں پر موجود ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آصف صاحب! بات یہ ہے کہ منسٹر صاحب موجود ہیں کل میرا ان سے رابطہ نہیں ہو سکا تھا تو وہ کہیں میٹنگ میں تھے تو رات کو لیٹ مجھے ان کی ring back آئی تھی۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اس بندے کی جان چلی جائے گی اور ہمارے رابطے نہیں ہوں گے۔ براہ مہربانی اس مسئلہ کو serious لیا جائے اور عرفان عزیز کے نام سے مریض DHQ راولپنڈی میں admit ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جونہی Question Hour ختم ہوتا ہے منسٹر صاحب یہاں موجود ہیں آپ ان کو نشاندہی کریں اس لئے میں نے پہلے بات کر دی تھی آپ ان کو مل لیں اور یہ صورتحال بتائیں وہ آپ کی بات سنیں گے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جز (ج) میں جواب دیا گیا ہے کہ حکومت پنجاب نے حال ہی میں PSC تعینات ہونے والے ڈاکٹروں میں سے 35 ڈاکٹروں کو ضلع جہلم تعینات کیا تھا جن میں سے پندرہ ڈاکٹروں نے joining report جمع کروا دی ہے۔ تاہم دیگر اسامیوں کی بھرتی پر حکومت پنجاب کی طرف سے پابندی عائد کی گئی ہے جیسے ہی پابندی ختم ہو گی تو کیا محکمہ صحت نرسز سمیت دیگر اسامیوں پر تعیناتی عمل میں لائے گا؟

جناب سپیکر! یہ تو بیوروکریٹ اسامی نہیں ہے۔ یہ تو وہ لوگ ہیں جو ہمارے علاج کے لئے اور ہمارے لئے بہت ہی ضروری ہیں جن کے بغیر شاید کوئی بھی علاقہ survive نہیں کر سکتا۔ آپ یہ دیکھیں کہ میرا سوال یہ کب سے ہے یعنی 2012 سے میں نے ان سے یہ پوچھا ہوا ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ دو سال میں یہ اسامیاں انہوں نے پُر نہیں کیں اور جو اسامیاں انہوں نے پُر کرنے کی کوشش بھی کی تو اُوپر سے پابندی لگا دی گئی۔ آگے ہی ہر چیز پر پابندی ہے تو کیا ڈاکٹروں پر بھی پابندی لگائیں گے؟ kindly مجھے یہ جواب دے دیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! 2012 سے نہیں 2013 سے آپ کا سوال ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! 13-2012 سے ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، 2013 کا ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری موصوف!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ڈاکٹر کی recruitment پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ یہ پابندی کا حوالہ جو اس سوال میں دیا گیا ہے وہ دیگر اسامیوں کے متعلق دیا گیا تھا اور

اس پر بھی ابھی وقتی طور پر ban impose کیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ ابھی جیسے فاضل دوست نے کہا اور contractual ملازمین کو ریگولر کرنے کے process کی بات ہوئی۔ وہ معاملہ چونکہ in process ہے اور اس کی وجہ سے عارضی طور پر recruitment ban کی گئی تھی۔ اس میں سے بھی ہم نے کافی چیزوں کی relaxation لے لی ہے۔ ہم ویکسینیٹر بھرتی کر رہے ہیں اس کی ہم نے اجازت لے لی ہے اور مزید چیزوں کو بھی انشاء اللہ تعالیٰ فوری طور پر ساتھ ساتھ کرتے جائیں گے اور جو ڈاکٹروں کی بات ہوئی تو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے تحت یہ دو ہزار male ڈاکٹر اور آٹھ سو female ڈاکٹر ہم نے recruit کئے ہیں اور ان میں سے کچھ ڈاکٹروں نے joining نہیں دی اور joining نہ دینے کی کچھ ٹیکنیکل وجوہات ہوتی ہیں۔ اس میں سے کچھ لوگ PG training پر ہوتے ہیں اور اس طرح کے کچھ معاملات ہوتے ہیں۔ ہم ان تمام چیزوں کو rectify کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جیسے میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ہمارا ٹارگٹ یہی ہے کہ اس سال کے آخر تک تمام جگہوں پر ڈاکٹروں کی اسامیوں کی کمی کو پورا کر لیں گے اور اللہ کے فضل سے معاملات بہتری کی طرف جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ! میرے خیال میں اب کافی سوال ہو گئے ہیں۔ ابھی آگے بھی چلنا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! صرف ایک سوال۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں! یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہو گا۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! پابندی نہیں ہے تو سیکرٹری ہیلتھ کیوں کہہ رہے ہیں کہ پابندی ہے، kindly یہ clear کر دیں کہ پابندی ہے یا نہیں ہے؟ کیونکہ سیکرٹری ہیلتھ کہہ رہے ہیں کہ ان پر پابندی ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ پابندی نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ڈاکٹروں کی recruitment پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ ہم ان کی need base پر recruitment کرتے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جہاں پر ڈاکٹر نہیں ہیں یہ وہاں پر ڈاکٹر تعینات کریں اور اگر ان کے پاس نہیں ہیں تو ہم لے آتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جہاں پر نہیں ہیں آپ اس کی نشاندہی کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! یہ نشاندہی کریں تو ہم انشاءاللہ وہاں پر ڈاکٹر تعینات کر دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! سوال نمبر 1258 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی: ہولی فیملی ہسپتال میں طبی ٹیسٹوں کی مشینری کی تفصیلات

*1258: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں طبی ٹیسٹوں کے لئے کون کون سی مشینری ہے؟

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران اس ہسپتال کو کون کون سی مشینری کتنی لاگت سے خرید کر فراہم کی گئی ہے اور اس مشینری کی موجودہ صورتحال کیا ہے؟

(ج) ایکسرے مشینیں کتنی ہیں، کس کس وارڈ میں نصب ہیں؟

(د) کون کون سی مشینری کب سے خراب یا بند پڑی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں تمام طبی مشینری بشمول کیمسٹری اینالائزر،
Tissue Processor, Hematology Analyzer, Electrolyte Analyzer, Incubator, PCR Analyzer, Binocular Microscopes, Elisa Microscopes, Elisa Washer, X-Ray Machines, Ultrasound Machines

وغیرہ موجود ہیں۔

(ب) پچھلے پانچ سال کے دوران ہسپتال کو 88 مشینیں خرید کر دی گئی ہیں جن کی مالیت 3,45,67,346 روپے ہے۔ اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہولی فیملی ہسپتال میں ٹوٹل پندرہ ایکسرے مشینیں ہیں جو کہ مندرجہ ذیل شعبہ جات میں لگائی گئی ہیں۔

ڈیپارٹمنٹ	ٹوٹل	فکسڈ	موبائل
1۔ شعبہ ایکسرے	08	03	05

2۔ شعبہ ایمرجنسی	03	01	02
3۔ سرجیکل انتہائی نگہداشت	01	0	01
4۔ ڈینگی وارڈ	01	0	01
5۔ شعبہ بچگان	01	0	01
6۔ شعبہ برن	01	0	01

(د) خراب مشینری کو ٹھیک کروانے کا ٹینڈر 31-12-2013 کو کھولا گیا تھا۔ اس کے تمام قانونی ضوابط کو مکمل کرنے کے بعد مرمت مشینری کے ورک آرڈر جاری کر دیئے گئے ہیں اور تمام مشینری اس وقت زیر مرمت ہے۔ انشاء اللہ اگلے تین ہفتے میں مرمت کے بعد یہ تمام مشینری ہسپتال میں دوبارہ کام کے لئے قابل استعمال ہو جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ مندرجہ ذیل مشینری ہسپتال میں موجود ہے اور میرا ضمنی سوال ہے کہ مشینری تو موجود ہے لیکن 80 فیصد خراب ہے اور یہ کب تک ٹھیک کروائی جائے گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری موصوف!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میرا نہیں خیال کہ ایسی بات ہے کہ 80 فیصد خراب ہو گی۔ بہر حال یہ ایک process ہے جو چلتا ہے، مشینیں definitely use ہوتی ہیں تو خراب بھی ہوتی ہیں تو ان کی repair بھی ہو جاتی ہے اور بالکل ان کی routine repair میں جاری ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ 80 فیصد مشینری خراب ہو گی۔ پچھلے پانچ سالوں میں بھی جو مشینری خریدی گئی ہے اس کی بھی detail دی ہے اور اس کے maintenance کے تمام معاملات کی detail بھی ہم نے اس میں provide کر دی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ! آپ کے knowledge میں کوئی ایسی مشین جو خراب ہے بتائیں وہ ٹھیک کروا دیں گے۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! اس میں سے کافی مشینری خراب ہے جس کی وجہ سے مریضوں کو کافی مشکلات کا سامنا ہے اور جز (ب) میں بھی بتایا گیا ہے کہ جو 88 مشینیں خریدی ہیں لیکن اس میں سے اکثر خراب ہیں جس کی وجہ سے مریضوں کو پرائیویٹ ٹیسٹ کروانے پڑتے ہیں اور بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جیسا کہ ہم نے جز (د) کا بھی جواب دیا ہوا ہے کہ جو خراب مشینری تھی، جو کہ ongoing process چلتا رہتا ہے اور مشینیں خراب بھی ہوتی ہیں اور ٹھیک بھی ہو جاتی ہیں۔ اس کا ٹینڈر کر دیا گیا تھا اور اس کے لئے ہم نے تین ہفتے کا ٹائم دیا ہے۔ تین ہفتے میں یہ تمام مشینری ٹھیک ہو جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: انشاء اللہ تعالیٰ تین ہفتے میں ٹھیک ہو جائے گی۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! جز (د) میں انہوں نے بتایا ہے کہ خراب مشینری کو ٹھیک کرنے کے لئے ٹینڈر کھولا گیا ہے، اب پانچ ماہ گزر گئے ہیں اور ابھی تک مشینری ٹھیک نہیں ہو سکی، انتظامیہ جان بوجھ کر مشینری کو ٹھیک نہیں کرواتی جس کی وجہ سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! انہوں نے تین ہفتے کا ٹائم دیا ہے کہ انشاء اللہ تین ہفتے میں یہ ساری مشینری ٹھیک ہو جائے گی۔ محترمہ اگلا سوال بھی آپ ہی کی طرف سے ہے۔ جی، محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں آپ کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ جتنے بھی جرنلسٹ تھے وہ گیلری سے باہر چلے گئے ہیں اور معلوم نہیں ہے کہ What is the reason? اس لئے میری یہ گزارش ہو گی کہ آپ کسی کو بھیجیں تاکہ ان کو منا کر لے آئیں کیونکہ سارے کے سارے صحافی واک آؤٹ کر گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری عبدالوحید صاحب! آپ چلے جائیں، طاہر خلیل سندھو صاحب! آپ اور سردار شہاب الدین صاحب بھی ان کے ساتھ چلے جائیں اور ان کو منا کر لے آئیں، ان سے یہ بھی پوچھیں کہ معاملہ کیا ہے؟ محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ! آپ اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! سوال نمبر 1259 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی: ہولی فیملی ہسپتال میں گائنی وارڈ میں توسیع و دیگر سہولیات کی فراہمی کی تفصیلات

*1259: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی کا گائنی وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟
(ب) کیا ان بیڈز کی تعداد شہر کی آبادی کی مناسبت سے ٹھیک ہے؟
(ج) کیا حکومت گائنی وارڈ میں بیڈز کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟
(د) کیا یہ درست ہے کہ میٹرنٹی کے لئے لیبر روم میں بنیادی مشینری کی تعداد انتہائی کم ہے حکومت اس مشینری میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟
(ہ) اس ہسپتال کے لیبر روم میں کتنی مشینری کب سے خراب یا بند پڑی ہے؟
(و) کیا حکومت خصوصی طور پر ہولی فیملی ہسپتال میں کم از کم پچاس بیڈز پر مشتمل علیٰحدہ گائنی وارڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) مذکورہ ہسپتال میں گائنی کے دو یونٹ ہیں، گائنی یونٹ-1 اور گائنی یونٹ-II
گائنی یونٹ-I 98 اور گائنی یونٹ-II 104 بستروں پر مشتمل ہے۔
(ب) راولپنڈی شہر میں ہولی فیملی ہسپتال کے علاوہ بے نظیر بھٹو ہسپتال اور ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال کام کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جیسا کہ یہ ہسپتال اسلام آباد سے جڑواں شہر ہے لہذا بعض مریض اسلام آباد کے ہسپتالوں سے بھی مستفید ہو رہے ہیں۔ اس طرح مذکورہ ہسپتال کی گائنی وارڈ میں آنے والے مریضوں کی مناسب منصوبہ بندی کرتی رہتی ہے۔
(ج) حکومت پنجاب تمام مریضوں کی صحت کی سستی اور بروقت سہولیات بہم پہنچانے میں کوشاں ہے۔ حکومت وقت کے ساتھ ساتھ مناسب منصوبہ بندی کرتی رہتی ہے۔
(د) میٹرنٹی کے لیبر روم میں مطلوبہ مشینری دستیاب ہے اور کوئی بھی مشین خراب نہ ہے اور مریضوں کو بنیادی سہولیات بہم پہنچا رہی ہے۔ حکومت پنجاب وقت کے ساتھ ساتھ مطلوبہ اور جدید مشینری فراہم کرتی رہتی ہے۔
(ہ) لیبر روم میں کوئی بھی مشینری خراب نہ ہے۔
(و) ایسا کوئی بھی منصوبہ سردست زیر غور نہ ہے۔ تاہم گائنی کی سہولیات بے نظیر بھٹو ہسپتال اور ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال میں بھی موجود ہیں جہاں سے لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا ان بیڈز کی تعداد شہر کی آبادی کی مناسبت سے ٹھیک ہے؟ جواب میں کہا گیا ہے کہ متعلقہ انتظامیہ گائنی وارڈ میں آنے والے مریضوں کی مناسب منصوبہ بندی کرتی رہتی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی کا ہماری معزز ممبر نے حوالہ دیا ہے، اس کی detail ہم نے ان کو دے دی ہے کہ اس میں گائنی یونٹ-I اور گائنی یونٹ-II موجود ہیں ان کے بیڈز کی تفصیل بھی ہم نے ان کو دے دی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ عرض کروں گا کہ جس علاقے میں یہ ہسپتال واقع ہے اس کے ساتھ مری روڈ پر تین اور سرکاری ہسپتال بھی موجود ہیں اور اس کے علاوہ بھی اسلام آباد میں ہسپتال موجود ہیں یعنی اس علاقے میں ہسپتالوں کی تعداد کافی معقول ہے۔ اس کے باوجود بھی ہم چیک کرتے رہتے ہیں کہ اگر ہمیں کہیں پر یہ محسوس ہو کہ اب یہ overloaded ہو گیا ہے اور اس میں مزید capacity building کی ضرورت ہے تو اس کو ہمارا شعبہ پی اینڈ ڈی اس کو دیکھتا رہتا ہے۔ یہاں پر بھی اگر محسوس کیا جائے گا کہ مزید بیڈز ہونے چاہئیں تو definitely یہ سکیم بنا دی جائے گی لیکن اس کے قرب و جوار میں کافی ہسپتال موجود ہیں اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ شاید فی الوقت اس کی ابھی اتنی ضرورت نہ ہو۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! جز (د) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ میٹرنٹی کے لئے لیبر روم میں بنیادی مشینری کی تعداد انتہائی کم ہے حکومت اس مشینری میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جو basic needs کی مشینری ہے وہ تو وہاں پر موجود ہے لیکن جدت کی ہر وقت ضرورت رہتی ہے اور خوب سے خوب تر کی تلاش میں ہر وقت رہنا چاہئے۔ ہم بھی اسی پر عمل کرتے ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی جس چیز کی ضرورت محسوس کرتے جائیں گے اس کو اپنی پلاننگ میں شامل کرتے جائیں گے اور وہ چیزیں بھی وہاں پر provide کرتے جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 1298 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم: میڈیکل سٹوروں کے چالان کرنے کی تفصیلات

*1298: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع جہلم میں سال 2012 کے دوران جن میڈیکل سٹوروں کے چالان کئے گئے، ان کے نام بیان کریں؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران چالان کئے گئے، میڈیکل سٹوروں سے محکمہ کو کتنی رقم موصول ہوئی؟

(ج) کیا مذکورہ عرصہ کے دوران چالان کئے گئے، میڈیکل سٹوروں کے چالان مکمل کر کے عدالت میں بھجوائے گئے، اگر نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) سال 2012 میں ضلع جہلم میں 95 میڈیکل سٹوروں کے چالان کئے گئے جن کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ عرصہ میں کئے گئے چالانوں میں سے ڈرگ کورٹ راولپنڈی نے 37 کیسز کا فیصلہ کیا اور 11 لاکھ 75 ہزار روپے جرمانہ کیا۔

(ج) مذکورہ عرصہ میں کئے گئے 95 چالانوں میں سے 26 کو ڈسٹرکٹ کوالٹی کنٹرول بورڈ نے وارننگ دے دی جبکہ 62 کو ڈرگز کورٹ ریفر کیا گیا۔ کورٹ کو refer کئے گئے کیسز میں سے 58 کیسز کو ڈرگز کورٹ راولپنڈی میں جمع کروا دیا گیا ہے جبکہ چار کیسز تحصیل سوہاوہ میں ڈرگ انسپکٹر پوسٹ نہ ہونے کی وجہ سے جمع نہ کروائے جا سکے کیونکہ مذکورہ پوسٹ 21 ماہ سے خالی ہے۔ جونہی ڈرگ انسپکٹر تعینات ہو گا یہ چار کیسز بھی ڈرگز کورٹ میں جمع کروا دیئے جائیں گے۔ باقی سات کیسز میں سے دو کیس سندھ ہائیکورٹ کے stay کی وجہ سے التواء میں ہیں۔ ایک کیس صوبائی کوالٹی کنٹرول بورڈ کو راہنمائی کے لئے refer کیا گیا ہے اور ایک کیس ڈرگ انسپکٹر جہلم کو مزید تحقیقات کے لئے بھیجا گیا ہے۔ دو کیسز ڈرگ انسپکٹر زدینہ کے پاس زیر تحقیقات ہیں۔ تحصیل دینہ کا ایک کیس مورخہ 14-03-2014 کو بورڈ کی میٹنگ میں ایجنڈا پر تھا لیکن ملزم نے ڈسٹرکٹ کوالٹی کنٹرول بورڈ کی اگلی میٹنگ جو کہ اپریل میں منعقد ہو گی، تک مہلت لے لی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرے اس سوال کے جواب میں جز(ج)میں جواب دیا گیا ہے remind you sir کہ ابھی تو میں نے سال 2012 کے بارے میں ہی پوچھا تھا 2013 کے بارے میں نہیں پوچھا، مذکورہ عرصہ میں کئے گئے 95 چالانوں میں سے 26 کو ڈسٹرکٹ کوالٹی کنٹرول بورڈ نے وارننگ دے دی جبکہ 62 کو ڈرگز کورٹ ریفر کیا گیا۔ کورٹ کو ریفر کئے گئے کیسز میں سے 58 کیسز کو ڈرگز کورٹ راولپنڈی میں جمع کروا دیا گیا ہے جبکہ چار کیسز تحصیل سوہاوہ میں ڈرگ انسپکٹر پوسٹ نہ ہونے کی وجہ سے جمع نہ کروائے جا سکے کیونکہ مذکورہ پوسٹ اکیس ماہ سے خالی ہے۔ جونہی ڈرگ انسپکٹر تعینات ہوگا یہ چار کیسز بھی ڈرگز کورٹ میں جمع کروا دیئے جائیں گے۔ باقی سات کیسز میں سے دو کیس سندھ ہائی کورٹ کے stay کی وجہ سے التواء میں ہیں۔ ایک کیس صوبائی کوالٹی کنٹرول بورڈ کو راہنمائی کے لئے refer کیا گیا ہے اور ایک کیس ڈرگ انسپکٹر جہلم کو مزید تحقیقات کے لئے بھیجا گیا ہے۔ دو کیسز ڈرگ انسپکٹر زدینہ کے پاس زیر تحقیقات ہیں۔ تحصیل دینہ کا ایک کیس مورخہ 14-03-14 کو بورڈ کی میٹنگ میں ایجنڈا پر تھا لیکن ملزم نے ڈسٹرکٹ کوالٹی کنٹرول بورڈ کی اگلی میٹنگ جو کہ اپریل میں منعقد ہوگی، تک مہلت لے لی ہے۔ سب سے پہلے تو میرا یہ سوال ہے کہ انہوں نے جو کہا ہے کہ ڈسٹرکٹ کوالٹی کنٹرول بورڈ نے وارننگ دے دی ہے، میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ وہ وارننگ ہے، وہ penalty ہے یا کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ پوچھ رہی ہیں کہ ان کو کیا وارننگ دی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ تمام تفصیل جو معزز ممبر نے پڑھ کر بھی سنائی ہے، اس میں دو طرح کے معاملات ہوتے ہیں، پہلے نمبر پر ڈسٹرکٹ کوالٹی کنٹرول ان چیزوں کو دیکھتا ہے اور اس کے بعد ان کو ڈرگ کورٹ میں refer کیا جاتا ہے۔ کچھ ایسی نوعیت کی چیزیں ہوتی ہیں جن کے اوپر میں سمجھتا ہوں کہ وارننگ دینے سے معاملات چل جاتے ہیں، جہاں پر وارننگ کی ضرورت ہوتی ہے ان کو وارننگ کر دی جاتی ہے، جہاں پر جرمانہ کرنے سے معاملات بہتر ہوتے ہیں وہاں پر جرمانہ کر دیا جاتا ہے، جہاں پر سزا دینا required ہو وہاں پر سزا بھی دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی ایک کلاز ہے کہ ان کا لائسنس ہی منسوخ کر دیا جائے لہذا یہ case to case depend کرتا ہے کہ کس کیس کی کیا پوزیشن ہے۔ وارننگ تو بہرحال وارننگ ہی ہوتی ہے اگر ڈسٹرکٹ کوالٹی کنٹرول بورڈ یہ محسوس کرتا ہے کہ یہ اتنی fair شکایت نہیں ہے تو اس کو وارننگ بھی دے سکتا ہے کیونکہ یہ تو ان کا استحقاق ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں آگے مزید ان سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ یہ اکیس ماہ سے ڈرگ انسپکٹر کی پوسٹ خالی ہے، وہ اتنے عرصہ سے کیوں خالی پڑی ہوئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جس پوسٹ کا معزز ممبر نے خالی ہونے کا حوالہ دیا تھا اس پوسٹ کو fill کر دیا گیا ہے اور اس کے آرڈر کی کاپی بھی میں اپنے ساتھ لے آیا ہوں اور ابھی میں اپنی معزز ممبر کو اس آرڈر کی کاپی دے دیتا ہوں لیکن جہاں تک پوسٹیں خالی ہونے کا issue ہے، جہاں تک نئے Drug Inspectors required ہیں ان کو بھی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے تحت بھرتی کیا جائے گا۔ جہاں کہیں بھی کوئی deficiencies ہیں ان کو انشاء اللہ تعالیٰ پورا کر لیا جائے گا۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ---

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آخری ضمنی سوال کریں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! یہ مبارکباد کے مستحق ہیں اور ان کی good governance کی ایک مثال ہے کہ دو سال کے عرصہ میں انہوں نے ایک تعیناتی کی ہے اور انشاء اللہ آگے بھی دو دو سالوں میں ایک ایک تعیناتی ہوتی جائے گی، ہمارا یہ ملک بڑا flourish کرے گا۔ آگے بھی انہوں نے cases کی تفصیل بیان کی ہے کہ 58 کیسوں کو راولپنڈی میں جمع کروا دیا گیا، مہربانی فرما کر مجھے یہ بتا دیں کہ انہوں نے اتنی لمبی لسٹ دی ہوئی ہے کہ اتنے cases ان کے پاس ہیں۔ دو سال میں تو ان cases کا فیصلہ ہو نہیں سکا۔ کچھ لوگ ان میں سے ایسے بھی ہوں گے جو کہ خواہ مخواہ میں پکڑے گئے ہوں گے اور ان کے سٹور بھی وہاں پر بند ہو گئے ہوں گے۔ یہ ان پر حکومت کی طرف سے عذاب الٰہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! دو سال میں فیصلہ کیوں نہیں ہو سکا؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اتنی good governance ہے کہ ایک بندہ دو سال میں appoint ہو رہا ہے اور دو سال سے cases pending پڑے ہوئے ہیں ان کا فیصلہ نہیں ہو رہا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): میری فاضل بہن شاید اس بات کو صحیح طرح سمجھ نہیں پا رہیں، یہ جو ڈرگ کورٹ ہے یہ باقاعدہ کورٹ ہے، ہمارے ماتحت نہیں ہے محکمہ ہیلتھ کا

سیکرٹری اس کورٹ کا boss نہیں ہوتا بلکہ یہ ایک باقاعدہ کورٹ ہے اور کورٹ اپنے معاملات میں آزاد ہوتی ہے۔ ان کی جو بھی دیگر requirements ہیں وہ بھی پوری ہوتی ہیں، کورٹ کے پاس پاور ہے کہ اس پر جتنی مرضی delay کرلے۔ کم از کم ہماری طرف سے delay نہیں ہوتی، ہماری طرف سے یہی ہے کہ ہم اس کا چالان جلد از جلد submit کر دیں۔ اس کو ensure کر لیا جاتا ہے اور جہاں تک یہ بات ہے کہ دو اڑھائی سال میں ایک پوسٹ کو fill کرنے کی بات کی گئی ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے یہ فارماسسٹ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے recruit کئے ہیں اور ایک neat and clean process کے through ان کو recruit کیا ہے، اپنی ذاتی پسند ناپسند کو ختم کرکے ان کو recruit کیا ہے۔ اس ملک اور قوم کی بہتری کے لئے ان کو بھرتی کیا ہے اس لئے اس کو کچھ وقت لگ گیا ہے۔ اب یہ راستہ چل نکلا ہے اور اب یہ راستہ رکے گا نہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں صرف ایک clarification چاہتی ہوں۔ انہوں نے جو مجھے ابھی کہا ہے، میں ان کی بات مانتی ہوں لیکن مجھے یہ بتادیں کہ جس طرح دو cases ڈرگ انسپکٹر دینہ کے پاس زیر تحقیق ہیں ایک کیس ڈرگ انسپکٹر جہلم کو مزید تحقیق کے لئے بھیجا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ دو سال میں کوئی تحقیقات نہیں ہوئیں، دو سال میں کچھ بھی نہیں ہو سکا ہے؟۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! وہ عدالت ہے اس کا اپنا اختیار ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! یہ محکمہ تو انہی کا ہے، دوسرا معاملہ تو چلو کورٹ میں چلا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: عدالت کا اختیار ہے، عدالت نے کیس review کے لئے بھیجا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ڈرگ انسپکٹر عدالت تو نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کا کیس آپ جلدی انکوائری کروا کر بھجوا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میری معزز بہن نے جو observations دی ہیں ان کو خود بھی دیکھوں گا اور انہیں یہ بھی request کروں گا کہ یہ تحمل سے کام لیں۔ آپ اچھی بات کی نشاندہی کر رہی ہیں، انشاء اللہ ہم آپ کی نشاندہی کی روشنی میں اگر کوئی deficiency ہے تو اس کو ضرور پورا کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال میاں طاہر صاحب کا ہے۔ جی، طاہر صاحب!

میاں طاہر: جناب سپیکر! سوال نمبر 1372 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: ڈرگ انسپکٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1372: میاں طاہر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد محکمہ صحت میں کتنے ڈرگ انسپکٹرز تعینات ہیں؟

(ب) ڈرگ انسپکٹر کی کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(ج) ان ڈرگ انسپکٹر نے یکم جنوری 2011 سے آج تک اس ضلع کی حدود میں کتنے میڈیکل سٹورز کی چیکنگ کی ہے؟

(د) کتنے میڈیکل سٹورز کے خلاف کس کس بناء پر محکمانہ اور قانونی کارروائی کی گئی ہے؟

(ہ) کتنے میڈیکل سٹورز کو جرمانہ کیا گیا ہے اور کتنوں کو سیل کیا گیا؟

(و) کتنے میڈیکل سٹورز کے لائسنس منسوخ کئے گئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع فیصل آباد میں ڈرگ انسپکٹرز کی کل آٹھ اسامیاں منظور شدہ ہیں جن میں سے چار اسامیاں پُر ہیں۔

(ب) ڈرگ انسپکٹرز کی چار اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان ڈرگ انسپکٹرز نے یکم جنوری 2011 سے آج تک 7424 میڈیکل سٹورز کی چیکنگ کی ہے۔

(د) 845 میڈیکل سٹورز کے خلاف بغیر ڈرگ لائسنس، بغیر بل وارنٹی، غیر رجسٹرڈ ادویات، ایکسپائر ادویات، مس برانڈز، بغیر سیل پرچیز ریکارڈ، لیگل کی بناء پر کارروائی کی گئی ہے۔

(ہ) 449 میڈیکل سٹورز کو ایک کروڑ 20 لاکھ 60 ہزار 100 روپے جرمانہ کیا گیا اور 317 میڈیکل سٹورز سیل کئے گئے۔

(و) کسی بھی میڈیکل سٹور کا لائسنس منسوخ نہیں کیا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ ڈرگ انسپکٹر کی جو چار اسامیاں خالی ہیں ان کو پر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں، خالی اسامیوں کی وجہ سے جو سرکاری کام disturb ہو رہا ہے اس کا کون ذمہ دار ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پچھلے سوال کے جواب میں عرض کیا ہے کہ جو اسامیاں خالی تھیں ان میں سے بہت ساری اسامیوں پر پنجاب پبلک سروس کمیشن کے تحت ان لوگوں کو بھرتی کر لیا گیا ہے اور ان کو adjust کیا جا رہا ہے۔ یہ process جاری ہے اور انشاء اللہ ان تمام اسامیوں کو fill کر لیا جائے گا۔ جو delay تھی میں اس کی وجہ بھی بتا چکا ہوں اور میں معزز ممبر کے لئے دوبارہ عرض کر دیتا ہوں کہ delay اس process کی وجہ سے ہوئی جو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے تحت recruitment کی گئی۔ یہ process almost complete ہو چکا ہے اور اگر مزید کہیں ایڈہاک appointments کی ضرورت ہوئی یا یہ کہیں نشاندہی کرتے ہیں اور ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ ایڈہاک appointment بھی کر لیں گے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! فیصل آباد 80 لاکھ کی آبادی پر مشتمل ہے اور یہ پاکستان کا تیسرا بڑا شہر ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! شاید میں روانی میں غلط بات کہہ گیا، میں کہنا یہ چاہ رہا تھا کہ چونکہ ہم ایڈہاک تعیناتی نہیں کرنا چاہتے، اپنی ذاتی پسند ناپسند پر بھی نہیں کرنا چاہتے بلکہ پبلک سروس کمیشن کے تحت ہی کرنا چاہتے ہیں اس لئے کچھ delay ہوا انشاء اللہ یہ معاملہ جلد resolve کر لیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کا کب تک ارادہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ہم نے first lot recruit کر لی ہے اور اگلی demand پبلک سروس کمیشن کو بھیجی جا رہی ہے اور جیسے ہی recruitment ہوتی ہے ہم یہ اسامیاں fill کر دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! یہ تعیناتی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہونی ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم demand بھجوا رہے ہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں اس بات کو مان رہا ہوں۔ فیصل آباد پاکستان کا تیسرا بڑا شہر ہے اس کی آبادی 80 لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے تو کیا اس کے لئے آٹھ ڈرگ انسپکٹرز کافی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! بنیادی طور پر ڈرگ انسپکٹرز کی تعیناتی ٹاؤن کی سطح پر کی جاتی ہے، لاہور میں بھی ایسا ہے اور فیصل آباد میں بھی ایسا ہی ہے ہم ہر سال معاملات review کرتے ہیں اگر مزید کوئی گنجائش ہو گی تو ہم پبلک سروس کمیشن کے تحت recruitment کر کے وہاں مزید اسامی دے دیں گے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! جز (د) میں ہے کہ جو میڈیکل سٹورز بغیر ڈرگ لائسنس کے چل رہے ہیں کیا ان غیر قانونی سٹورز کو seal کیا گیا ہے یا یہ ابھی تک بھی چل رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جب seal کیا جاتا ہے تو جیسے پہلے بتایا گیا ہے کہ کچھ کیسز ڈسٹرکٹ کوالٹی کنٹرول بورڈ میں جاتے ہیں اور کچھ کیسز ڈرگ کورٹس میں جاتے ہیں پھر ڈرگ کورٹ کا اختیار ہوتا ہے کہ اس پر جو بھی کارروائی کرے اور seal کو de-seal اس وقت تک نہیں کیا جاتا جب تک اس کا معاملہ ensure نہ ہو جائے خواہ ڈرگ کورٹ اس کا فیصلہ کرے یا ڈسٹرکٹ کوالٹی بورڈ اس کا فیصلہ کرے۔ یہ case to case ہے اگر معزز ممبر کسی specific case کی نشاندہی کریں تو میں پتا کر کے ان کو ضرور بتا دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آخری ضمنی سوال کریں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! جواب کے جز (ج) میں بتایا گیا ہے کہ 7424 میڈیکل سٹورز کی چیکنگ کی گئی ہے۔ کیا فیصل آباد میں جو موت کے سوداگر سٹوروں پر بیٹھے ہیں فیصل آباد کی ہماری ماؤں، بہنوں اور بزرگوں کو موت کے منہ میں لے کر جا رہے ہیں کیا فیصل آباد میں کوئی ایسا سٹور نہیں ہے؟ منسٹر صاحب یہاں پر تشریف فرما ہیں یہ میرے ساتھ گاڑی میں بیٹھیں میں انہیں فیصل آباد لے کر چلتا ہوں جہاں پر دو نمبر میڈیسنز sale ہو رہی ہیں لیکن متعلقہ محکمہ کوئی کارروائی کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ ہم نے انہیں لکھ کر بھی دیا ہے لیکن کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ فیصل آباد کے شہریوں کے ساتھ زیادتی ہے۔ کیا وزیر صاحب یہاں پر یہ بتائیں گے کہ فیصل آباد میں جو غیر قانونی سٹورز

چل رہے ہیں جن کے لائسنس بھی موجود نہیں ہیں جو بیٹھ کر لوگوں کی زندگیوں کے سودے کرتے ہیں کیا انہوں نے کبھی ان کے لئے کوئی اقدامات کئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میرے بھائی جو نشاندہی کر رہے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ان کی ساری باتیں غلط ہیں ہر سطح پر deficiencies موجود ہیں اور ہم انہیں ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم quackery کے خلاف کارروائی کر رہے ہیں، ہم اسے بھی gear up کر رہے ہیں اور ہمیں قانون میں جو خامیاں نظر آئی ہیں انہیں ختم کرنے کے لئے ہم قانون سازی کی طرف جا رہے ہیں۔ ان تمام چیزوں کو دیکھتے ہوئے اللہ کے فضل سے بڑی جلدی within the month ان تمام خامیوں پر قابو پالیں گے اور میرے بھائی نے جو specific cases کا حوالہ دیا ہے میں پورے ایوان میں یہ بات کہہ رہا ہوں کہ میں ابھی ان کے ساتھ بیٹھوں گا اور یہ جو کیسز بتا رہے ہیں اگر ایسی بات موجود پائی جائے گی تو ان کے خلاف فوری کارروائی ہوگی اور ابھی تک جو کارروائی ہو چکی ہے اس کی تفصیل بھی ان کو بتا دی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں آخری ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! ہم بڑی محنت کر کے سوال لاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! میرے پاس یہ دیکھیں۔ وہ بھی بڑی محنت کرتے ہیں جن کے جوابات نہیں آ سکتے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! خواجہ عمران صاحب بڑا اچھا جواب دیتے ہیں اور بڑے اچھے طریقے سے بات کو twist کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ یہ کوئی بات نہیں ہے۔ میاں صاحب! آپ یہ نہ کہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! فیصل آباد میں جو غیر قانونی سٹورز چل رہے ہیں کیا ان کے پاس ان کی لسٹ موجود ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نشاندہی کریں۔ آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں، وہ آپ کے ساتھ جانے کے لئے بھی تیار ہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! محکمہ ان کا ہے نشاندہی میں کروں؟

جناب قائم مقام سپیکر: آخر آپ کا بھی گھر ہے۔ وہ تو کہتے ہیں کہ کوئی نہیں اگر آپ کے پاس کوئی ہے تو نشاندہی کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہوں گا کہ اس میں مختلف قسم کے معاملات ہیں جن میں جعلی ادویات، بغیر لائسنسنگ کے سٹورز کا معاملہ ہے، expired medicines کا معاملہ ہے یہ بڑی نازک چیزیں ہیں۔ میں خود ریڈز پر جاتا ہوں اگر کبھی آپ کی نظر سے اخبار گزرا ہو یا کسی ٹی وی پر دیکھا ہو تو میں خود اس campaign کو lead کر رہا ہوں۔ ہم نے اسے لاہور سے شروع کیا ہے اس کے بعد ہم دیگر ضلعوں میں move کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس campaign کو gear up کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: فیصل آباد میں میاں صاحب کو ساتھ لے کر جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جی، بالکل۔ انشاء اللہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! میں اگلا سوال بول چکا ہوں۔ احسن ریاض فتیانہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک تیمور مسعود صاحب کا ہے۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! سوال نمبر 1415 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ادارہ انتقال خون پنجاب گاڑیوں کی تعداد و استعمال کی تفصیلات

*1415: ملک تیمور مسعود: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ادارہ انتقال خون پنجاب لاہور کے پاس کتنی کون کون سے ماڈل کی گاڑیاں ہیں ؟

(ب) یہ گاڑیاں کن کن افسران / اہلکاران کے زیر استعمال ہیں ؟

(ج) ان گاڑیوں کے گزشتہ پانچ سال کے دوران کس کس مد میں کتنے کتنے اخراجات ہوئے، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں ؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ان گاڑیوں کو چوبیس گھنٹے ذاتی استعمال میں لایا جا رہا ہے ؟

(ہ) کیا حکومت کوئی ایسے مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے کہ سرکاری گاڑیوں کو ذاتی استعمال میں نہ لایا جا سکے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) مذکورہ ادارہ کے پاس کل آٹھ گاڑیاں ہیں۔ گاڑی کی کمپنی، ماڈل اور نمبر کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ گاڑیاں سرکاری امور کے سلسلے میں زیر استعمال ہیں اور کسی ایک افسر کے لئے متعین نہ ہیں۔

(ج) ان گاڑیوں پر گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مرمت اور پٹرول وڈیزل کی مد میں آنے والے اخراجات کی سال وار تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی، نہیں۔ یہ درست نہ ہے کہ ان گاڑیوں کو چوبیس گھنٹے ذاتی استعمال میں لایا جا رہا ہے۔

(ہ) جی ہاں! گورنمنٹ اس سلسلے میں وقتاً فوقتاً اقدامات اٹھاتی رہتی ہے۔ اس سلسلے میں حکومت پنجاب نے ایک پالیسی وضع کی ہے جس کی کاپی Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے ؟

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! جز (الف) میں یہ سوال پوچھا گیا تھا کہ ادارہ انتقال خون پنجاب لاہور کے پاس کتنی اور کون کون سے ماڈل کی گاڑیاں ہیں۔ جواب میں جو تفصیل دی گئی ہے ان میں آٹھ گاڑیاں بتائی گئی ہیں یہ ساری 80 اور 84 ماڈل کی ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہ رہا تھا کہ جو موبائل بلڈ Vans ہوتی ہیں جنہیں ایک خاص ٹمپریچر دیا جاتا ہے جو ائر کنڈیشنڈ ہوتی ہیں ان آٹھ گاڑیوں میں کوئی ایسی موبائل وین ہے جو ڈی ایچ کیو سطح پر دی گئی ہے ؟ چونکہ یہاں پر تو کوئی ذکر نہیں ہے جو یہ گاڑیاں دی گئی ہیں یہ وہاں کے اہلکاروں کی آمد و رفت کے لئے ہیں۔ لوگوں کو facilitate کرنے کے لئے موبائل Vans ہوتی ہیں کیا وہ آپ نے دی نہیں یا جواب میں mention نہیں ہے ؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کی اطلاع کے لئے بتادوں کہ DHQs میں یہ Vans موجود ہوتی ہیں ان میں یہ facility ہوتی ہے جو بلڈ بنک کے اندر موجود ہوتی ہے۔یہاں جن گاڑیوں کا حوالہ دیا گیا ہے اس وقت وہاں جو گاڑیاں موجود تھیں ہم نے ان کی مکمل تفصیل یہاں دے دی ہے۔ میں کل بیٹھا تھا تو میں نے ان کے لئے اس کا مزید break up بھی منگوایا تھا جو میں ابھی معزز ممبر کے حوالے کر دیتا ہوں یہ اسے مزید دیکھ لیں۔ جہاں تک معزز ممبر نے ان specified vehicles کی بات کی ہے بالکل وہ سہولت وہاں پر موجود ہے اور بڑی کامیابی کے ساتھ کام کر رہی ہے۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! میں نے مزید پڑھنے کے بعد ہی سوال کیا ہے کہ جو تمام تر گاڑیاں دی گئی ہیں یہ صرف اور صرف وہاں کے اہلکاروں کے استعمال کے لئے ہیں اور یہ 84 ماڈل کی گاڑیاں ہیں جن میں شاید ائرکنڈیشنڈ بھی نہیں ہیں۔ میں نے specific موبائل Vans کے بارے میں پوچھا تھا لہذا پارلیمانی سیکرٹری صاحب ان کے بارے میں بتائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کس قسم کی؟

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! موبائل Vans جن میں بلڈ بیگز ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جائے جاتے ہیں ان میں ایک خاص قسم کا temperature maintain رکھنا ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں بالکل معزز ممبر کی بات سمجھ گیا ہوں۔ جس detail کی میں نے بات کی ہے میں نے ابھی مزید fresh call منگوائی ہے وہ میرے بھائی کے پاس موجود نہیں ہوگی وہ میں انہیں دے دیتا ہوں۔

ملک تیمور مسعود: پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بتائیں کہ یہ Vans موجود ہیں یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میرے بھائی میں وہی آپ کو بتانا چاہ رہا ہوں، بلڈ بنک خون کا ذخیرہ کرتے ہیں لیکن سب سے پہلی performance fresh blood ہوتا ہے اس کے بعد جہاں کہیں shortage ہو وہاں پر بلڈ بنک کے ذریعے اور پھر آخر میں ہم نے جو Blood Transfer Authority بنا رکھی ہے اس کے ذریعے اسے پورا کیا جاتا ہے۔اللہ کے فضل سے یہ تمام facilities وہاں موجود ہیں۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب ابھی تک نہیں آیا۔ میں نے صرف اتنا پوچھا ہے کہ کیا خون سٹور کرنے والی mobile vans موجود ہیں اور اگر ہیں تو ان کی تعداد کتنی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ خون سٹور کرنے والی mobile van وہاں پر موجود ہے اور اس میں ساری سہولتیں بھی میسر ہیں۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! اگر یہ سہولت وہاں پر موجود ہے تو اس کی تفصیل مجھے بتائی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ بالکل وہاں پر یہ سہولت موجود ہے۔ میں آپ کو اس کی تفصیل دے دیتا ہوں۔ ہر ڈی ایچ کیو میں یہ سہولت موجود ہے۔ جس specific vehicle کی معزز ممبر بات کر رہے ہیں وہ اللہ کے فضل سے ہمارے پاس موجود ہے۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری مجھے یہ بتا دیں کہ ڈی ایچ کیو لاہور میں کتنی mobile vans موجود ہیں اور وہ کب سے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو تفصیل ابھی مانگی ہے اس کے لئے یہ fresh question کر دیں اور اگر یہ fresh question نہیں کرنا چاہتے تو میں اجلاس کے بعد اس کی پوری تفصیل منگوا کر انہیں دے دوں گا۔ اپنے سوال میں انہوں نے جو وضاحت مانگی تھی اس کا مکمل جواب دے دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اگر انہیں کوئی information required ہے تو وہ بھی انشاء اللہ انہیں مہیا کر دی جائے گی۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب ابھی تک نامکمل ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری آپ کو اس کی تفصیل دے دیتے ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ گاڑیاں موجود ہیں۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! اگر تفصیل موجود ہے تو پھر مجھے یہاں ایوان میں بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں نے پہلے عرض کیا ہے اور اپنی بات کو دہرا دیتا ہوں کہ جتنی گاڑیاں موجود ہیں ان کی پوری تفصیل منگوا لی گئی ہے اگر ان گاڑیوں کے job work کی تفصیل چاہئے تو وہ بھی میں ان کو منگوا کر دے دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! پارلیمانی سیکرٹری آپ کو پوری تفصیل مہیا کریں گے۔ اب اگلے سوال کو take up کرتے ہیں۔ اگلا سوال محترمہ ناہید نعیم صاحبہ کا ہے۔

محترمہ ناہید نعیم: جناب سپیکر! سوال نمبر 1438 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: ڈی ایچ کیو ہسپتال میں خواتین ڈاکٹرز اور سٹاف نرسز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1438: محترمہ ناہید نعیم: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ میں خواتین ڈاکٹرز اور سٹاف نرسز کی منظور شدہ اور موجودہ تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں سٹاف نرسز کی بہت کمی ہے، کیا ہسپتال کی انتظامیہ نے یہ کمی پوری کرنے کی کبھی کوشش یا ڈیمانڈ کی ہے؟

(ج) مذکورہ ہسپتال میں کام کرنے والی سٹاف نرسز کی سنیارٹی کا طریق کار کیا ہے؟

(د) کیا حکومت سٹاف نرسز کی کمی پوری کرنے اور ان کی سنیارٹی درست کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹرز اور خواتین ڈاکٹرز کی سیٹیں مشترکہ ہیں جن کی کل تعداد 91 ہے جن میں سے 72 سیٹیں پُر ہیں جبکہ 19 سیٹیں خالی ہیں جبکہ نرسز کی کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 176 ہے جو کہ تمام پُر شدہ ہیں اور کوئی بھی اسامی خالی نہ ہے۔

(ب) میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ نے پرنسپل، گوجرانوالہ میڈیکل کالج گوجرانوالا کو چٹھی نمبری 31۔2628 بتاریخ 2013۔03۔05 کو آئی سی یو وارڈ کے لئے 20 سٹاف نرسز کی ڈیمانڈ کی گئی ہے۔ چٹھی کی کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تمام ہسپتالوں بشمول مذکورہ ہسپتال کی تمام نرسنگ سٹاف کی سنیارٹی لسٹ کا تعین ان کی پہلی حاضری رپورٹ سے کیا جاتا ہے۔

(د) ہسپتال انتظامیہ نے بیس سٹاف نرسز کی منظوری کے لئے پرنسپل، گوجرانوالہ میڈیکل کالج، گوجرانوالہ کو بحوالہ چٹھی نمبری۔31۔2628 بتاریخ 2013۔03۔05 استدعا کی ہے چٹھی کی کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

چارج نرسز کی سنیارٹی محکمہ صحت کی ویب سائٹ www.health.punjab.gov.pk پر آویزاں ہے اور اعتراضات کی روشنی میں درستی جاری ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ ناہید نعیم: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سٹاف نرسوں کی جو اسامیاں خالی ہیں ان کو کب تک پُر کر لیا جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری اس حوالے سے پہلے کافی مرتبہ جواب دے چکے ہیں۔ چلیں، اب محترمہ کو بھی بتا دیں کہ کب تک سٹاف نرسوں کی خالی اسامیوں کو پُر کر لیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جس طرح میں نے ڈاکٹروں کے حوالے سے بتایا ہے اسی طرح ہم سٹاف نرسوں کے معاملے میں بھی پنجاب پبلک سروس کمیشن کو requisition دے رہے ہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے process کو مکمل کرنے کے بعد ہمارے پاس جو نئی کھیپ آئے گی اس کے ذریعے ہم deficiencies کو پورا کر دیں گے۔

محترمہ ناہید نعیم: جناب سپیکر! مجھے اس کا کوئی time frame دے دیں کہ کب تک سٹاف نرسوں کی خالی اسامیاں پُر کر لی جائیں گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا آپ اس بارے میں کوئی time frame دے سکتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! انشاءاللہ تعالیٰ اگلے مہینے سے یہ process شروع ہو جائے گا اور پنجاب پبلک سروس کمیشن کو جتنا وقت require ہوتا ہے اتنا ہی لگے گا۔ انشاءاللہ سال 2014 کے آخر تک ہم کہیں پر deficiency نہیں رہنے دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! وہ کہہ رہے ہیں کہ انشاءاللہ اسی سال میں یہ خالی اسامیاں پُر کر لی جائیں گی۔

محترمہ ناہید نعیم: جناب سپیکر! گوجرانوالہ ڈی ایچ کیو ہسپتال میں بیس نرسوں کی demand کی گئی ہے تو یہ کب تک پوری کر دی جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں کوئی سیاسی بات نہیں کرنا چاہتا۔ ہم نے سٹاف نرسوں کی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس کے بعد نرسوں نے دھرنا دیا اور اس میں جو جو دوست جا کر اپنا input ڈالتے رہے اس کے نتیجے میں ہماری ساری کوشش رائیگاں گئی۔ اب ہم نئے سرے سے ان تمام چیزوں کو gear up کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کا process مکمل ہونے کے بعد ہمارے پاس سٹاف نرسوں کی جو کھیپ آئے گی اس میں تمام کمی کو پورا کر دیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ سال 2014 کے آخر تک یہ تمام کمی پوری کر لی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال جناب آصف محمود کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 1460 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب آصف محمود کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: محکمہ صحت سول سیکرٹریٹ میں عرصہ دراز سے تعینات افسران واہلکاران کی تفصیلات

*1460: **جناب آصف محمود:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سول سیکرٹریٹ پنجاب لاہور میں محکمہ صحت میں کتنے سیکشن آفیسر اور ڈپٹی سیکرٹری ہیں اور وہ کون کون سے شعبوں کو ڈیل کر رہے ہیں اور کتنے کتنے عرصہ سے ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں؟

(ب) ان دفاتر کی تمام برانچز میں کتنے کتنے اسسٹنٹ اور سپرنٹنڈنٹس کب سے ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں؟

(ج) کیا حکومت پنجاب محکمہ صحت سول سیکرٹریٹ میں گریڈ ایک تا گریڈ 17 کے اہلکاران و افسران جو عرصہ تین سال سے زائد ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں، ان کو قواعد و ضوابط کے مطابق فوری ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، ایوان کو آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) سول سیکرٹریٹ پنجاب لاہور میں محکمہ صحت میں کل 9 ڈپٹی سیکرٹریز اور 23 سیکشن آفیسرز کام کر رہے ہیں تفصیل ذیل میں درج ہے۔

جناب انور غفور، ڈپٹی سیکرٹری، سیکرٹری صحت کے ساتھ بطور پرسنل سٹاف آفیسر تعینات ہیں۔

ڈاکٹر شعیب انور ڈپٹی سیکرٹری (جنرل)، جناب عدنان ظفر (ڈپٹی سیکرٹری Estt-I)، محترمہ سیدہ ملائکہ، ڈپٹی سیکرٹری (Estt-II)، راجہ منصور انور ڈپٹی سیکرٹری ایڈمن تعینات ہیں یہ ڈپٹی سیکرٹریز اور ان کے ماتحت سیکشن پروفیسرز، ڈاکٹرز، سپیشلسٹ ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز، نرسز اور دیگر پیرا میڈیکل اور دیگر کے متعلقہ انتظامی امور ڈیل کرتے ہیں۔

جناب محمد عارف ڈپٹی سیکرٹری بجٹ اینڈ اکاؤنٹس بجٹ جبکہ جناب حافظ انیس الرحمٰن ڈپٹی سیکرٹری پرچیز طبی مشنری اور ادویات سے متعلقہ امور سرانجام دیتے ہیں۔

ڈاکٹر ناصر محمود شاکر، ڈپٹی سیکرٹری (میڈیکل ایجوکیشن)، میڈیکل کی تعلیم سے متعلقہ امور جبکہ ڈاکٹر محسن سرور (ڈپٹی سیکرٹری ٹیکنیکل)، محکمہ صحت سے متعلقہ ٹیکنیکل امور سرانجام دیتے ہیں۔

مذکورہ بالا ڈپٹی سیکرٹریز کے ماتحت چلنے والے sections اور ان میں تعینات سیکشن آفیسرز کے عرصہ تعیناتی کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ صحت میں 2 سپرنٹنڈنٹس اور 23 اسسٹنٹس کام کر رہے ہیں۔ ان کے نام، سیکشن مع عرصہ تعیناتی کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ صحت سول سیکرٹریٹ لاہور میں تعینات سٹاف S&GAD کی strength پر ہے اور محکمہ صحت سے باہر دیگر کسی بھی محکمہ میں ان کی ٹرانسفر پوسٹنگ S&GAD ہی سے ہوتی ہے۔ تاہم کسی بھی شکایت کی صورت میں محکمہ صحت متعلقہ ملازم کو S&GAD surrender کر دیتا ہے۔ محکمہ صحت کے اندر مختلف دفاتر میں ان کی ٹرانسفر پوسٹنگ وقتاً فوقتاً ہوتی رہتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس وقت پنجاب کے اندر بتیس کے قریب سرکاری اور پرائیویٹ میڈیکل کالج کام کر رہے ہیں۔ مختلف cadres کے اندر بڑی تعداد میں ڈاکٹرز وقتاً فوقتاً بھرتی ہوتے

رہتے ہیں اور اسی طرح مختلف نوعیت کے دوسرے کاموں کے حوالے سے بھی یہاں سول سیکرٹریٹ محکمہ صحت میں لوگ آتے رہتے ہیں۔ اگر کوئی چیز کسی میڈیکل کالج کے پرنسپل کی طرف سے محکمہ صحت کی طرف آتی ہے، کسی ڈاکٹر کا کوئی individual case ہوتا ہے، اس کی کوئی query ہوتی ہے یا اس کا کوئی مسئلہ ہوتا ہے تو وہ یہاں سیکرٹریٹ میں بھیج دیتے ہیں اور یہاں آکر وہ dump ہو جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میرے پاس نیچے سے معزز ممبران کی چٹیں آتی ہیں کہ ہم محنت کر کے سوالات دیتے ہیں لیکن وقت ضائع ہونے کی وجہ سے ہمارے سوال take up نہیں ہوتے اس لئے آپ سیدھا اپنے ضمنی سوال پر آجائیں اور مختصر بات کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہی direction آپ ادھر بھی دے دیں تاکہ وہ تقریر نہ کریں بلکہ مختصر جواب دیں۔ سیکرٹریٹ میں محکمہ صحت کا سٹاف موجود ہے۔ میں جب بھی لاہور آتا ہوں تو مجھے تقریباً روزانہ سیکرٹریٹ جانا پڑتا ہے۔ سیکشن آفیسرز کی میزوں کے اُوپر فائلوں کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے files delay ہوتی ہیں۔ میں خود بہاولپور سے آتا ہوں اور وہاں سے مختلف ڈاکٹروں کی اپنے cases کے حوالے سے کھیپ آئی ہوتی ہے۔ وہ سیکرٹریٹ میں نائب قاصد کی طرح پھر رہے ہوتے ہیں۔ میں خود بھی محکمہ صحت میں جاتا ہوں تو وہ مجھے پوچھتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب! آپ روزانہ یہاں آتے ہیں؟ میں نے کہا کہ میں یہاں نائب قاصد لگ گیا ہوں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ چیزیں dump ہو جاتی ہیں اور movement کم ہوتی ہے۔ میں نے خواجہ عمران نذیر صاحب سے بھی یہ درخواست کی ہے کہ ایسی exercise کریں کہ جس سے محکمہ صحت میں لوگوں کے کام اتنے delay نہ ہوں اور اگر یہاں سٹاف کم ہے تو اس میں اضافہ کیا جائے۔ میں ان سے یہ ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ اس قسم کا کوئی بندوبست کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تاکہ جو cases آرہے ہیں ان کی disposal جلد ہو سکے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میرے بھائی نے بہت اچھی تجویز دی ہے اور اس پر میں ان کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔ ڈاکٹر صاحب جو کچھ فرما رہے ہیں ہماری سوچ بھی بالکل یہی ہے۔ سیکرٹریٹ میں محکمہ صحت پر work load بہت زیادہ ہے جس کی وجہ سے definitely کام متاثر ہوتا ہے اور بعض اوقات غیر ضروری delay بھی ہو جاتی ہے۔ اب ہم ڈائریکٹر جنرل کے معاملات کو وہیں تک restrict کرنا چاہتے ہیں اور جو اس سے اُوپر کے معاملات ہوں گے وہی سول سیکرٹریٹ میں جائیں گے۔ ڈاکٹروں کے issues کے حوالے سے یہ عرض کروں گا کہ اب ان

کو ہم یہ سہولت مہیا کرنے جا رہے ہیں کہ وہ email کے ذریعے محکمہ صحت سے رابطہ کر سکیں گے اور issue resolve کرنے کے بعد انہیں email کے ذریعے ہی جواب مل جایا کرے گا۔ میں ڈاکٹر سید وسیم اختر کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک اچھی تجویز دی ہے اور حکومت پنجاب کا محکمہ صحت already اس تجویز پر کام کر رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مستقبل قریب میں نچلی سطح کے معاملات ڈائریکٹر جنرل کے آفس تک محدود رہیں گے۔ اس وقت موجودہ صورتحال یہی ہے کہ تمام معاملات سول سیکرٹریٹ جاتے ہیں۔ اب ہم محکمہ صحت کے کام کو تقسیم کر رہے ہیں جس سے اچھا خاصا فرق پڑے گا، محکمہ کی efficiency بہتر ہوگی اور معاملات جلد resolve ہو جایا کریں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بظاہر تو انہوں نے میڈیکل کالجوں کے ساتھ attach ہسپتالوں کو autonomy دی ہوئی ہے لیکن صورتحال اس کے برعکس ہے۔ مثال کے طور پر اگر بہاولپور سے کسی پروفیسر، اسسٹنٹ پروفیسر یا میڈیکل آفیسر نے عمرے کے لئے جانا ہے تو اسے این او سی محکمہ صحت سول سیکرٹریٹ لاہور سے جاری ہوگا۔ سارا محکمہ مصروف ہوتا ہے اور ہم دیکھتے رہتے ہیں کہ سیکرٹری صاحب بھی دن رات کام میں لگے ہوتے ہیں تو یہ کس طرح کی انہوں نے autonomy دی ہوئی ہے؟ آپ کم از کم اس طرح کے چھوٹے چھوٹے معاملات کے حوالے سے میڈیکل کالجوں کے پرنسپل اور ایم ایس صاحبان کو allow کریں کہ وہ ان کا فیصلہ کر سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب کی اس تجویز کو نوٹ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحبان کو eighty-nine days کی رخصت متعلقہ ہسپتالوں یا مقامی سطح پر مل جاتی ہے لیکن ex-Pakistan leave نو دن تک کی ہو تو اس کی منظوری محکمہ صحت دیتا ہے اور اگر اس سے زیادہ دنوں کی ہو تو اس کی سمری جاتی ہے اور وزیر اعلیٰ صاحب سے اس کی منظوری حاصل کی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: ہسپتالوں میں مفت ادویات کی فراہمی کے لئے مختص شدہ فنڈز و دیگر تفصیلات

*868: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 13-2012 کے دوران سروسز ہسپتال لاہور، میو ہسپتال لاہور، لاہور جنرل ہسپتال اور چلڈرن ہسپتال لاہور میں مریضوں کے لئے مفت ادویات کی فراہمی کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے؟

(ب) کیا سال 13-2012 کے دوران خرید کردہ تمام ادویات مریضوں کو فراہم کر دی گئیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا ہسپتالوں میں صرف ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ میں آنے والے مریضوں کو ہی مفت ادویات فراہم کی گئیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال 13-2012 کے دوران مریضوں کو مفت ادویات کی فراہمی کے لئے سروسز ہسپتال کے لئے مبلغ۔/510,215,000 روپے کے فنڈز مختص کئے۔

(ب) مالی سال 13-2012 کے دوران خرید کردہ ادویات مریضوں کو فراہم کی جا رہی ہیں۔

(ج) ہسپتال ہذا میں گورنمنٹ کی پالیسی کے تحت ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ میں آنے والے تمام مریضوں کو مفت ادویات اور دیگر سہولیات مفت فراہم کی جا رہی ہیں۔ ہسپتال ہذا میں داخل تمام مریضوں کو ہسپتال میں موجود تمام سہولیات اور ادویات بھی مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ اسی طرح آؤٹ ڈور مریضوں کو بھی ہسپتال میں موجود ادویات اور طبی سہولیات مفت فراہم کی جاتی ہیں اور مستحق مریضوں کو بھی ادویات لوکل پرچیز کر کے بھی دی جاتی ہیں۔

میو ہسپتال لاہور

(i) سال 13-2012 کے دوران میو ہسپتال لاہور میں مبلغ اٹھاون کروڑ پچاس لاکھ روپے کے فنڈز مریضوں کو مفت ادویات کی فراہمی کے لئے مختص کئے گئے۔

(ii) جی ہاں! مالی سال 13-2012 کے دوران خرید کردہ تمام ادویات مریضوں کو فراہم کر دی گئیں۔

(iii) میو ہسپتال میں نہ صرف ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ بلکہ تمام وہ مریض جو ہسپتال میں زیر علاج تھے ان کو تمام ادویات مفت فراہم کی گئیں۔

لاہور جنرل ہسپتال لاہور

(i) لاہور جنرل ہسپتال میں مالی سال 13-2012 کے لئے (304.743) ملین غریب مریضوں کی ادویات اور سرجری کے سامان کے لئے مختص کئے گئے تھے۔

(ii) ہذا ہسپتال میں مالی سال 13-2012 میں نوے فیصد ادویات اور سرجری کا سامان مریضوں پر استعمال ہو چکا ہے۔

(iii) یہ درست ہے کہ ایمرجنسی میں 100 فیصد مریضوں کا مفت علاج کیا جاتا ہے جبکہ شعبہ بیرونی OPD اور اندرونی (In-door) مریضان میں زیادہ سے زیادہ دوائیاں ہسپتال سے مہیا کی جاتی ہیں کبھی کبھار کوئی دوائی اگر ہسپتال میں نہ ہو تو مستحق مریضوں کے لئے Baitulmal, Zakat ABM Local Purchase سے انتظام کیا جاتا ہے۔

چلڈرن ہسپتال وانسٹیٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ، لاہور

(i) سال 13-2012 کے دوران چلڈرن ہسپتال لاہور میں مریضوں کے لئے مفت ادویات کی فراہمی کے لئے۔/23,800,000 روپے کے فنڈز مختص کئے گئے۔

(ii) سال 13-2012 کے دوران خرید کردہ تمام ادویات مریضوں کو فراہم کر دی گئی ہیں۔

(iii) چلڈرن ہسپتال لاہور میں نہ صرف ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ میں ادویات مفت فراہم کی جارہی ہیں بلکہ ان ڈور مریضوں کو بھی مفت ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔

لاہور: ایم آر آئی کی خراب مشینوں کو درست کروانے کا معاملہ

*869: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کے کن کن ہسپتالوں میں ایم آر آئی کی مشینیں ہیں؟

(ب) کیا تمام مشینیں کام کر رہی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ مشینوں کو مخصوص مفادات کے حصول کے باعث ناکارہ بنا کر رکھا گیا ہے؟

(د) کیا حکومت ان مشینوں کو فوری ٹھیک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور سر گنگارام ہسپتال، چلڈرن ہسپتال، جناح ہسپتال اور لاہور جنرل ہسپتال لاہور میں ایم آر آئی مشین موجود ہیں۔

(ب) ماسوائے چلڈرن ہسپتال لاہور کے باقی تمام ہسپتالوں میں ایم آر آئی مشینیں کام کر رہی ہیں۔ چلڈرن ہسپتال لاہور کی ایم آر آئی مشین نے مورخہ 1999-5-25 سے لے کر جون 2011 تک کام کیا ہے، چونکہ یہ مشین مرمت طلب تھی اس لئے بند ہے۔

(ج) صرف چلڈرن ہسپتال لاہور کی ایم آر آئی مشین مورخہ 1999-2-25 کو فلپس کمپنی سے خریدی گئی تھی۔ یہ مشین جون 2011 تک کام کرتی رہی، گاہے بگاہے اس کی مرمت کا عمل بھی ہوتا رہا۔ اس دوران کل 40862 مریضوں کے ایم آر آئی ٹیسٹ کئے گئے۔

اس مشین کی کارکردگی سے چلڈرن ہسپتال کے علاوہ پنجاب بھر سے ریفرڈ کئے گئے مریضوں کے بھی ایم آر آئی ٹیسٹ کئے گئے۔ مستحق مریضوں کے لئے 24928 مفت ایم آر آئی ٹیسٹ کئے گئے جبکہ 15934 on payment مریضوں کے ایم آر آئی ٹیسٹ کئے گئے۔

(د) چونکہ چلڈرن ہسپتال میں نصب ایم آر آئی مشین نے اپنی میعاد پوری کر لی ہے اور فلپس کمپنی نے دس سال کے عرصہ کے بعد اس کے پرزہ جات بنانا بند کر دیئے ہیں۔ اس وجہ سے اس کی مرمت ممکن نہ ہے جبکہ گورنمنٹ نے نئی مشین کی خریداری کا عمل مکمل کر لیا ہے اور یہ مشین جلد چلڈرن ہسپتال لاہور میں کام شروع کر دے گی جبکہ دیگر ہسپتالوں کی ایم آر آئی مشینیں ٹھیک کام کر رہی ہیں۔

فیصل آباد: پی پی۔58 میں بی ایچ یوز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1403: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔58 فیصل آباد کے کس کس موضع / گاؤں / قصبہ میں بی ایچ یو کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان بی ایچ یوز کی missing facilities کون کون سی ہیں؟

(ج) کس کس یونٹ میں ڈاکٹر اور پیرا میڈیکل سٹاف کی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(د) حکومت ان یونٹس کی missing facilities پوری کرنے اور ڈاکٹرز / پیرا میڈیکل سٹاف فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حلقہ پی پی۔58 فیصل آباد میں کل بارہ بنیادی مراکز صحت ہیں۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان مراکز صحت میں سے آٹھ مراکز کی چار دیواری قابل مرمت ہے۔ تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم مراکز صحت صحیح طور پر چل رہے ہیں اور تمام قسم کا ضروری سامان دستیاب ہے۔

(ج) کسی بھی یونٹ پر ڈاکٹر اور پیرامیڈیکل سٹاف کی اسامی خالی نہ ہے۔

(د) مراکز صحت کی چار دیواری کی مرمت کے لئے ضلعی حکومت کوشاں ہے اور فنڈز کی دستیابی پر چار دیواری کی مرمت کروا دی جائے گی۔

لاہور: ادارہ انتقال خون پنجاب میں کام کرنے والے ڈاکٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1409: جناب ظہیر الدین خان علیزئی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ادارہ انتقال خون پنجاب کے ہیڈ آفس لاہور میں کتنے ڈاکٹرز کب سے ڈیوٹی کر رہے ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے ڈاکٹرز ایسے ہیں جو عرصہ پانچ سال سے زائد عرصہ سے ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں؟

(ج) کیا قواعد و ضوابط کے مطابق کوئی ملازم ایک جگہ پر تین سال سے زائد تعینات نہیں رہ سکتا، اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا ڈاکٹرز جو عرصہ تین سال سے ہیڈ آفس میں تعینات ہیں ان کو فوری ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ادارہ انتقالِ خون پنجاب کے ہیڈ آفس لاہور میں چھ ڈاکٹرز ڈیوٹی سر انجام دے رہے ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

ڈاکٹر ظفر اقبال 2011-04-6 سے بطور ایڈیشنل ڈائریکٹر کام کر رہا ہے

ڈاکٹر محمد اطہر 2010-10-2 سے بطور اسسٹنٹ ڈائریکٹر کام کر رہا ہے

ڈاکٹر عبدالماجد 2007-2-27 سے بطور لیکچرار ڈیمانسٹریٹر کام کر رہا ہے

ڈاکٹر عارف تبسم 2007-2-25 سے بطور لیکچرار کام کر رہا ہے

ڈاکٹر گلنار اختر 2010-09-28 سے بطور لیکچرار ڈیمانسٹریٹر کام کر رہا ہے

ڈاکٹر مسرت داد 2007-11-6 سے بطور بلڈ ٹرانسفیوژن آفیسر کام کر رہا ہے

(ب) مندرجہ ذیل تین ڈاکٹرز عرصہ پانچ سال سے ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں

ڈاکٹر عبدالماجد 2007-2-27 سے بطور لیکچرار ڈیمانسٹریٹر کام کر رہا ہے

ڈاکٹر عارف تبسم 2007-2-25 سے بطور لیکچرار کام کر رہا ہے

ڈاکٹر مسرت داد 2007-11-6 سے بطور بلڈ ٹرانسفیوژن آفیسر کام کر رہا ہے

(ج) مذکورہ بالا ملازمین بہتر کارکردگی کی بناء پر تعینات ہیں، کسی شکایت یا غیر تسلی بخش کارکردگی کی بناء پر محکمہ صحت حکومت پنجاب ان کو ٹرانسفر کر دے گا۔

لاہور: محکمہ صحت سول سیکرٹریٹ میں عرصہ دس سال سے کام کرنے والے افسران واہلکاران کی تفصیلات

*1466: **جناب ظہیر الدین خان علیزئی**: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ صحت سول سیکرٹریٹ پنجاب لاہور میں گریڈ 1 تا 18 کے کتنے افسران واہلکارن ایسے ہیں جو عرصہ 10 سال سے اسی دفتر میں کام کر رہے ہیں کیا یہ قواعد وضوابط کی خلاف ورزی نہ ہے؟

(ب) کیا کوئی ملازم ایک جگہ پر گورنمنٹ رولز کے مطابق تین سال سے زائد رہ سکتا ہے اگر نہیں تو کیا مصلحت ہے کہ جو ملازم 10 سال سے ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں ان کو ٹرانسفر نہیں کیا جا رہا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ دس دس سال ایک ہی جگہ پر تعینات رہنے والے ملازمین نے اجارہ داری قائم کر رکھی ہے اور عوام کے جائز کاموں کو بھی نہیں کرتے اور کئی کئی دن بلکہ کئی کئی ماہ تک دفتروں کے چکر لگواتے رہتے ہیں؟

(د) اگر مذکورہ بالا حقائق درست ہیں تو کیا موجودہ سیکرٹری صحت مذکورہ بالا ملازمین کو فوری طور پر یہاں سے ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ صحت سول سیکرٹریٹ لاہور میں گریڈ 1 تا گریڈ 18 کا کوئی بھی آفیسر یا اہلکار عرصہ دس سال سے ایک ہی سیکشن / جگہ پر تعینات نہ ہے۔ تاہم ان ملازمین / افسران کی محکمہ صحت سے باہر کسی بھی محکمہ میں پوسٹنگ محکمہ صحت کے نہیں بلکہ S&GAD کے اختیار میں ہے اوراس ضمن میں مزید عرض ہے کہ 2008 میں چیف سیکرٹری پنجاب کے آرڈرز پر تمام محکموں میں عرصہ دس سال یا اس سے زائد عرصہ سے ایک ہی محکمہ میں تعینات تمام ملازمین کو S&GAD نے دیگر محکموں میں ٹرانسفر کر دیا تھا۔ تاہم اس وقت ایسے ملازمین جن کو محکمہ صحت میں S&GAD کی طرف سے تعینات ہوئے 10 سال یا اس سے زائد کا عرصہ ہو چکا ہے ان کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ کوئی بھی آفیسر عرصہ تین سال سے زائد کسی بھی انتظامی پوسٹ پر تعینات نہیں رہ سکتا۔ اگر مجاز اتھارٹی اس کے کام اور کارکردگی سے مطمئن ہے۔ رولز کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ محکمہ صحت پنجاب سول سیکرٹریٹ لاہور میں کوئی بھی آفیسر اور اہلکار عرصہ دس سال سے ایک جگہ / سیکشن میں تعینات نہ ہے اور نہ ہی اجارہ داری قائم کر رکھی ہے بلکہ ان کی محکمہ صحت کے اندر مختلف دفاتر میں وقتاً فوقتاً ٹرانسفر ہوتی رہتی ہے۔

(د) جیسا کہ جز (ج) میں درج ہے کہ محکمہ صحت میں کوئی بھی ملازم عرصہ دس سال سے ایک ہی جگہ پر تعینات نہ ہے اور نہ کسی ملازم یا آفیسر نے اپنی اجارہ داری قائم کر رکھی ہے۔ تاہم سیکرٹری صحت ناقص کارکردگی دکھانے والے ملازمین / آفیسران یا جن کے خلاف کسی بھی قسم کی کوئی شکایت ہو کو فوری طور پر ایس اینڈ جی اے ڈی بھیج دیتے ہیں۔ تاہم محکمہ صحت سے باہر ان کی ٹرانسفر / پوسٹنگ سیکرٹری صحت کے دائرہ اختیار میں نہ ہے۔

ضلع اوکاڑہ: چک فیض آباد کے مرکز صحت کے مسائل کی تفصیلات

*1480: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں بنیادی مرکز صحت میں کوئی ایم بی بی ایس ڈاکٹر عرصہ پانچ سال سے تعینات نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کے رہائشی کوارٹرز کی نہایت ہی خستہ حالت ہے کوئی بھی کوارٹر رہائش کے قابل نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں ملازمین کی رہائش نہ ہونے کی وجہ سے ہسپتال کی کافی چیزیں مثلاً درخت، گاڈر، دروازے، اینٹیں وغیرہ چوری ہو چکے ہیں؟

(د) مذکورہ ہسپتال میں سال 2008 تا جون 2013 تک کتنے مریض علاج کے لئے آئے اور ان کو کون کون سی ادویات دی گئیں۔ علاج کرنے والا کون تھا نام، عہدہ کیا ہے نیز مریضوں سے پرچی کی مد میں کتنی رقم وصول کی گئی اور مذکورہ بالا عرصہ میں ہسپتال میں کتنی رقم کی ادویات مہیا کی گئیں؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک مذکورہ ہسپتال میں ایم بی بی ایس ڈاکٹر تعینات کرنے، رہائش کے کوارٹرز نئے بنانے اور مرمت کرنے اور چوری کیا گیا سامان واپس دلوانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈاکٹر توقیر احمد، میڈیکل آفیسر بنیادی مرکز صحت چک فیض آباد میں تعینات رہے ہیں اور مورخہ 09-9-28 سے PG(FCPS) ٹریننگ کے لئے گئے۔

(ب) جی نہیں! یہ درست نہ ہے بلکہ دو عدد کوارٹرز رہائش کے قابل ہیں اور وہاں پر سٹاف رہائش پذیر ہے تاہم میڈیکل آفیسر کی رہائش اور چار کوارٹرز کی مرمت درکار ہے جس کے لئے ڈی او (بلڈنگ) کو درخواست کی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے بلکہ چوکیدار مذکورہ طبی سنٹر میں رہائش پذیر ہے اور اس سنٹر سے دروازے وغیرہ چوری ہوئے تھے جن کی بابت پولیس سٹیشن بصیر پور میں FIR No.156/12 بتاریخ 12-03-04 درج کروائی گئی۔ ایف آئی آر کی کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) متذکرہ بالا بی ایچ یو میں 2008 تا جون 2013 تک 37649 مریض چیک کئے گئے۔ اور ان کو مطلوبہ ادویات جو کہ ایک بی ایچ یو سطح کے طبی سنٹر پر حکومت کی پالیسی کے مطابق ہوتی ہیں، فراہم کی گئی اور پرچی فیس کی مد میں۔ /37649 روپے حکومت کے خزانے میں جمع کروائے گئے اور سالانہ تقریباً ایک لاکھ 72 ہزار 916 روپے کی ادویات مریضوں کو فراہم کی گئیں۔

مریضوں کو طبی سہولیات اور میڈیسن ڈسپنسر مہیا کر رہا ہے۔

(ہ) جی ہاں! حکومت بی ایچ یو فیض آباد کے کوارٹرز مرمت کروانے اور وہاں پر ایم بی بی ایس ڈاکٹر تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ضلعی حکومت کی طرف سے فنڈز مہیا ہوتے ہی کوارٹرز مرمت کر دیئے جائیں گے اور PG(FCPS) ٹریننگ مکمل کرنے کے بعد ڈاکٹر توقیر احمد، میڈیکل آفیسر اپنی ڈیوٹی بنیادی مرکز صحت چک فیض آباد میں ہی کرے گا۔

انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ لاہور میں بھرتی کی تفصیلات

*1504: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری 2012 سے آج تک انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ لاہور میں پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر اور سینئر رجسٹرار کی کتنی پوسٹوں پر بھرتی کی گئی؟

(ب) بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل، پتاجات اور تجربہ کی تفصیل بیان کریں؟

(ج) اگر بھرتی میرٹ پر ہوئی تو میرٹ لسٹ بنانے والے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(د) کیا حکومت غیر قانونی بھرتی کی تحقیقات کروانے اور حقدار افراد کو بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ لاہور میں یکم جنوری 2012 سے آج تک صرف ایک پروفیسر اور تین ایسوسی ایٹ پروفیسر کی تقرری کی گئی سینئر رجسٹرار کی پوسٹ ادارہ ہذا میں نہیں ہے۔

(ب) بھرتی ہونے والے افراد کے نام عہدہ گریڈ تعلیمی قابلیت ڈومیسائل ،پتاجات اور تجربہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ	تعلیمی قابلیت	ڈومیسائل	تدریسی تجربہ	پتاجات
1	پروفیسر ڈاکٹر روبینہ سرمد	پروفیسر	20	ایم بی بی ایس، FCPS	لاہور	15 سال تقریباً	ہاؤس نمبر 201 فیز Q-II ڈی ایچ اے
2	ڈاکٹر سیما امداد	ایسوسی ایٹ پروفیسر	19	ایم بی بی ایس، ایم فل (com.med)	لاہور	22 سال تقریباً	M-194 گلبرگ III لاہور
3	ڈاکٹر محمد ہمایوں	ایسوسی ایٹ پروفیسر	19	ایم بی بی ایس، ایم فل مائیکروبیالوجی	لاہور	19 سال تقریباً	N-100 مرغزار کالونی ملتان روڈ لاہور
4	ڈاکٹر انجم زبیر بھٹہ	ایسوسی ایٹ پروفیسر	19	ایم بی بی ایس، ایم فل مائیکروبیالوجی	ملتان	25 سال تقریباً	J-245 ویلنیشیا ٹاؤن لاہور

(ج) سیریل نمبر 1 پہلے ہی ادارہ ہذا میں بطور ایسوسی ایٹ پروفیسر کام کر رہی ہیں اور انہیں (Acting charge basis) پر تعینات کیا ہے۔ سیریل نمبر 2 بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن تقرری ہوئی ہے۔ سیریل نمبر 3-4 پہلے ہی بطور اسسٹنٹ پروفیسر کام کر

رہے تھے اور مطلوبہ تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی بنیاد پر ایسوسی ایٹ پروفیسر کی سیٹ پر (Current charge basis) پر محکمہ صحت نے تقرری کی ہے۔

(د) تمام تقرری حکومت کی واضع کردہ پالیسی کے مطابق محکمہ صحت نے کی ہے اور اس میں کسی فرد کی حق تلفی نہیں کی گئی۔

لاہور: پنجاب ڈینٹل ہسپتال کا قیام ودیگر تفصیلات

*1526: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ڈینٹل ہسپتال کب قائم کیا گیا؟

(ب) کتنے رقبہ پر مشتمل ہے؟

(ج) اس کی عمارت کتنے بلاکوں پر مشتمل ہے اور اس میں کتنے بیڈز ہیں؟

(د) اس ہسپتال میں گریڈ 19 اور اوپر کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں اور کتنی پُر اور کتنی کب سے خالی ہیں؟

(ہ) خالی اسامیاں کب پُر کر دی جائیں گی؟

(و) اس ہسپتال کے سال 10-2009 کے سالانہ اخراجات وآمدن بتائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ ہسپتال 1930 میں قائم کیا گیا۔

(ب) اس ہسپتال کا کل رقبہ آٹھ کنال ہے۔

(ج) اس کی عمارت تین بلاکوں پر مشتمل ہے۔ پُرانا بلاک 30-1929 میں تعمیر ہوا اور نیا بلاک 1970 میں مکمل ہوا۔ ہسپتال کا ایڈمن بلاک 91-1990 میں بنا۔ اس ہسپتال کا اوور سرجری ڈیپارٹمنٹ نواز شریف ہسپتال یکی گیٹ میں ہے اس میں 10 بیڈز مردوں کے لئے اور آٹھ بیڈز عورتوں کے لئے ہیں۔

(د) مذکورہ ہسپتال میں گریڈ 19 کی چھ اسامیاں منظور شدہ ہیں جن میں سے پانچ اسامیاں پُر جبکہ ایک اسامی ایڈیشنل پرنسپل ڈینٹل سرجن کی خالی ہے جو کہ 11-03-18 سے خالی ہے۔ مذکورہ اسامی بذریعہ ترقی پُر کی جائے گی جبکہ گریڈ 20 کی ایک اسامی منظور ہے جو کہ پُر ہے۔

(ہ) گریڈ19 کی صرف ایک اسامی خالی ہے جبکہ باقی تمام اسامیوں پُر ہیں۔ یہ اسامی گریڈ18 سے بذریعہ ترقی گریڈ19 پُر کی جائے گی۔

(و) مذکورہ ہسپتال کی سال10۔2009 کی آمدنی22 لاکھ61 ہزار8 سو7 روپے جبکہ اخراجات 8 کروڑ11 لاکھ85 ہزار روپے ہیں۔

ضلع گجرات: سول ہسپتال ڈنگہ کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*1539: میاں طارق محمود: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سول ہسپتال ڈنگہ شہر ضلع گجرات کی بوسیدہ بلڈنگ کو گرا کر نئے سرے سے ہسپتال کی تعمیر کا کام شروع ہے جو سال 12-2011 میں شروع ہوا؟

(ب) یہ کام کتنے عرصہ میں مکمل ہونا تھا، بروقت مکمل نہ ہونے کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) حکومت اس ہسپتال کی تعمیر کے کام کو کب تک شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کی تعمیر شروع کرنے کے لئے مورخہ 13-07-2013 کو ضلعی حکومت نے سیکرٹری پلاننگ کو خط لکھا ہے جس میں بقایا رقم کا مطالبہ کیا گیا ہے اگر ایسا ہے تو کب تک فنڈز فراہم کر دیئے جائیں گے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سول ڈسپنسری ڈنگہ کو اپ گریڈ کر کے 30 بستروں کا سول ہسپتال بنائے جانے کی ترقیاتی سکیم ڈسٹرکٹ کو آرڈینیشن آفیسر گجرات کی چٹھی نمبری DDC/GRT/2010 بتاریخ 11۔01۔24 کے تحت مندرجہ ذیل مدوں کے ساتھ ٹوٹل 49.500 ملین روپے کے ساتھ منظور ہوئی۔ بلڈنگ کی تعمیر کے لئے 29.500 ملین روپے اور فراہم مشینری و آلات 20.000 ملین روپے

(ب) کام ایک سال میں مکمل ہونا تھا لیکن فنڈز کی کمی کی وجہ سے بروقت مکمل نہ ہو سکا۔

(ج) بلڈنگ کی تعمیر کا کام ضلعی محکمہ بلڈنگ نے مورخہ 11۔06۔16 کو شروع کیا جو کہ تاحال جاری ہے۔ اس سکیم کے تمام فنڈز 12۔2011 میں الاٹ کر دیئے گئے ہیں جس پر بلڈنگ کی تعمیر کا کام بہت تیزی سے ہوا لیکن ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس ترقیاتی فنڈز میں کمی کی وجہ

سے تعمیر کا کام رُک گیا تھا۔ اب 14-2013 میں فنڈز جاری ہو چکے ہیں اور کام کو دوبارہ شروع کیا جا رہا ہے۔

(د) فنڈز فراہم کر دیئے گئے ہیں۔ اس سکیم پر بلڈنگ کی تعمیر کے لئے ابھی تک 22.238 ملین فنڈز خرچ ہو چکے ہیں۔ فنڈز کے جاری ہونے پر مشینری و آلات کی خریداری کے لئے ٹینڈر کر دیئے گئے ہیں اور اس سلسلے میں ٹیکنیکل سکروٹنی جاری ہے۔ بلڈنگ کا کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ اسی مالی سال میں مشینری کی خریداری کا کام انشاء اللہ مکمل کر لیا جائے گا۔

ضلع اوکاڑہ: حویلی لکھا میں غیر رجسٹرڈ پرائیویٹ لیبارٹریاں و دیگر تفصیلات

*1562: جناب جاوید اختر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ میں طبی ٹیسٹوں کے لئے متعدد پرائیویٹ لیبارٹریاں کام کر رہی ہیں ان کی تعداد کتنی ہے ان کے قیام کے لئے جس اتھارٹی نے اجازت دی اس کا نام، عہدہ اور گریڈ سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) ان لیبارٹریوں کو کام کرنے کی اجازت دینے کے لئے کیا criteria اختیار کیا جاتا ہے آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کے criteria کے مطابق کوئی بھی لیبارٹری حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ میں کام نہیں کر رہی ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ شہر میں جو لیبارٹری بغیر اجازت بغیر کسی criteria کے کام کر رہی ہیں ان کے خلاف آپریشن / کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ میں پرائیویٹ لیبارٹریوں کی تعداد 12 ہے۔ ماضی میں کسی بھی قانون کی غیر موجودگی کی وجہ سے لیبارٹریاں بغیر کسی کی بھی اجازت کی قائم کی جا سکتی تھیں تاہم اب حکومت پنجاب نے اس کے تدارک کے لئے ہیلتھ کیئر کمیشن قائم کر دیا ہے۔

(ب) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے لیبارٹریوں کو regulate کرنے کے لئے ریگولرائزیشن کا عمل شروع کر دیا ہے اور Minimum Service Delivery Standard جاری کئے ہیں ان پر مرحلہ وار عمل کیا جارہا ہے۔

(ج) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن Minimum Service Delivery Standards پر مرحلہ وار عمل کروا رہا ہے۔

(د) حکومت پنجاب نے طبی لیبارٹریوں اور دوسرے معاملات کو ریگولیٹ کرنے کے لئے پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن قائم کیا ہے جو کہ ایک خود مختار ادارہ ہے۔ غیر قانونی لیبارٹریوں کے قلع قمع کے لئے کمیشن نے رجسٹریشن کا نیا مربوط نظام بھی وضع کیا ہے جس پر مرحلہ وار عمل جاری ہے۔ مزید برآں کمیشن نے Minimum Service Delivery Standards بھی جاری کئے ہیں جن پر بھی مرحلہ وار عملدرآمد جاری ہے۔

فیصل آباد: ہسپتالوں سے جاری کئے گئے ایم ایل سی کی تفصیلات

*1569: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-58 فیصل آباد کے ہسپتالوں اور آر ایچ سی سے 20- مئی 2013 کے بعد جن افراد کو ایم ایل سی جاری کئے گئے ان کے نام، پتاجات بتائیں؟

(ب) مذکورہ ایم ایل سی جاری کرنے پر کس کس کا پرچہ درج ہوا اور کس کس ایم ایل سی کو کس کس جگہ عدالت میں چیلنج کیا گیا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی-58 فیصل آباد میں دو RHCs ماموں کانجن اور کنجوانی ہیں، آر ایچ سی ماموں کانجن سے 20- مئی 2013 سے 28- ستمبر 2013 تک 212 ایم ایل سی جاری کئے گئے جبکہ اسی عرصہ کے دوران RHC کنجوانی سے 120 ایم ایل سی جاری کئے گئے۔

دونوں آر ایچ سیز سے جاری کئے گئے ایم ایل سیز کی تفصیل مع نام و پتاجات Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ ایم ایل سیز پر پرچہ ہوا یا نہ ہوا یہ متعلقہ نہ ہے تاہم RHC ماموں کانجن سے جاری ہونے والے 212 ایم ایل سی میں سے کوئی بھی ڈسٹرکٹ سٹینڈنگ میڈیکل بورڈ میں چیلنج نہ

ہوا جبکہ آر ایچ سی کنجوانی سے جاری ہونے والے 120 میڈیکل بورڈز سے ایم ایل سی نمبر 130 اور 131 ڈسٹرکٹ سٹینڈنگ میڈیکل بورڈ میں چیلنج ہوئے تاہم میڈیکل بورڈز نے ایم ایل سی جاری کرنے والے ڈاکٹر کے فیصلے کو برقرار رکھا۔

ضلع لاہور: ہسپتالوں کے لئے خریدی گئی ایمبولینسز کی تفصیلات

*1575: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور کے سرکاری ہسپتالوں میں سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران سرکاری ایمبولینس گاڑیوں کی خریداری پر کل کتنی لاگت آئی؟

(ب) ان ہسپتالوں میں سال 12-2011، 13-2012 کے دوران سرکاری ایمبولینس گاڑیوں کی مرمت و دیکھ بھال پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مذکورہ عرصہ میں ضلع لاہور کے درج ذیل ہسپتالوں میں ایمبولینسز خرید کی گئیں۔

میاں منشی ڈی ایچ کیو۔ ااہور	ایک عدد	41 لاکھ 99 ہزار روپے
سید میٹھا ہسپتال لاہور	ایک عدد	47 لاکھ 53 ہزار 410 روپے
لاہور جنرل ہسپتال لاہور	2 عدد (کیری ڈبہ)	12 لاکھ 90 ہزار روپے
	ٹوٹل رقم:	ایک کروڑ 2 لاکھ 41 ہزار 4 سو 10 روپے لاگت آئی

(ب) ضلع لاہور کے سرکاری ہسپتالوں میں ایمبولینس گاڑیوں کی دیکھ بھال پر مذکورہ عرصہ کے دوران 43 لاکھ 8 ہزار 407 روپے لاگت آئی۔ ہسپتال وار تفصیل درج ذیل ہے۔

سر گنگارام ہسپتال 15 لاکھ روپے، لاہور جنرل ہسپتال 2 لاکھ 63 ہزار 115 روپے، جناح ہسپتال 14 لاکھ 8 ہزار 770 روپے، میو ہسپتال 5 لاکھ 62 ہزار 870 روپے، لیڈی ولنگڈن ہسپتال ایک لاکھ 69 ہزار 785 روپے، گورنمنٹ سید میٹھا ہسپتال 3 لاکھ 14 ہزار 419 روپے، چلڈرن ہسپتال 3 لاکھ 39 ہزار 375 روپے، سروسز ہسپتال لاہور 4 لاکھ 88 ہزار 100 روپے، لیڈی ایچی سن ہسپتال 4 لاکھ ایک ہزار 693، پنجاب ڈینٹل ہسپتال 31 ہزار 876 روپے، نواز شریف ہسپتال یکی گیٹ لاہور 3 لاکھ 91 ہزار 2 روپے، میاں منشی ہسپتال 2 لاکھ 48 ہزار 360 روپے، کوٹ خواجہ سعید ہسپتال 7 لاکھ 99 ہزار 42 روپے۔

لاہور: شارٹ ٹریننگ کورسز کی تفصیلات

*1576: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز لاہور میں سال 2012 اور 2013 کے دوران کل کتنے شارٹ ٹریننگ کورس ہوئے؟

(ب) ان کورسز میں پنجاب بھر سے کل کتنے سپیشلسٹ ڈاکٹر نے شرکت کی؟

(ج) متذکرہ کورسز میں طبی تحقیق کے کون کون سے طریقے متعارف کروائے گئے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز پاکستان (سی پی ایس سی) ملک میں اعلیٰ تعلیم کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔ اس وقت کالج کے 20ہزار سے زائد ماہرین ملک بھر کے سول اور آرمی اداروں میں 85 فیصد سے زائد سپیشلسٹ ڈاکٹر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ یہ ملک کا واحد ادارہ ہے جو 69 مختلف شعبوں میں فیلوشپ کے امتحانات کروا رہا ہے۔ اس کا ہیڈکوارٹر کراچی میں ہے۔

مذکورہ عرصہ کے دوران سی پی ایس پی کی جانب سے ڈاکٹرز کے لئے کروائے جانے والے تمام کورسز اور ورکشاپس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	کورس کا نام/تفصیل	تعداد کورسز/ورکشاپس	تعداد ڈاکٹرز
2012	کمیونیکیشن سکلز ریسرچ میتھڈولوجی بایو سٹیٹکس	76	2005
	اینڈ ڈیسرٹیشن رائٹنگ	47	1450
	آئی ٹی	90	1765
	پرائمری سرجیکل سکلز	26	695
	ایجوکیشن پلاننگ اینڈ ایلوویشن	08	224
	اسیسمنٹ اینڈ لیپٹینس	10	285
	سپروائزر سکلز	13	300
	ایڈوانس ٹراما لائف سپورٹ کورس	13	184
	ایڈوانس کارڈیک لائف سپورٹ کورس	19	177
	بیسک لائف سپورٹ کورس	29	317
	پیڈیاٹرکس ایڈوانس لائف سپورٹ کورس	02	13

سال	کورس کا نام/تفصیل	تعداد کورسز/ورکشاپس	تعداد ڈاکٹرز
2013	کیونیکیشن سکیلز ریسرچ میتھڈولوجی بایوسٹیٹکس	53	1450
	اینڈ ڈیسرٹیشن رائٹنگ	34	1041
	آئی ٹی	61	1437
	پرائمری سرجیکل سکیلز	28	887
	ایجوکیشن پلاننگ اینڈ ایلوویشن	09	245
	اسیسمنٹ اینڈ لیسٹنس	07	202
	سپروائزر سکیلز	04	105
	ایڈوانس ٹراما لائف سپورٹ کورس	17	272
	ایڈوانس کارڈیک لائف سپورٹ کورس	13	208
	بیسک لائف سپورٹ کورس	60	960

(ب) ڈاکٹرز کی تعداد مع کورس تفصیل جز (الف) میں درج ہے۔

(ج) متذکرہ کورسز کے لئے کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز پاکستان نے تمام ایڈوانس طریقے بشمول Distant learning, Video Link, Research Methodology اور ورکشاپس وغیرہ شامل ہیں، متعارف کروائے ہیں۔

ضلع قصور: ٹی ایچ کیو ہسپتال چونیاں کا قیام و دیگر تفصیلات

*1587: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال چونیاں ضلع قصور کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) اس ہسپتال میں کون کون سے شعبہ جات کام کر رہے ہیں اور اس وقت کتنے شعبوں کے ڈاکٹرز نہ ہیں اور کیوں؟

(ج) اس ہسپتال میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ و خالی اسامیاں کتنی ہیں؟

(د) ان خالی اسامیوں کو کب تک پُر کر دیا جائے گا؟

(ہ) اس ہسپتال میں کن کن شعبوں کے قیام کی اشد ضرورت ہے اور وہ کب تک قائم کر دیئے جائیں گے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال چونیاں 1972 میں قائم ہوا۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں مندرجہ ذیل شعبہ جات کام کر رہے ہیں۔

شعبہ ایمرجنسی، آؤٹ ڈور، انڈور، شعبہ اطفال، شعبہ امراض چشم، شعبہ ہومیوپیتھک، شعبہ طب، گائنی وامراض نسواں اور ڈینگی وارڈ۔

مذکورہ ہسپتال میں گائناکالوجسٹ، انستھزیاٹیسٹ، ریڈیالوجسٹ، فزیشن، پیتھالوجسٹ اور ENT سپیشلسٹ کی اسامیاں خالی ہیں۔ حکومت پنجاب صوبہ بھر کے تمام ہسپتالوں میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی خالی اسامیاں پر کرنے کے لئے دن رات کوشاں ہے اور اس سلسلے میں 198 سپیشلسٹ ڈاکٹرز کو PPSC کے ذریعے بھرتی کر کے تعینات کیا جارہا ہے۔ اس کے علاوہ سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے پروموشن کمیٹی قائم کی گئی ہے جس کے ذریعے ایسے میڈیکل آفیسرز اور وومن میڈیکل آفیسرز بی ایس۔17 جن کے پاس متعلقہ سپیشلسٹی میں مطلوبہ قابلیت کی حامل ڈگری ہے کو بطور سپیشلسٹ ڈاکٹرز تعینات کر کے، سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو پر کیا جارہا ہے۔

(ج) مذکورہ ہسپتال میں میڈیکل آفیسر کی آٹھ جبکہ وومن میڈیکل آفیسر کی تین اسامیاں منظور شدہ ہیں جو کہ تمام پر ہیں۔ ڈاکٹرز کی تمام گریڈز اور specialties کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حکومت پنجاب محکمہ صحت نے حال ہی میں 2000 میڈیکل آفیسرز اور 798 وومن میڈیکل آفیسرز اور 198 سپیشلسٹ ڈاکٹرز کو PPSC کے ذریعے بھرتی کیا ہے تاکہ خالی اسامیوں کو پُر کیا جاسکے۔ اس کے علاوہ سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے پروموشن کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ جس میں میڈیکل آفیسرز اور وومن میڈیکل آفیسرز BS-17 جن کے پاس متعلقہ سپیشلسٹی میں مطلوبہ قابلیت کی حامل ڈگری ہوگی، کو ترقی دے کر سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو پُر کیا جائے گا۔

اس کے علاوہ کچھ اسامیاں بذریعہ پروموشن پُر کی جاتی ہیں جن کو جلد ہی بذریعہ پروموشن پُر کر دیا جائے گا۔

(ہ) مذکورہ ہسپتال میں تمام ضروری شعبہ جات، جو کہ ٹی ایچ کیو لیول کے ہسپتال میں ہوتے ہیں، موجود ہیں اور احسن طریقے سے مریضوں کو طبی سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔

ضلع قصور: ٹی ایچ کیو ہسپتال چونیاں میں طبی مشینری و مفت ادویات کی فراہمی کی تفصیلات

*1588: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال چونیاں ضلع قصور میں کون کون سی طبی مشینری ہے؟

(ب) اس ہسپتال میں مریضوں کے ٹیسٹ کے لئے کون کون سی مشینری ہے اور کون کون سی مشینری کب سے بند پڑی ہے؟

(ج) اس ہسپتال میں کون کون سی طبی مشینری کی ضرورت ہے اور یہ کب تک مہیا کر دی جائے گی؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس ہسپتال میں غریب مریضوں کے ٹیسٹ کئے جاتے ہیں اور نہ ہی مفت ادویات دی جاتی ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ جن ٹیسٹوں کی ہسپتال میں سہولت موجود ہے وہ بھی نہیں کئے جاتے کیونکہ ہسپتال انتظامیہ کے افسران و اہلکاران اپنی یا اپنے رشتہ دار/عزیزوں کی لیبارٹریاں چونیاں شہر میں کام کر رہی ہیں؟

(و) کیا حکومت مذکورہ بالا حقائق کے پیش نظر مذکورہ ہسپتال میں غریب مریضوں کے ٹیسٹ، مفت ادویات کی فراہمی و دیگر مسائل حل کے لئے ٹھوس اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مذکورہ ہسپتال میں ٹی ایچ کیو لیول ہسپتال کی تمام طبی مشینری بشمول Ultrasound، X-R Plant، انستھزیا مشین، نیوبلائزر، سکر مشین، آپریشن تھیٹر کا مکمل سامان، لیبر روم کا مکمل سامان اور ایمبولینس وغیرہ شامل ہیں، موجود ہے۔

(ب) ضروری طبی ٹیسٹوں کی تمام مشینری/سہولیات مثلاً

Cholesterol, S. Blirubin, BSR, CBC, Anti HB, ASO titer, RA Factor, S. Uric Acid, S. Creatinine, S. Urea B.T, C.T (Clothing time), WIdal Test, HIV (AIDs), Anti HCV, SAG, UPT (Urine Pregnancy Test), Urine C/E, (Bleeding Time), Malaria Sputum Test, Semen Analysis and Dengue NSI

موجود ہے اور کوئی بھی مشین خراب نہ ہے۔

(ج) ضرورت کے مطابق تمام طبی مشینری موجود ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے بلکہ مذکورہ ہسپتال میں تمام مریضوں کو بلاتفریق مفت ادویات اور لیبارٹری میں موجود تمام طبی ٹیسٹوں کی سہولت مفت فراہم کی جا رہی ہے۔ کارکردگی کی سالانہ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ہسپتال کی لیبارٹری میں موجود سہولیات کے مطابق تمام ٹیسٹ ہسپتال میں ہی کئے جاتے ہیں اور ہسپتال کے کسی بھی اہلکار یا ان کے رشتہ دار کی ہسپتال سے باہر لیبارٹری نہ ہے۔

(و) حکومت پنجاب پہلے ہی دستیاب وسائل کے مطابق مریضوں کو مفت ادویات اور لیبارٹری ٹیسٹوں کی سہولیات میسر کر رہی ہے اور آئندہ بھی یہ سہولیات مریضوں کو مفت مہیا کرتی رہے گی۔

پنجاب میں ہیلتھ ورکرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1592: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں کل کتنی ہیلتھ ورکرز کام کر رہی ہیں اور ان کی تنخواہوں پر 13-2012 کے دوران کل کتنے اخراجات ہوئے؟

(ب) پنجاب میں گزشتہ پانچ سال کے دوران لیڈی ہیلتھ ورکرز نے اپنا کتنا ٹارگٹ حاصل کیا سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پنجاب کے 36 اضلاع میں اس وقت 48,000 لیڈی ہیلتھ ورکرز کی تعیناتی کی گئی ہے۔ سپریم کورٹ کے 18۔ فروری 2013 کے حکم کے مطابق یکم جولائی 2013 سے ان کو ریگولر کر کے ان کے متعلقہ پے سکیلز کے مطابق ادائیگی کی جانا تھی جس کے لئے 7.99 بلین روپے درکار تھے جبکہ مالی سال 13-2012 میں نیشنل پروگرام برائے خاندانی منصوبہ بندی و بنیادی صحت پنجاب کو وفاقی حکومت سے کل 5.58 بلین روپے ملے جس میں سے لیڈی ہیلتھ ورکرز کو فکسڈ تنخواہ مبلغ -/8000 روپے کے حساب سے ادائیگی کی گئی۔ 13-2012 کے بقایا جات کی ادائیگی کے لئے مزید 2.4 بلین روپے درکار ہیں جس کے لئے وفاقی حکومت کو درخواست کی جا چکی ہے جبکہ مالی سال 14-2013 کے پہلے کوارٹر (جولائی تا ستمبر 2013)

کا بجٹ بھی ابھی تک نہیں مل سکا تاہم دفتر ہذا نے حکومت پنجاب سے Bridge Financing کروا کے اگست تک کی تنخواہیں فکسڈ ریٹ مبلغ -/8000 روپے کے حساب سے ادا کر دی ہیں۔

(ب) لیڈی ہیلتھ ورکرز نے اپنے covered area میں مندرجہ ذیل اہداف حاصل کئے:

- خاندانی منصوبہ بندی پر عمل کرنے والوں کی شرح بالترتیب 2008 میں 42فیصد، 2009 میں 43فیصد، 2010 میں 43فیصد، 2011 میں 42فیصد، 2012 میں 42فیصد رہی۔
- ماؤں کی شرح اموات بالترتیب ایک لاکھ زندہ پیدائش پر 2008 میں 140، 2009 میں 147، 2010 میں 121، 2011 میں 137، 2012 میں 138 رہی۔
- حاملہ ماؤں کو تشنج کے حفاظتی ٹیکوں کا کورس مکمل کرنے کی شرح بالترتیب 2008 میں 90فیصد، 2009 میں 94فیصد، 2010 میں 93فیصد، 2011 میں 95فیصد، 2012 میں 94فیصد رہی۔
- بچوں کے حفاظتی ٹیکوں کی شرح بالترتیب 2008 میں 89فیصد، 2009 میں 91فیصد، 2010 میں 92فیصد، 2011 میں 90فیصد، 2012 میں 91فیصد رہی۔
- ہنر مند افراد سے ڈلیوری کرانے کی شرح بالترتیب 2008 میں 71فیصد، 2009 میں 70فیصد، 2010 میں 70فیصد، 2011 میں 76فیصد، 2012 میں 73فیصد رہی۔

ضلع لیہ: تحصیل چوبارہ کے بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز ہسپتال کی تفصیلات

*1641: سردار قیصر عباس خان مگسی: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل چوبارہ ضلع لیہ کے کسی بھی بی ایچ یو میں میڈیکل آفیسر نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) ٹی ایچ کیو ہسپتال چوبارہ میں ڈاکٹر پورے نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) پنجاب کا واحد ٹی ایچ کیو ہسپتال چوبارہ ایسا ہے جس میں صرف ایک سینٹری ورکر ہے جبکہ پورے پنجاب میں ہر ٹی ایچ کیو ہسپتال بارہ سینٹری ورکرز ہیں۔ ٹی ایچ کیو چوبارہ میں سینٹری ورکرز نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں۔ کیا حکومت وہاں مزید سینٹری ورکرز کو بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(د) موضع نواں کوٹ تحصیل چوبارہ میں صرف ایک بی ایچ یو ہے۔ یہ صحرائی علاقہ ہے یہاں 25 مربع کلومیٹر تک صحت کی کوئی سہولت میسر نہ ہے۔ کیا حکومت اس بی ایچ یو کو اپ گریڈ کر کے آر ایچ سی بنانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل چوبارہ ضلع لیہ میں مندرجہ ذیل چھ بنیادی مراکز صحت کام کر رہے ہیں۔ بی ایچ یو خیرے والا، بی ایچ یو نواں کوٹ ، بی ایچ یو رفیق آباد، بی ایچ یو شیر گڑھ ، بی ایچ یو چک 300TDA اور بی ایچ یو چک 325TDA۔ مذکورہ چھ بی ایچ یوز میں سے چار پر ڈاکٹرز تعینات ہیں جبکہ بی ایچ یو نواں کوٹ اور شیر گڑھ پر ڈاکٹر ز کی اسامیاں خالی ہیں۔ مذکورہ دونوں BHUs پر PPSC کے ذریعے نئے بھرتی ہونے والے ڈاکٹرز کو تعینات کیا گیا تھا تاہم دونوں ڈاکٹرز نے ان بی ایچ یوز پر جوائن نہیں کیا۔

(ب) ٹی ایچ کیو ہسپتال چوبارہ صحرائی علاقے میں واقع ہے اور آبادی سے بھی باہر ہے اس لئے وہاں کوئی بھی ڈاکٹر تعینات ہونے کو تیار نہیں ہوتا جس کی وجہ سے مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹرز کی اسامیاں خالی رہتی ہیں۔

تاہم حال ہی میں 2000 میڈیکل آفیسرز اور 798 وومن میڈیکل آفیسرز اور 198 سپیشلسٹ ڈاکٹرز کو PPSC کے ذریعے بھرتی کیا گیا ہے تاکہ خالی اسامیوں کو پُر کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے پروموشن کمیٹی قائم کی گئی ہے جس میں میڈیکل آفیسرز اور وومن میڈیکل آفیسرز BS-17 جن کے پاس متعلقہ سپیشلسٹی میں مطلوبہ قابلیت کی حامل ڈگری ہوگی، کو ترقی دے کر سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو پُر کیا جائے گا۔

(ج) مذکورہ ہسپتال پر سینٹری ورکر کی ایک ہی سیٹ منظور شدہ ہے اس لئے ایک ہی سینٹری ورکر تعینات ہے تاہم سینٹری ورکرز کی گیارہ اسامیوں کی منظوری کا کیس محکمہ صحت میں زیر غور ہے جس پر محکمہ خزانہ کی منظوری کے بعد سینٹری ورکرز کی گیارہ اسامیاں create کر کے بھرتی کر لی جائے گی۔

(د) یہ بات درست ہے موضع نواں کوٹ تحصیل چوبارہ میں ایک ہی بی ایچ یو ہے اور یہ صحرائی علاقہ ہے۔ حکومت اس بی ایچ یو کو اپ گریڈ کر کے آر ایچ سی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تاہم اس کا دارومدار فنڈز کی فراہمی پر ہے۔

لاہور: سروسز ہسپتال میں ذیابیطس سنٹر میں سرکاری ملازمین کو سہولیات فراہم کرنے کی تفصیلات

*1645: ڈاکٹر محمد افضل: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سروسز ہسپتال لاہور میں ذیابیطس سنٹر پرنسپل SIMS کی زیر نگرانی چل رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سرکاری ملازمین جنہیں علاج معالجہ کی سہولتیں مفت فراہم کی جاتی ہیں ان کو بھی مذکورہ بالا سنٹر میں میڈیکل سلپ کے لئے مبلغ۔/130روپے دینے پڑتے ہیں اور کوئی سپیشل کاؤنٹر سرکاری ملازمین کے لئے مخصوص نہ ہے؟

(ج) کیا حکومت سرکاری ملازمین کے مذکورہ مسئلہ کے حل کے لئے کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) ہسپتال ہذا کے ذیابیطس سنٹر میں تمام سرکاری ملازمین کو علاج معالجہ کی سہولت مفت فراہم کی جاتی ہے صوبائی محتسب اعلیٰ پنجاب کے حکم کے مطابق سرکاری ملازمین سے جو فیس لی جاتی ہے وہ اسی دن سرکاری ملازم کی تصدیق کرنے کے بعد واپس کر دی جاتی ہے اس ضمن میں سرکاری ملازمین کو ہسپتال ہذا سے علاج کا ایک کارڈ جاری کیا جاتا ہے جس کے دکھانے سے سرکاری ملازمین سے فیس کی وصولی نہیں کی جاتی اور وہ کارڈ دکھا کر اپنا علاج مفت کرواتے ہیں۔

(ج) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ہسپتال ہذا میں سرکاری ملازمین کو علاج معالجہ کی سہولیات مفت فراہم کر رہا ہے۔

لاہور: سکول آف فزیو تھراپی میو ہسپتال میں طلباء و طالبات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1686: ڈاکٹر فرزانہ نذیر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سکول آف فزیو تھراپی میو ہسپتال لاہور میں اس وقت کلاس وار طلباء وطالبات کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) مذکورہ سکول میں ناردرن ایریا اور کشمیر کے لئے کتنی سیٹوں کا کوٹا مختص کیا گیا ہے نیز دور دراز کے طلباء وطالبات کی رہائش کا کیا انتظام ہے؟

(ج) سکول آف فزیو تھراپی میں پڑھانے والے سٹاف کی تعداد اور کوالیفکیشن کے بارے میں آگاہ کریں؟

(د) سکول آف فزیو تھراپی کے پرنسپل کا نام اور تعلیمی قابلیت کے بارے میں بتائیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ ہائر ایجوکیشن کمیشن کے منظور شدہ نصاب کے تحت فزیو تھراپی کے پانچ سالہ کورس کے بعد ایک سال کی ہاؤس جاب لازمی ہے؟

(و) سکول آف فزیو تھراپی اور فزیو تھراپی ڈیپارٹمنٹ کے لئے 14-2013 کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے؟

(ز) فزیو تھراپی ڈیپارٹمنٹ میو ہسپتال میں مریضوں کے علاج کے لئے کیا کیا سہولیات میسر ہیں مشینوں کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ح) فزیو تھراپی ڈیپارٹمنٹ میں کام کرنے والے میل اور فی میل فزیو تھراپسٹ کی تعداد کے بارے میں بتائیں اور روزانہ آؤٹ ڈور میں کتنے مریض علاج کروانے کے لئے آتے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سکول آف فزیو تھراپی میو ہسپتال لاہور میں طلباء وطالبات کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

کلاس	طالبات	طلباء	کل تعداد
فرسٹ ایئر	22	22	44
سیکنڈ ایئر	29	26	55
تھرڈ ایئر	24	18	42
فورتھ ایئر	17	05	22
فائنل ایئر	فائنل ایئر کی کلاس اپریل 2014 سے شروع ہو گی۔		

(ب) مذکورہ سکول صرف پنجاب کے لئے مختص ہے اور اس میں پنجاب کے چھ under developاضلاع کے لئے دو دو سیٹیں مختص ہیں۔اسی طرح فاٹا اور آزاد کشمیر کے لئے بھی دو سیٹیں مختص ہیں۔نیز دور دراز کے طلباء کے لئے رہائش کا کوئی بندوبست نہیں اور یہ اپنی رہائش کا خود انتظام کرتے ہیں۔

(ج) سکول آف فزیو تھراپی میو ہسپتال لاہور میں فزیو تھراپی کے مضامین پڑھانے والے اساتذہ کی سرکاری تقرری کی تعداد دو ہے لیکن اپنی مدد آپ کے تحت تمام فزیو تھراپسٹ اپنے مریضوں کے علاج کے فرائض کے ساتھ ساتھ تعلیمی خدمات بھی انجام دے رہے ہیں نیز یہ تمام فزیو تھراپسٹ تعلیمی طور پر ٹرانزیشنل ڈاکٹر آف فزیو تھراپی اور ایم فل کی ڈگریوں کے حامل ہیں۔

(د) سکول آف فزیو تھراپی کی پرنسپل کا نام صالحہ سلیم بخاری ہے اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل درج ذیل ہے:

I) بی ایس سی فزیو تھراپی (ایک سالہ ایڈیشنل کورس مساوی بی ایس فزیو تھراپی)

II) ایم فل فزیو تھراپی

III) ایم بی اے (ایگزیکٹو)

(ہ) جی ہاں! یہ بالکل درست ہے۔

(و) سکول آف فزیو تھراپی اور فزیو تھراپی ڈیپارٹمنٹ کے لئے حکومت نے الگ سے کوئی بجٹ مختص نہیں کیا گیا تاہم ہسپتال کے باقی شعبوں کی طرح فزیو تھراپی ڈیپارٹمنٹ کی روزمرہ ضروریات کو ہسپتال کے بجٹ سے پورا کیا جاتا ہے۔

(ز) فزیو تھراپی ڈیپارٹمنٹ میو ہسپتال لاہور میں مریضوں کی خدمات کے لئے سہولیات اور ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

الٹرا ساؤنڈ مشینیں 11 عدد، ہاٹ پیک 2 عدد، الیکٹرک سٹیمولیٹر 03 عدد، ٹریکشن مشین 4 عدد، مائیکرو ویو ڈایا تھری 2 عدد تمام ورزشی آلات اور تمام ہائیڈرو تھراپی آلات۔ مندرجہ بالا تمام مشینیں چالو حالت میں ہیں۔

(ح) فزیو تھراپی ڈیپارٹمنٹ میں اس وقت پانچ مرد اور گیارہ خواتین بطور فزیو تھراپسٹ کام کر رہے ہیں اور فزیو تھراپی آؤٹ ڈور میں تقریباً 70 مریض روزانہ علاج کے لئے آتے ہیں۔

صوبہ میں عطائی ڈاکٹرز و حکیموں کے خلاف کارروائی کرنے کی تفصیلات

*1692: سردار محمد آصف نکئی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں عطائی ڈاکٹرز اور حکیموں کی بھرمار ہو چکی ہے؟

(ب) کیا حکومت عوام الناس کی زندگیوں کے تحفظ کے لئے عطائی ڈاکٹروں اور عطائی حکیموں کے خلاف مہم چلانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) سال 2012 سے جولائی 2013 تک کتنے عطائی ڈاکٹروں اور حکیموں کے خلاف کارروائی کی گئی، تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں عطائی ڈاکٹرز اور حکیموں کی بھرمار ہو چکی ہے۔

(ب) پنجاب سرکار اور ضلعی حکومتوں کے باہمی اشتراک سے عوام الناس کی زندگیوں سے کھیلنے والے عطائی ڈاکٹروں اور حکیموں کے خلاف بلا اختیار بھرپور کارروائی جاری رکھے ہوئے ہیں۔

(ج) سال 2012 سے جولائی 2013 تک محکمہ صحت نے عطائی ڈاکٹروں اور حکیموں کے خلاف بھرپور کارروائی کرتے ہوئے صوبہ پنجاب میں 4930 عطائی ڈاکٹروں کے کلینکس کا معائنہ کیا جن میں 2820 کے چالان کئے، 1497 کلینکس کو سربمہر کیا اور -/34661700 روپے جرمانے کی مد میں سرکاری خزانے میں جمع ہوئے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں لیڈی ہیلتھ ورکرز کو تشدد کا نشانہ بنانے کے واقعات و دیگر تفصیلات

*1699: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جنوری 2012 سے جولائی 2013 تک پنجاب میں لیڈی ہیلتھ ورکرز کو تشدد کا نشانہ بنانے کے کتنے واقعات ہوئے؟

(ب) تشدد کے واقعات میں ملوث افراد کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پنجاب کے 36 اضلاع سے حاصل کردہ اعداد و شمار کے مطابق جنوری 2012 سے جولائی 2013 کے دوران پنجاب میں لیڈی ہیلتھ ورکرز پر تشدد کے کل دس واقعات ہوئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(1) ضلع گجرات میں دو لیڈی ہیلتھ ورکرز کو پولیو ڈیوٹی کے دوران تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

(2) ضلع لاہور میں ایک لیڈی ہیلتھ ورکر کو ڈینگی سروے کے دوران تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

(3) ضلع راولپنڈی میں دو لیڈی ہیلتھ ورکرز کو پولیو ڈیوٹی کے دوران تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

(4) ضلع ساہیوال میں چار لیڈی ہیلتھ ورکرز اور ایک لیڈی ہیلتھ سپروائزر کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

(ب) مندرجہ بالا تشدد کے تمام واقعات میں ملوث افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کروائی گئی ہے۔ ضلع لاہور اور ضلع ساہیوال میں سوائے لیڈی ہیلتھ سپروائزر کے کیسز resolve ہو گئے ہیں۔

فیصل آباد: آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1711: جناب جعفر علی ہوچہ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔57 فیصل آباد میں سرکاری ہسپتال، آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز کہاں کہاں کام کر رہے ہیں؟

(ب) ہر ہسپتال اور مراکز صحت میں اس وقت ڈاکٹرز کی کتنی اور کس کس گریڈ کی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) ہر سنٹر اور ہسپتال میں کون کون سی missing facilities ہیں؟

(د) کیا حکومت ان سنٹرز اور ہسپتالوں میں ڈاکٹرز ضرورت کے مطابق فراہم کرنے اور missing facilities پوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی۔57 فیصل آباد میں درج ذیل سات بی ایچ یوز ہیں:
BHU 603/GB, BHU 427/GB, BHU, 426/GB, BHU 418/GB, BHU 608/GB, BHU 404/GB, BHU 615/GB

(ب) تمام مراکز صحت پر ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں تفصیل درج ذیل ہے:
بی ایچ یوز /603گ ب ،ڈاکٹر محمد یحییٰ ،بی ایچ یو GB/427 ڈاکٹر شہزاد انور ،بی ایچ یو GB/426،اضافی چارج ڈاکٹر محمد یحییٰ ،بی ایچ یو GB/418 ڈاکٹر غلام مصطفیٰ ،بی ایچ یو GB/404 ڈاکٹر فاروق ،بی ایچ یو GB/608 ڈاکٹر اجمل ،بی ایچ یو GB/615 ڈاکٹر آصف رسول۔

(ج) مذکورہ بالا مراکز صحت میں سے تین مراکز صحت بی ایچ یو ،603 بی ایچ یو 608 اور بی ایچ یو 404 کی چار دیواری قابل مرمت ہے۔

(د) تمام بی ایچ یوز پر ڈاکٹرز تعینات ہیں اور مریضوں کو طبی سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔ جن مراکز صحت کی چار دیواری قابل مرمت ہے ان کی مرمت کے لئے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ محکمہ صحت اقدامات کر رہی ہے۔

ضلع مظفر گڑھ: ٹی ایچ کیو ہسپتال کوٹ ادو میں مریضوں کو سہولیات کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*1743: **ملک احمد یار ہنجرا:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ میں مریضوں کو کیا کیا سہولیات میسر ہیں، مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ب) مذکورہ بالا ہسپتال کتنے بستروں پر مشتمل ہے اور کتنے وارڈز موجود ہیں۔ زنانہ / مردانہ وارڈز کی تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ بالا ہسپتال کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مذکورہ ہسپتال میں مریضوں کے لئے مندرجہ ذیل سہولیات دستیاب ہیں۔
ہر قسم کے مریضوں کے لئے جنرل آؤٹ ڈور، چوبیس گھنٹے ایمرجنسی کی سہولت، حاملہ خواتین کے لئے چوبیس گھنٹے ڈلیوری اور آپریشن کی سہولت، چوبیس گھنٹے ایمبولینس کی سہولت کے علاوہ میڈیکل سپیشلسٹ، سرجیکل سپیشلسٹ، گائناکالوجسٹ، آئی سرجن، پیتھالوجسٹ، ریڈیالوجسٹ، چائلڈ سپیشلسٹ، اینستھزیا سپیشلسٹ، بلڈ بنک، ایکسرے، لیبارٹری اور الٹرا ساؤنڈ اور بچوں کے لئے حفاظتی ٹیکوں کا مرکز (EPI) سنٹر۔

(ب) مذکورہ ہسپتال 60 بستروں پر مشتمل ہے۔ وارڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:

مردانہ سرجیکل وارڈ	12 بیڈز
زنانہ سرجیکل وارڈ	12 بیڈز
مردانہ میڈیکل وارڈ	12 بیڈز
زنانہ میڈیکل وارڈ	12 بیڈز
گائنی وارڈ اور ایمرجنسی وارڈ	2، بیڈز فی وارڈز

(ج) گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق ہر تحصیل میں ایک ٹی ایچ کیو ہسپتال بنایا جاتا ہے۔اس پالیسی کے مطابق ٹی ایچ کیو ہسپتال کوٹ ادو میں موجود ہے تاہم ابھی تک ضلعی حکومت کی طرف سے اس کو اپ گریڈ کرنے کی تجویز موصول نہ ہوئی ہے۔ جونہی ضلعی حکومت کی طرف سے اس سلسلے میں تجویز موصول ہو گئی اس کی فزیبلٹی اور وسائل کی دستیابی کو مدنظر رکھتے ہوئے زیر غور لایا جائے گا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پچھلے اجلاس میں محکمہ صحت سے متعلقہ میرا ایک سوال نمبر 524 تھا جس بارے میں آپ نے action لینے کی ہدایت کی تھی لیکن اس پر ابھی تک کوئی action نہیں ہوا۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! میں نے ڈاکٹر مراد راس صاحب کے ساتھ commitment کی ہوئی ہے۔آپ ان کے ساتھ ابھی بیٹھ جائیں اور ان کی جو بھی reservations ہیں ان کو دُور کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جی، بہتر ہے۔ میں ڈاکٹر مراد راس صاحب کے ساتھ ابھی بیٹھنے کو تیار ہوں۔ وہ میرے ساتھ چلیں میں ان کے تمام خدشات دُور کروں گا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آج کے سوالات میں میرا سوال نمبر 1587 ہے اور وہ take up نہیں ہو سکا۔ یہ بہت ہی اہم سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! اس میں میرا کیا قصور ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا ابھی تو کوئی قصور نہیں ہے اور میں صبح سے اس کا انتظار کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بات یہ ہے کہ میں صبح سے سب معزز ممبران سے کہہ رہا ہوں کہ مختصر ضمنی سوال کریں۔ سب محنت کر کے آتے ہیں اور اگر سوال take up نہ ہوں تو انہیں دکھ ہوتا ہے۔ وقفہ سوالات کے لئے rules میں ایک وقت مختص کیا ہوا ہے۔ اب میں کیا کر سکتا ہوں؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ اس سوال کو pending فرما دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ایسا نہیں ہو سکتا۔ I am sorry. تشریف رکھیں۔ لاء منسٹر صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! پریس گیلری سے ہمارے صحافی بھائیوں نے walkout کیا تھا تو آپ نے وزراء پر مشتمل ایک کمیٹی بھیجی تھی۔ اب انہوں نے بائیکاٹ ختم کر دیا ہے لیکن انہوں نے ایک دو چیزوں کی وضاحت چاہی ہے کہ اُن کے متعلق on the floor of the House بات ہو جائے تو میں اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ بائیکاٹ ختم کر کے واپس پریس گیلری کیمٹی میں تشریف لائے۔ جہاں تک PEMRA کے پانچ ممبران کا کل کا مؤقف ہے اُس کے متعلق میں categorically یہ وضاحت کرتا ہوں کہ یہ اُن پانچ ممبران کا مؤقف ہے، یہ فیصلہ نہیں ہے اور اس کی وضاحت PEMRA نے بھی کر دی ہے۔ اگر اس کو بنیاد بنا کر کیبل آپریٹرز نے "جیو" چینل کو کسی جگہ پر بند کیا ہے تو وہ غیر قانونی ہے اس کا ہم نوٹس لیں گے۔ کیبل آپریٹرز کو اس بات کا کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ without orders of any lawful authority کسی چینل کا نمبر change کریں یا کسی چینل کی نشریات کو کسی علاقہ میں بند کریں اور لوگوں کو مجبور کریں کہ وہ اُس چینل کو نہ دیکھ سکیں۔ کیبل آپریٹرز کو قطعی طور پر اس کا کوئی اختیار نہیں ہے اور اگر اُن کا کوئی ایسا عمل ہے تو یہ بالکل غیر قانونی ہے اور جس کا نوٹس لیا جائے گا۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ انہوں نے کسی بھی چینل کو بند کرنے کی بات کی ہے تو اس کے اوپر ہمارا بڑا واضح مؤقف ہے کہ جہاں تک صحافی بھائیوں کے روزگار کا معاملہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ روزگار سے بھی زیادہ صحافتی آزادی اور جمہوری آزادی کا معاملہ ہے اس لئے ہم کسی بھی چینل پر کسی قدغن یا پابندی کے حق میں نہیں ہیں۔ حامد میر صاحب پر جو قاتلانہ حملہ ہوا ہے جہاں تک اُس وقوعہ کے ملزمان کی گرفتاری کی بات ہے اس سے پہلے بھی یہ بات متعدد بار ہو چکی ہے میں آج بھی بھرپور الفاظ میں حامد میر پر قاتلانہ حملہ کی مذمت کرتا ہوں اور حامد میر کو اُس کے جرأت مندانہ کردار پر سلام پیش کرتا ہوں۔ حکومت سندھ اور وفاقی ایجنسیاں جو کراچی میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کی ذمہ دار ہیں اُن سے یہ ہمارا مطالبہ ہے کہ حامد میر پر قاتلانہ حملہ کے ملزموں کو فی الفور گرفتار کیا جائے۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ میں بھی صحافی بھائیوں کا پریس گیلری کمیٹی میں واپس تشریف لانے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔پہلی تحریک التوائے کار نمبر 339/14 ڈاکٹر مراد راس، محترمہ شُنیلا رُوت، محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی طرف سے ہے۔ جی، وزیر صاحب!

ٹولنٹن مارکیٹ لاہور میں بیمار جانوروں کی کھلے عام فروخت جاری

(---جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ ٹولنٹن مارکیٹ میں ناجائز تجاوزات، گندگی، سیوریج، سڑکوں کی ٹوٹ پھوٹ، گاڑیوں کی غیر ضروری پارکنگ، چھوٹے بیمار جانوروں یعنی مرغیوں کی فروخت جیسے مسائل ہیں لیکن ان سب مسائل پر کارروائی کرنا مختلف محکمہ جات کے دائرہ اختیار میں آتا ہے جیسے ناجائز تجاوزات کے خلاف کارروائی کرنا متعلقہ ٹی ایم اے کی ذمہ داری ہے، صفائی سُتھرائی کی ذمہ داری لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی ہے اور سڑکوں کی مرمت واُن کی دیکھ بھال کرنا محکمہ شاہرات کے ذمہ ہے جبکہ سیوریج کے مسائل کو حل کرنا واسا کا اختیار ہے۔ محکمہ لائیو سٹاک لاہور کے متعین کردہ انسپکٹرز باقاعدگی سے انسپکشن کرتے ہیں اور مُضر صحت گوشت بیچنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! دسمبر 2013 سے لے کر اب تک ٹولنٹن مارکیٹ اور اس سے ملحقہ داتا گنج بخش ٹاؤن میں raids 428 کئے گئے، FIR's 62 درج کی گئیں اور 1604 کلوگرام گوشت mutton and beaf تلف کیا گیا۔ جہاں تک چھوٹے اور بیمار جانوروں اور مرغیوں کی فروخت کا تعلق ہے اس میں ملوث افراد کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے قانون منظوری کے مراحل میں ہے تاہم گاہک حضرات کی آگاہی کے لئے محکمہ لائیو سٹاک لاہور پہلے سے ہی پوسٹرز جو کہ مفید ہدایات پر مشتمل ہیں، کے ذریعے تشہیری مہم چلائی جارہی ہے۔ وزن بڑھانے سے متعلق پانی کے استعمال بذریعہ ٹیکہ جات تکنیکی طور پر ممکن نہیں ہے۔مزید برآں Special Assistant to Chief Minister for Live Stock & Dairy Development Department کی ہدایات کی روشنی میں City District Government Lahore کو ناجائز تجاوزات، گندگی، سڑکوں کی ٹوٹ پھوٹ اور

گاڑیوں کی پارکنگ کے سلسلہ میں ضروری کارروائی عمل میں لانے کے لئے ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/340۔ محترمہ شُنیلا رُوت، محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی طرف سے ہے۔ جی، وزیر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending فرمائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/341 چودھری مونس الٰہی، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار وقاص حسن موکل صاحب کی طرف سے ہے۔ جی، وزیر صاحب!

پنجاب کے ہسپتالوں میں آئیڈیالوجسٹ نہ ہونے کی وجہ سے سماعت سے محروم بچے علاج سے محروم

(---جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ اس وقت محکمہ صحت حکومت پنجاب کی اولین ترجیح ہے۔ حکومت پنجاب ماہرین طب کی سہولیات کو عوام تک پہنچانے میں دن رات محنت کر رہی ہے۔ حکومت پنجاب کے یہ اقدامات نہایت قابل تحسین ہیں جو کہ حکومت نہایت سنجیدگی کے ساتھ ڈاکٹرز کی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ حال ہی میں حکومت پنجاب نے محکمہ صحت میں دوہزار میڈیکل آفیسرز، 793 وومن میڈیکل آفیسرز اور تقریباً دو سو کے قریب consultants, specialist doctors کے علاوہ teaching cadre کی خالی اسامیوں پر بھی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سے تعیناتیاں کی ہیں۔ علاوہ ازیں ترقی کے ذریعے سے بھی specialist doctors کی کمی کو پورا کرنے کی بھرپور اور سنجیدگی کے ساتھ کوشش کی جارہی ہے۔ بچوں میں hearing screening کے لئے میڈیکل ماہرین کی تعیناتی اور آلات کی فراہمی حکومت پنجاب کی اوّلین ترجیح ہے اور اس کی کمی کو پورا کرنے کی انتہائی سنجیدہ کوشش کی جارہی ہے تاکہ یہ سہولیات صوبہ بھر کے لوگوں کو بہم پہنچائی جائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/378 سید طارق یعقوب صاحب کی طرف سے ہے۔ یہ ابھی پڑھی جانی ہے۔ جی، سید طارق یعقوب صاحب!

کالونی شوگر ملز تحصیل پھالیہ سے ملحقہ ڈسٹلری کے فضلے سے عوام الناس ہیپاٹائٹس جیسے موذی مرض میں مبتلا

سید طارق یعقوب: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ کالونی شوگر ملز واقع کرمانوالہ تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین کے ساتھ ایک ڈسٹلری قائم ہے جس کے فضلہ کو عام سیم نالہ میں پھینک دیا جاتا ہے، جس سے آبی حیات بالکل ختم ہو رہی ہے اور اس زہریلے فضلہ کی وجہ سے آس پاس کے اٹھارہ دیہات ہر وقت (چوبیس گھنٹے) نہایت گندی بدبو کی لپیٹ میں رہتے ہیں۔ عوام الناس ہیپاٹائٹس سی اور دمہ کی بیماریوں میں مبتلا ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ زمینی پانی بھی آلودہ ہو چکا ہے۔ قانون کے مطابق فضلہ کی مناسب ڈسپوزل نہ کرنے کی وجہ سے مل مالکان کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی جانی چاہئے لیکن نامعلوم وجوہات کی وجہ سے محکمہ ماحول، شوگر مل مالکان کے خلاف کارروائی کرنے سے گریزاں ہے۔ جس سے عوام الناس میں سخت اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سندھو صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ تحفظ ماحول حکومت پنجاب نے کالونی شوگر ملز اینڈ ڈسٹلری کرمانوالہ کے خلاف کارروائی کا آغاز 2007 میں کیا۔ مختلف اوقات میں کالونی شوگر ملز اینڈ ڈسٹلری کے wastage کے نمونہ جات ماحولیاتی لیبارٹری لاہور کو بھجوائے گئے جو کہ مقررہ معیار سے زیادہ پائے گئے جس پر ڈائریکٹر جنرل، تحفظ ماحول پنجاب نے کالونی شوگر ملز اور ڈسٹلری کرمانوالہ کے مالکان کو ذاتی شنوائی کا موقع دینے کے بعد تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے سیکشن۔16 کے تحت مورخہ 09-02-12 کو Environment Protection Order جاری کیا جس میں انتظامیہ کو treatment plant نصب کرنے کا گیارہ ماہ کا وقت دیا گیا لیکن کالونی شوگر ملز ڈسٹلری کے مالکان نے ایسا کوئی پلانٹ نصب نہ کیا۔ اس کے بعد اس کی بنیاد پر اُن کے خلاف

کیس Environment Tribunal Lahore میں دائر کر دیا گیا ہے جس کی آخری تاریخ 14-04-21 تھی۔ مزید برآں ڈی سی او منڈی بہاؤالدین نے بھی کالونی شوگر ملز اینڈ ڈسٹلری کو مورخہ 14-02-24 کو PLGO/2001 کے تحت ایکشن لیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے۔ یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/379 ملک مظہر عباس راں کی طرف سے ہے۔ جی، وزیر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending فرمالیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/411 جناب منان خان کی طرف سے ہے۔ جی، وزیر صاحب!

نارووال تا مریدکے سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے سے مسافروں کو پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ مریدکے، نارووال سڑک کی کل لمبائی 75.21 کلو میٹر ہے۔ مذکورہ سڑک کے پہلے 42 کلو میٹر ضلع شیخوپورہ میں، 33.21 کلو میٹر ضلع نارووال میں واقع ہیں۔ موجودہ سڑک کی بُری حالت اور ٹریفک میں روز بروز اضافہ کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت پنجاب نے اس سڑک کو دو رویہ کرنے کا منصوبہ 2011 میں منظور کیا جس کا کل تخمینہ لاگت 4219 ملین روپیہ ہے۔ حکومت پنجاب نے مالی سال 14-2013 تک 1850 ملین فنڈز مہیا کئے ہیں اور سڑک کی مرحلہ وار تعمیر جاری ہے۔ ضلع شیخوپورہ میں واقع لمبائی 42 کلو میٹر کے منصوبہ کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے مرحلہ میں 1375 فٹ لمبائی میں اوور ہیڈ برج کا کام جون 2011 میں الاٹ کیا گیا جو کہ جنوری 2014 تک 330 ملین روپیہ میں مکمل ہو چکا ہے جبکہ 13 کلو میٹر دو رویہ سڑک پر کام جاری ہے جو جولائی 2014 تک 329 ملین روپیہ میں مکمل کر دیا جائے گا۔ بقایا 29 کلو میٹر دو رویہ سڑک کا کام مالی سال 15-2014 میں فنڈز کی دستیابی پر الاٹ کیا جائے گا۔ اسی طرح ضلع نارووال میں واقع لمبائی 33.21 کلو میٹر کے منصوبوں کو تین

حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور پہلے مرحلہ لمبائی 11.94 کلومیٹر پر کام مالی سال 12-2011 میں شروع کر کے مارچ 2013 میں مکمل کیا گیا ہے جس پر کل لاگت 395 ملین روپیہ آئی۔ دوسرے حصے لمبائی 10.38 کلومیٹر کا کام اپریل 2013 میں شروع کیا گیا جس پر 338 ملین روپیہ لاگت آئی۔ اس کام کی رفتار تسلی بخش ہے اور جون 2014 تک مکمل کر دیا جائے گا۔ تیسرے اور آخری حصہ کی لمبائی 10.89 کلومیٹر کا کام مالی سال 15-2014 میں فنڈز کی دستیابی پر الاٹ کر دیا جائے گا۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 428/14 شیخ علاؤالدین صاحب اور محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی ہے۔ شیخ علاؤالدین صاحب باہر گئے ہوئے ہیں۔ محترمہ! اگر آپ پڑھنا چاہیں تو تحریک پڑھیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو pending کر لیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 452/14 ڈاکٹر مراد راس صاحب، ملک تیمور مسعود صاحب اور جناب احمد خان بھچر صاحب کی ہے۔ یہ ابھی پڑھی جانی ہے۔ جی، ملک تیمور مسعود صاحب!

پنجاب سیڈ کارپوریشن کے عملہ کی ملی بھگت سے غیر ملکی اور غیر معیاری بیج کی فروخت

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 24- مارچ 2014 کی خبر کے مطابق محکمہ زراعت پنجاب اور محکمہ سیڈ کارپوریشن حکام کی عدم توجہ سے مارکیٹ میں غیر ملکی غیر معیاری بیج کی سپلائی نے کسانوں کو امتحان میں ڈال دیا ہے۔ خصوصاً بھارت کی کمپنیوں کا بیج مارکیٹ میں سر عام فروخت ہونے لگا۔ محکمہ سیڈ کارپوریشن کے عملے کی ملی بھگت سے غیر ملکی بیج فروخت کیا جا رہا ہے۔ کسانوں نے پنجاب کی زراعت تباہ کرنے کا سارا الزام بھارت پر لگایا ہے۔ بھارت کی گیارہ سے زائد کمپنیاں پاکستان کی مختلف غیر رجسٹرڈ کمپنیوں کے ساتھ مل کر صوبہ پنجاب میں اپنا بیج فروخت کر رہی ہیں۔ تفصیلات کے مطابق لاہور، فیصل آباد، اوکاڑہ، ساہیوال، گجرات، منڈی بہاؤالدین، میانوالی، جہلم، راولپنڈی، ملتان اور دیگر شہروں میں ان کمپنیوں نے بغیر لائسنس کے ایجنسیاں کھول رکھی ہیں۔ جہاں پر خصوصاً کپاس کی فصل

کے لئے تین برسوں سے فروخت بھی شامل ہے۔ محکمہ کے افسران اور دیگر عملے نے گزشتہ 9ماہ کے دوران سیڈ ایکٹ 1973 کے تحت کوئی کارروائی نہیں کی اور اس مجرمانہ غفلت کی وجہ سے پاکستانی کسانوں کے خون پسینے کی کمائی غیر رجسٹرڈ غیر ملکی کمپنیاں باہر لے جا رہی ہیں۔ محکمہ فیڈرل سیڈ سر ٹیفکیشن ڈیپارٹمنٹ اور محکمہ زراعت توسیع پنجاب کا عملہ سیڈ کمپنیوں کی ریگولر مانیٹرنگ کرنے کے لئے کوئی اقدامات نہیں اُٹھا رہا۔ اب کسانوں کو تصدیق شدہ بیج دستیاب نہیں ہے۔ کسانوں نے وزیر اعلیٰ پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ پنجاب کی زراعت کو ایک منظم سازش کے ذریعے تباہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ محکمہ زراعت سیڈ کارپوریشن خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سندھو صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ پہلے اس بات کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ غیر ملکی غیر معیاری بیج کی فروخت کی ذمہ داری محکمہ زراعت یا پنجاب سیڈ کارپوریشن کی نہیں بلکہ وفاقی حکومت کے محکمہ سیڈ سر ٹیفکیشن اینڈ رجسٹریشن کی ہے۔ متعلقہ وفاقی محکمہ کے مطابق پاکستان میں مختلف فصلات کا بیج کئی ممالک بشمول بھارت سے ہر سال درآمد کیا جاتا ہے۔ بیجوں کی درآمد کے لئے ایک مربوط نظام وضع کیا گیا ہے۔ بیج درآمد کرنے والی کمپنیاں پہلے Plant Protection کے محکمہ کے جاری شدہ امپورٹ پرمٹ کے حصول کے بعد تجرباتی سطح پر بھی نمونے درآمد کر کے دو سال کے لئے پاکستان کے تحقیقاتی اداروں کو جمع کراتے ہیں۔ دو سال کے تجربات کے نتائج کے بعد دوبارہ امپورٹ پرمٹ جاری کیا جاتا ہے اور جب بیج پاکستان کی بندرگاہوں پر پہنچتا ہے تو Plant Protection کا محکمہ بیماریوں اور نقصان کرنے والے کیڑوں کا تجزیہ کرنے کے لئے ان کے نمونے حاصل کرتا ہے جبکہ محکمہ وفاقی سیڈ سر ٹیفکیشن اینڈ رجسٹریشن بیج کی کوالٹی اور خالص پن کا تجزیہ کرنے کے لئے نمونے حاصل کرتا ہے۔ اگر تجزیہ کے بعد بیج معیار پر پورا نہ اترے تو اسے مارکیٹ میں بیچنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ موجودہ مالی سال کے دوران درآمد شدہ بیجوں میں سے محکمہ وفاقی سیڈ سر ٹیفکیشن اینڈ رجسٹریشن نے ایک لاکھ 32ہزار 500 کلو گرام بیج غیر معیاری ہونے پر رد کر دیا اور بیچنے کی اجازت نہیں دی۔ پاکستان میں کوئی بھی بھارتی کمپنی یا ایجنسی بیج فروخت کرنے کے لئے رجسٹرڈ نہیں ہے لہذا یہ درست نہیں ہے کہ بھارتی کمپنیاں صوبہ پنجاب میں اپنا بیج فروخت کر رہی ہیں۔ پاکستان کی امپورٹ پالیسی کے تحت کپاس کا بیج ملک میں درآمد کرنے کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ کپاس کا بیج

ملک میں ہی پیدا ہوتا ہے اور فروخت کیا جاتا ہے۔ گزشتہ 9 ماہ کے دوران محکمہ وفاقی سیڈ سر ٹیفکیشن اینڈ رجسٹریشن کے نامزد کردہ سیڈ انسپکٹروں نے صوبہ پنجاب کی بیج کی منڈیوں کے معائنے کئے اور مختلف فصلات کے غیر معیاری بیجوں کو بیچنے والے 145 ڈیلروں کے چالان کر کے عدالتوں میں جمع کرائے ہیں۔ درج بالا حقائق اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ جو تحریک پیش کی گئی ہے یہ حقائق کے برعکس ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کا جواب آ گیا ہے اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں ایک منٹ کے لئے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بھچر صاحب! اس پر بحث نہیں ہو سکتی لیکن آپ اپنی بات کر لیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! معزز وزیر صاحب کو شاید ground reality کا اتنا پتا نہیں ہے۔ میں اسی علاقہ جو کپاس کا علاقہ ہے سے تعلق رکھتا ہوں۔ بیج کو چیک کرنا پنجاب گورنمنٹ کا ہی کام ہے۔ یہ جس طرح بتا رہے ہیں کہ یہ کام وفاقی حکومت کا ہے تو وفاقی حکومت صرف کمپنیوں کو approve کرتی ہے کہ یہ یہ کمپنیاں بیج کو بنائیں گی۔ بیج کو چیک کرنا اور ان کو ہر سال سر ٹیفکیٹ دینا محکمہ زراعت کا کام ہے۔ اس سلسلہ میں جس طرح یہ انڈیا کے بیج کی بات کر رہے ہیں تو وہ BT cotton ہے۔ اس وقت حالات یہ ہیں اور میں بالکل اس بات سے agree کروں گا کہ ان کی ٹیمیں اِدھر سے گئی ہیں لیکن وہ اس وجہ سے فائدہ مند نہیں ہو سکیں کہ ان کے قانون میں lacuna ہے کہ جب یہ لوگوں کے پاس جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے گھر کا بیج بنا رہے ہیں۔ اس وقت اتنے تھیلے تیار ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ کپاس کی فصل اگر نہ ہو تو پھر اس کی تیاری میں دو مہینے لگتے ہیں اور موسم گزر جاتا ہے۔ میں اس میں یہ عرض کروں گا کہ یہ حقائق پر مبنی بات ہے اور ground reality یہی ہے۔ آپ اس میں اتنا کر دیں کہ ابھی کپاس کا سیزن چل رہا ہے آپ ہر اس جگہ کو چیک کریں جہاں پر لوگوں نے بیج کو صاف کرنے کے لئے باہر تھڑے لگائے ہوئے ہیں اور جعلی ادویات بیج پر لگ رہی ہیں اور وہ تھیلے بن کر غریب کسانوں میں تقسیم ہو رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اس کو note کریں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! یہ اس علاقہ کے متعلقہ ایم پی اے سے چاہے وہ حکومتی ہے یا اپوزیشن کا ہے سے رابطہ کریں اور ground پر کچھ کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ جناب احمد خان بھچر صاحب کو ساتھ بٹھا کر وزیر زراعت سے اس حوالے سے بات کریں۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 454/14 شیخ علاؤالدین اور محترمہ نگہت شیخ کی ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! پہلے تحریک التوائے کار کی کاپی مل جاتی تھی لیکن اب نہیں ملتی۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کو تحریک التوائے کار کی ابھی کاپی مل جاتی ہے۔ آپ کے گھر کے پتا پر بھی اس تحریک التوائے کار کی کاپی بھیج دی گئی تھی۔ آپ چیک کرائیں کہ وہاں پہنچی ہے یا نہیں پہنچی؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! گھر پر کوئی کاپی نہیں ملتی۔

جناب قائم مقام سپیکر: سیکرٹری صاحب! چیک کرائیں کہ یہ کب بھیجی گئی ہے اور مجھے بتائیے گا۔ جی، محترمہ! آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

لاہور ائرپورٹ سے ملحقہ 40 کنال قیمتی اراضی کی غیر قانونی منتقلی

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ لاہور اور پنجاب کے چھوٹے بڑے شہروں میں قیمتی اراضیات کی لوٹ کھسوٹ کا سلسلہ دراز ہی ہوتا جا رہا ہے۔ جس کی ایک مثال لاہور کے نئے ائرپورٹ کے سامنے واقع اربوں روپے کے 40 کنال رقبہ پر جو محکمہ مال کے کاغذات میں سینکڑوں سال سے (طرف قاسم) یعنی قاسم قبیلے کا ہے کو حیران کن طریقے سے مورخہ 21۔ جنوری 2014 کو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر لاہور نے 13 سال بعد یکطرفہ کارروائی کرتے ہوئے انتقال اراضی کی منظوری دے دی۔ یہ انتہائی قیمتی رقبہ طرف قاسم سے طرف حمزہ کس نے بنایا اور اس کے پیچھے کون سے عوامل ہیں۔ محرک نے سرکاری اراضیات اور متروکہ وقف املاک کی اراضیات کے بارے میں معزز ایوان میں معاملات پہلے بھی بارہا اٹھایا لیکن یہ معاملہ بھی ایوان میں زیر بحث لانے کے ساتھ ساتھ قیمتی اراضیات چاہے وہ سرکاری ہوں یا بیواؤں، یتیموں یا عام شہریوں کی ہوں کا تحفظ آئینی ذمہ داری ہے جس کو لینڈ مافیا کے ہتھکنڈوں سے بچانا انتہائی اہم معاملہ ہے اور اس

کے لئے سخت اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک التوائے کار کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ چند کرپٹ اہلکاروں نے مفاد پرست ٹولہ کے ساتھ مل کر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر لاہور کے غیر قانونی احکام بنا کر موضع ملک پور تحصیل کینٹ ضلع لاہور کے قیمتی رقبہ کو خُورد بُرد کرنے کی گھناؤنی کوشش کی جس میں وہ کسی حد تک کامیاب بھی ہوئے مگر جونہی معاملہ افسران بالا کے نوٹس میں آیا تو کمشنر صاحب لاہور ڈویژن کی اجازت سے اس غیر قانونی حکم کو منسوخ کر دیا گیا اور تمام انتقالات کو بھی خارج کر دیا گیا ہے جبکہ بعد از تحقیقات قصور واران اہلکاران کے خلاف کارروائی ضابطہ عمل میں لاتے ہوئے تمام اہلکاران جو اس میں ملوث پائے گئے ان کو محکمہ سے فوری طور پر برخاست کر دیا گیا ہے۔ اس برخاستگی کے آرڈرز میرے پاس موجود ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 455/14 شیخ علاؤالدین اور محترمہ نگہت شیخ کی ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو pending کر لیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 466/14 محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کی ہے۔ جی، محترمہ!

پنجاب کے سرکاری ہسپتالوں کو زکوٰۃ فنڈز کی بندش
سے غریب مریضوں کو مایوسی کا سامنا

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پاکستان بیت المال کی جانب سے پنجاب کے ہسپتالوں کو جو رقم زکوٰۃ فنڈ کی مد میں فراہم کی جاتی ہے وہ بند کر دی گئی ہے۔ یہ رقم سروسز ہسپتال، میو ہسپتال، جناح ہسپتال، سر گنگا رام ہسپتال، چلڈرن ہسپتال، لاہور جنرل ہسپتال، پی آئی سی لاہور، نشتر ہسپتال ملتان، الائیڈ ہسپتال فیصل آباد اور اسی طرح کے دیگر

بڑے بڑے سرکاری ہسپتالوں اور ڈی ایچ کیو ہسپتالوں کو فراہم کی جاتی تھی۔ اس رقم سے ان ہسپتالوں میں مستحق غریب مریضوں کا فری علاج کیا جاتا تھا۔ زکوٰۃ کی اس رقم کی بندش سے صوبہ پنجاب کے ان ہسپتالوں میں روزانہ ہزاروں کی تعداد میں جو مریض فری علاج کرواتے تھے اب ان کو مایوسی کا سامنا ہے۔ اس سے نہ صرف ان مریضوں، ان کے لواحقین بلکہ پورے صوبہ کی عوام میں اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میری اس ضمن میں گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 473/14 محترمہ راحیلہ انور، محترمہ ناہید نعیم اور محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی طرف سے ہے۔

صوبائی دارالحکومت لاہور میں چلنے والی پبلک ٹرانسپورٹ میں مسافروں کو زائد کرایوں کا سامنا

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نئی بات" مورخہ 31- مارچ 2014 کی خبر کے مطابق صوبائی دارالحکومت لاہور میں چلنے والی پبلک ٹرانسپورٹ میں ویگنوں کے 48 روٹس اور بسوں کے 53 روٹس پر زائد کرایوں کی وصولی ہو رہی ہے جبکہ لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی اور محکمہ ٹرانسپورٹ پنجاب ان زائد کرایوں کو روکنے میں بُری طرح ناکام ہو چکے ہیں۔ بسوں میں سفر کرنے کے لئے غریب عوام کو کوئی رعایت دینے کی بجائے سی این جی پر چلنے والی بسوں اور ویگنوں کے کرائے بھی پٹرول کی قیمت کی مناسبت سے وصول کئے جا رہے ہیں۔ پٹرول کی قیمت کے مطابق 13 روپے کرایہ ہونے کے باوجود بسوں اور ویگنوں کے 101 روٹس پر سٹاپ ٹو سٹاپ 15 روپے کرایہ لیا جا رہا ہے۔ لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کی طرف سے شہر میں بسوں کے 53 روٹس پر کرایہ ڈیزل اور پٹرول ریٹ پر وصول ہو رہا ہے۔ کرایہ نامہ کے مطابق بسوں

میں 4 کلو میٹر تک کرایہ 13 روپے اور 8 کلو میٹر تک 18 روپے ہے لیکن ان بسوں میں 13 روپے کا ٹکٹ ہی موجود نہیں ہے اور کم از کم کرایہ 15 روپے اور 4 کلو میٹر سے زائد سفر کرنے پر کرایہ 20 روپے وصول ہو رہا ہے۔ اوور چارجنگ کی اس پالیسی میں نہ صرف ٹرانسپورٹرز بلکہ ڈرائیور اور کنڈیکٹر بھی برابر کے شریک ہیں جو چھوٹے سکے نہ ہونے کا بہانہ کر کے عوام سے 2 روپے فی مسافر زائد کرایہ وصول کرتے ہیں جو حساب کتاب کے بعد لاکھوں روپے کی رقم بن جاتی ہے۔ دیکھا جائے تو ہزاروں مسافر روزانہ ٹرانسپورٹروں اور ڈرائیوروں کی اس کرپشن کے باعث لاکھوں روپے کا نقصان اٹھا رہے ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! عوام الناس کو شہر اور گردونواح میں سستی اور بہترین پبلک ٹرانسپورٹ کی فراہمی لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کی اولین ترجیحات میں شامل ہے جس کے لئے عملی طور پر اقدامات کئے گئے ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ لاہور میں چلنے والی بسوں کے روٹوں پر کم از کم کرایہ 18 روپے اور اسی طرح ویگنوں، مزدوں کے روٹوں پر کم از کم کرایہ 16 روپے ہے جس پر سختی سے عملدرآمد کروایا جاتا ہے اور اس سلسلے میں ادارہ ہذا کا enforcement staff بسوں اور ویگنوں میں چسپاں تمام روٹوں پر کرایہ نامہ کی پڑتال کرتا ہے اور شکایت کی صورت میں موقع پر کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ یہاں ایوان کو آگاہ کرنا گزیر ہے کہ بیشتر روٹوں پر غیر قانونی چنگ چی رکشا کی موجودگی کے پیش نظر آپریٹرز حضرات کی طرف سے مسافر حضرات سے رعائتی کرایہ وصول کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری جو دو انتہائی اہم تحاریک election reforms سے متعلق ہیں ان کے حوالے سے کل بھی ہم نے گزارش کی تھی لیکن ان تحاریک کو بھی ہمیں out of turn لینے کی اجازت نہیں دی گئی۔ ہم نے ایک تحریک التوائے کار دو دن پہلے جمع کروائی تھی جس کا تعلق تمام اپوزیشن پارٹیوں کے ممبران سے ہے اور سب نے اس پر sign کئے ہوئے ہیں۔ پورا ایک سال ہو گیا ہے اور اس قدر بھونڈے انداز سے اپوزیشن کے تمام ممبران کے ساتھ امتیازی سلوک برتا جا رہا ہے۔ میگا پراجیکٹ میٹرو بس کے نام پر اربوں روپے لگائے جا رہے ہیں لیکن جو لوگ اپوزیشن کے پلیٹ فارم سے مختلف پارٹیوں کے ٹکٹ پر elect ہو کر یہاں

ایوان میں آئے ہیں، ان کو deprive رکھا گیا ہے اور ان کے mandate کی توہین کی جارہی ہے۔ ان کے حلقوں میں سڑکیں اُدھڑی ہوئی ہیں، پینے کا صاف پانی نہیں ہے اور سکول تمام سہولتوں سے محروم ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک انتہائی اہم تحریک التوائے کار ہے جس میں ہم یہ مطالبہ کرنا چاہتے ہیں تاکہ لوگوں کو پتا چلے۔ ہم یہ بھی کہنا چاہتے ہیں کہ حکمران آج سے 25/30 سالہ پرانی روایات کو چھوڑ دیں اور نئی روایات کو جنم دیں۔ وہ لوگ جو elect ہو کر آئے ہیں، جنہوں نے اپنے اپنے علاقے کے لوگوں سے mandate لیا ہے ان کے ساتھ اس طرح کا ذلت آمیز اور توہین آمیز سلوک ہم برداشت نہیں کر سکتے کہ وہاں پر جو شکست کھائے ہوئے امیدواران ہیں وہ گلی گلی تختیاں لگاتے پھر رہے ہیں۔ یہ ان elected ممبران کی نہ صرف توہین ہے بلکہ اس حلقے کے عوام کی بھی توہین ہے جنہوں نے ان کو منتخب کیا ہے۔ ہماری یہی تحریک التوائے کار ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو آپ ہمیں out of turn take up کرنے کی اجازت دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! جہاں تک کل کا تعلق ہے تو میں نے آپ سے کہا تھا کہ rules کی suspension کی درخواست دے دیں میں اس پر ووٹنگ کروالیتا ہوں۔ آپ نے درخواست دی ہے اور نہ ہی کوئی تحریک جمع کروائی اور کل آپ واک آؤٹ کر کے چلے گئے۔ آپ نے کل 3:00 بجے اسمبلی میں یہ تحریک التوائے کار جمع کروائی ہے۔ یہ تحریک ابھی تک میرے پاس پہنچی اور نہ ہی میری نظروں سے گزری ہے۔ میں اس کو دیکھ لیتا ہوں ابھی یہ process میں ہے۔ مجھے اس پر تھوڑا سا time دے دیں میں اس پر غور کرتا ہوں۔ یہ تحریک یکم اپریل کو جمع کروائی گئی تھی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ایک تو چوری شدہ mandate اور اوپر سے یہ دھونس دھاندلی۔ ہمارے حلقے کے لوگوں کا کیا جرم اور کیا قصور ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: اب اگلی تحریک التوائے کار محترمہ نبیلہ حاکم علی خان، محترمہ راحیلہ انور اور محترمہ شُنیلا رُوت کی طرف سے ہے۔ کیا آپ یہ تحریک پڑھنا چاہتی ہیں؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ! اسے پڑھ دیں۔ چلیں، اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"امتیازی سلوک بند کرو اور ظلم وزیادتی بند کرو"
"ساڈا حق ایتھے رکھ اور لاٹھی گولی کی سرکار، نہیں چلے گی، نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

مسودہ قانون پنجاب پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ 2014

MR ACTING SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Public Private Partnership Bill 2014. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Public Private Partnership Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Public Private Partnership Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Muhammad Siddique Khan, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan,

Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Khurram Shahzad, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Qazi Ahmad Saeed, Mr Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Mr Khurram Jahangir Wattoo, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Rais Ibrahim Khalil Ahmed, Makhdoom Syed Ali Akbar mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it?

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "ساڈا حق ایتھے رکھ" کی نعرہ بازی)

Since no one wants to move it, the same is disposed of.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Public Private Partnership Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. There are four amendments in it. The first amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Muhammad Siddique Khan, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan,

Mr Khurram Shahzad, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Qazi Ahmad Saeed, Mr Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Mr Khurram Jahangir Wattoo, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Rais Ibrahim Khalil Ahmed, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it?

Since no one wants to move it, the same is disposed of.

The second amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Muhammad Siddique Khan, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Khurram Shahzad, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Mr Khurram Jahangir Wattoo, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Rais Ibrahim Khalil Ahmed, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs

Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it?

جی، اس کو move کریں۔ آپ میں سے کیا کوئی بھی ممبر move نہیں کرنا چاہتا؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

"ظلم کے یہ ضابطے، ہم نہیں مانتے، ہم نہیں مانتے" کی نعرہ بازی)

Since no one wants to move this amendment and the other two amendments are alike hence these are disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. Since no one wants to move it, the same is disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

"لاٹھی گولی کی سرکار، نہیں چلے گی، نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 7

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جعلی مینڈیٹ، نامنظور اور No No" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 10

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. Since no one wants to move it, the same is disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. Since no one wants to move it, the same is disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. Since no one wants to move it, the same is disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 19 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جعلی کارروائی، بند کرو بند کرو" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 20

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 24

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 24 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 25

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill, do stand part of the Bill.

"(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے ایجنڈے کی کاپیاں پھاڑ کر ایوان میں اچھالیں)

CLAUSE 26

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 26 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 27

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 27 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 27 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 28

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 28 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 28 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 29

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 29 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 29 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 30

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 30 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 30 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 31

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 31 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 31 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 32

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 32 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 32 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 33

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 33 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 33 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 34

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 34 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 34 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 35

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 35 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 35 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 36

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 36 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 36 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 37

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 37 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. Since no one wants to move it, the same is disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 37 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 38

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 38 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 38 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 39

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 39 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 39 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 40

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 40 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 40 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 41

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 41 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 41 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 42

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 42 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 42 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 43

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 43 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 43 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 44

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 44 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 44 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

FIRST SCHEDULE

MR ACTING SPEAKER: Now, the First Schedule of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the First Schedule of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SECOND SCHEDULE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Second Schedule of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Second Schedule of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. Since no one wants to move it, the same is disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اذانِ ظہر)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں سے اٹھ کر سپیکر ڈائس کے سامنے آکر بیٹھ گئے)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Public Private Partnership Bill 2014, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Public Private Partnership Bill 2014, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Public Private Partnership Bill 2014, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون محمد نواز شریف یونیورسٹی آف انجینئرنگ
اینڈ ٹیکنالوجی، ملتان 2014

MR ACTING SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Muhammad Nawaz Sharif University of Engineering and Technology Multan Bill 2014. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Muhammad Nawaz Sharif University of Engineering and Technology Multan Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Muhammad Nawaz Sharif University of Engineering and Technology Multan Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. Since no one wants to move it, the same is disposed of. Now, the motion moved and the question is:

> "That the Muhammad Nawaz Sharif University of Engineering and Technology Multan Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"لاٹھی گولی کی سرکار نہیں چلے گی، نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. Since no one wants to move it, the same is disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. Since no one wants to move it, the same is disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف سپیکر ڈائس کے قریب کھڑے ہو کر
مسلسل نعرہ بازی کرتے رہے)

CLAUSE 11

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. Since no one wants to move it, the same is disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جعلی کارروائی بند کرو" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 12

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "ظلم کے یہ ضابطے، ہم نہیں مانتے اور لاٹھی گولی کی سرکار، نہیں چلے گی نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 15

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ڈاکو راج، نامنظور" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 19

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. Since no one wants to move it, the same is disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"سپیکر کی جانبداری، نامنظور" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 21

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. Since no one wants to move it, the same is disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ظلم کے یہ ضابطے، ہم نہیں مانتے" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 22

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جعلی مینڈیٹ نامنظور" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 24

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. Since no one wants to move it, the same is disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 24 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 25

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 26

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 26 of the Bill, do stand part of the Bill.|"

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ظلم کے یہ ضابطے ہم نہیں مانتے" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 27

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 27 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. Since no one wants to move it, the same is disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 27 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 28

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 28 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 28 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گرتی ہوئی دیواروں کو ایک دھکا اور دو ملک کے غداروں کو ایک دھکا اور دو" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 29

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 29 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 29 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 30

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 30 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 30 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 31

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 31 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 31 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

ADDITIONAL NEW CLAUSE 31-A

MR ACTING SPEAKER: There is an amendment of Addition of new clause 31-A. Since no one wants to move it, the same is lost.

(The motion was lost.)

CLAUSE 32

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 32 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 32 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 33

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 33 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 33 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ساڈا حق ایتھے رکھ" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 34

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 34 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 34 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 35

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 35 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 35 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 36

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 36 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 36 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جعلی کارروائی بند کرو" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 37

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 37 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 37 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 38

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 38 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 38 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 39

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 39 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 39 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "No, No" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 40

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 40 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. Since no one wants to move it, the same is disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 40 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 41

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 41 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 41 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"امریکہ کے ان یاروں کو ایک دھکا اور دو ضیاء کے ان یاروں کو ایک دھکا اور دو" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 42

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 42 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 42 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 43

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 43 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 43 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"سپیکر کے ان پیاروں کو ایک دھکا اور دو" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"امریکہ کے جو یار ہیں غدار ہیں" کی نعرہ بازی)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گرتی ہوئی دیواروں کو ایک دھکا اور دو سپیکر کے ان پیاروں کو ایک دھکا اور دو" کی نعرہ بازی)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Muhammad Nawaz Sharif University of Engineering and Technology Multan Bill 2014, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Muhammad Nawaz Sharif University of Engineering and Technology Multan Bill 2014, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Muhammad Nawaz Sharif University of Engineering and Technology Multan Bill 2014, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) مینٹل ہیلتھ پنجاب 2014

MR ACTING SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Mental Health (Amendment) Bill 2014. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

(معزز ممبران حزب اختلاف سپیکر ڈائس کے قریب کھڑے ہو کر
مسلسل نعرہ بازی کرتے رہے)

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Mental Health (Amendment) Bill 2014,
as recommended by the Standing Committee on Health,
be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Mental Health (Amendment) Bill 2014,
as recommended by the Standing Committee on Health,
be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Mental Health (Amendment) Bill 2014,
as recommended by the Standing Committee on Health,
be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جعلی کارروائی بند کرو" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف
"ظلم کے یہ ضابطے" ہم نہیں مانتے کی نعرہ بازی)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ڈاکو راج نامنظور" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 8

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"سپیکر کی جانبداری نامنظور" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 13

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Mental Health (Amendment) Bill 2014,
be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Mental Health (Amendment) Bill 2014,
be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Mental Health (Amendment) Bill 2014, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جعلی مینڈیٹ نامنظور" کی نعرہ بازی)

مسودہ قانون (ترمیم) صنعتی تعلقات پنجاب 2014

MR ACTING SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Industrial Relations (Amendment) Bill 2014. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Industrial Relations (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resource, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Industrial Relations (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resource, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Industrial Relations (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resource, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

(معزز ممبران حزب اختلاف سپیکر ڈائس کے قریب کھڑے ہو کر
مسلسل نعرہ بازی کرتے رہے)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Industrial Relations (Amendment) Bill 2014, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Industrial Relations (Amendment) Bill 2014, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Industrial Relations (Amendment) Bill 2014, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوا لہذا اب اجلاس مورخہ 22۔ مئی 2014 بروز جمعرات صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔